پھول برسیں گے کرم کے تیری تُربت پہ ریاض
زندگی علم کی خوشبو سے جو مہکائی ہو!

تجہیز و تکفین اور عدّت و سوگ کے اہم مسائل

سوالاً جواباً

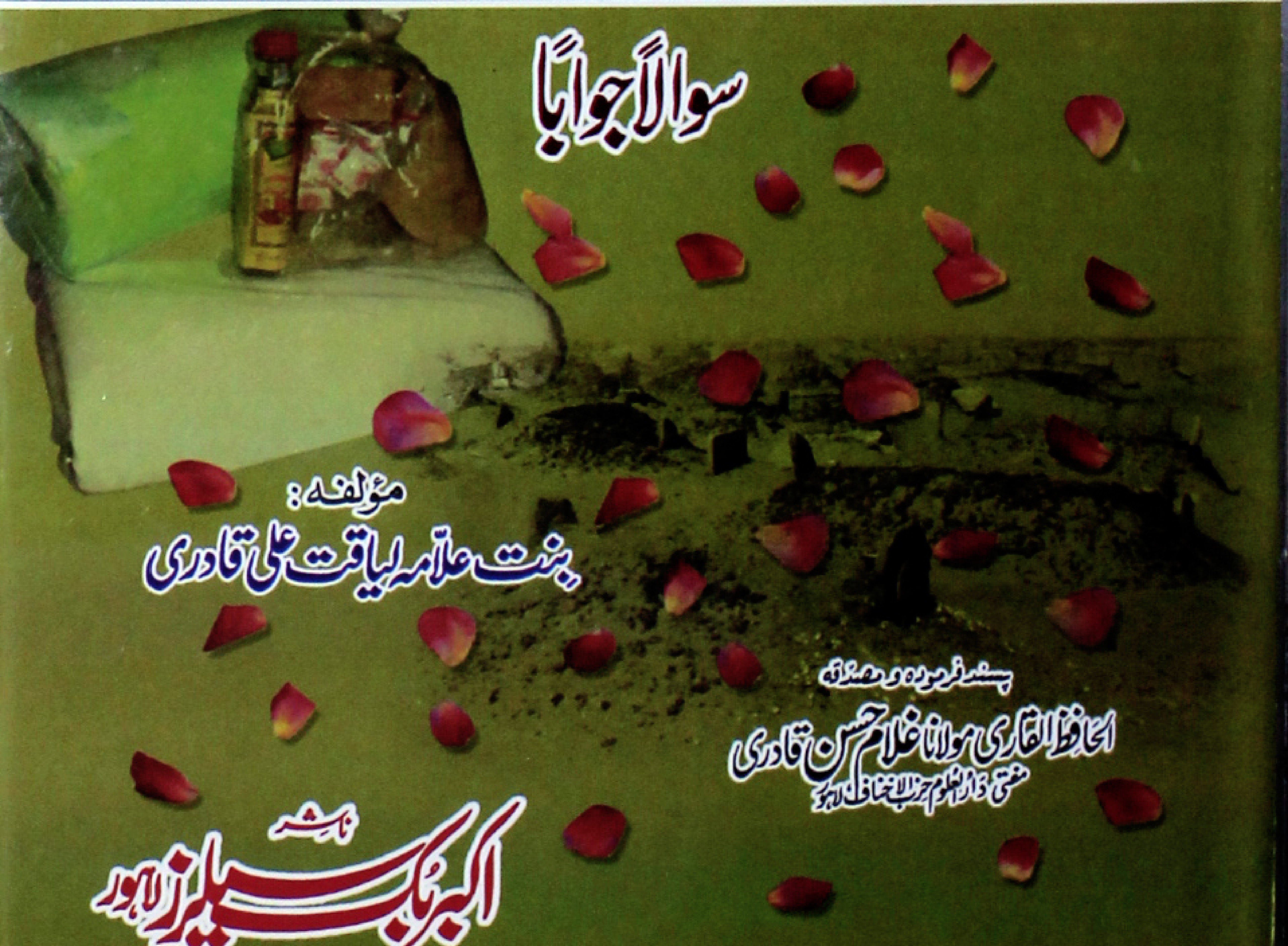

مؤلفہ:
بنت علامہ لیاقت علی قادری

پسند فرمودہ و مصدقہ
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

پھول برسیں گے کرم کے تیری تربت پہ ریاض
زندگی علم کی خوشبو سے جو مہکائی ہو !

تجہیز و تکفین اور عدت و سوگ کے اہم مسائل

سوالاً جواباً

یا نبی پانی سے سارا جسم میرا دھل گیا
نامۂ اعمال کو بھی غسل اب درکار ہے

مؤلفہ
بنت علامہ لیاقت قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

Marfat.com

جملہ حقوق بحق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	تجہیز و تکفین اور عدت و سوگ کے اہم مسائل
مرتبہ	....	بنت علامہ لیاقت علی قادری
پروف ریڈنگ	....	غلام حسن قادری
صفحات	....	۱۴۴
حسبِ خواہش	....	بنات الاسلام
کمپوزنگ	....	کاشف عباس
تاریخ اشاعت	....	جون ۲۰۱۳ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
دعائے خیر	....	علامہ لیاقت علی قادری خطیب اعظم کراچی

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر
اردو بازار لاہور

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!

الاھداء!!

میں اپنی اس حقیری کوشش کو اپنے پیرومرشد شیخ طریقت ماہتاب رضویت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہ العالیہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

جن کی نظر کرم نے مجھ جیسی کو اس مضمون پر لکھنے کی ہمت عطا فرمائی۔

اللہ عزوجل میرے مرشد کریم کی حفاظت فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم فرمائے۔

خاکپائے مرشد

بنت لیاقت قادری

Marfat.com

اس حصے میں آپ پڑھیں گے......

۱۔غسل میت کا طریقہ
۲۔غسل میت کے متفرق مسائل
۳۔کفن پہنانے کا طریقہ
۴۔کفن سے متعلق اہم مسائل
۵۔ میت کو غسل دینے کے فضائل

اور مزید بہت

Marfat.com

ترتیب

الاھداء!! ۳
اس حصے میں آپ پڑھیں گے...... ۴
تقریظ حسن بر کتابِ حسین ۱۳
ہمہ وقت موت کی تیاری میں رہو ۱۵
فرمانِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۱۶
کیسی کیسی صورتیں وہ تھیں جو پنہاں ہو گئیں؟ ۱۷
موت کے آنے اور قبر میں جانے پر اللہ کا شکر ادا کرو ۱۸
جب بارگاہِ خداوندی میں ہم سب کی حاضری ہوگی ۱۸
آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل ۲۰
جان ٹھہری جانیوالی جائے گی ۲۱
موت و حیات کے معانی ۲۲
موت سے فرار ممکن نہیں ۲۳
دم واپسیں مومن و کافر کا حال ۲۴
موت کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم ۲۵
سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو موت کو زیادہ یاد کرنیوالا ہے؟ ۲۶
فرصت کے لمحات کو غنیمت جانو اور نیکی کرنے میں جلدی کرو ۲۷
آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا؟ ۲۸
دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے ۲۸

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے ۳۰
وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے ۳۱
نیک اعمال میں جلدی کرلو! ۳۲
وقت کی قدر کرنیوالے لوگ ۳۳
زندگی بے بندگی شرمندگی ۳۴
زندگی کے مشکل ترین لمحات ۳۵
بوقت انتقال بھی فقہی مسائل ۳۶
عمل کا وقت اے انساں تیری عمر رواں تک ہے ۳۷
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے ۳۷
تیرا ذکر کرتے کرتے جسے موت آ گئی ہو ۳۹
اے امیر! آج تم سے بات کرنے کا موقع نہیں ہے ۴۰
غرغرہ اور نزع کی حالت میں تعلیم دینا ۴۱
مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی ملاقات پہ خوش ہوں ۴۲
امام ابن جوزی کی اپنے بیٹے کو نصیحت ۴۳
جوان بیٹے کی وفات پر ۴۴
کیسی آنکھ ہے نیند سے بھرتی ہی نہیں ۴۶
زہد فی الدنیا کیا ہے اور دنیا کی حقیقت کیا ہے؟ ۴۷
زندگی اور موت کو کیوں پیدا کیا گیا؟ ۴۸
دنیا کی حقیقت اور آخرت کی تیاری کے بارے میں دو خط ۴۹
مرنے کے بعد نیک وبد دونوں نادم ہوں گے ۵۰
موت کے فرشتے ۵۰
ملک الموت کا روح قبض کرنا ۵۱
ملک الموت کا اہل ایمان کے ساتھ شفقت ومحبت کا معاملہ ۵۲

Marfat.com

عزرائیل علیہ السلام کے علم کی وسعت ۵۲
محبوب خدا کے علم کی وسعتیں ۵۳
حدیث پاک کا مفہوم ۵۴
حضور علیہ السلام تو یہ بھی جانتے ہیں ۵۵
فرشتوں کا جہان ۵۶
فرشتوں کے بارے میں حضور علیہ السلام کے ارشادات ۵۷
جبریل علیہ السلام کی نرمی اور میکائیل علیہ السلام کی سختی ۵۹
آسودہ حالی کیونکر ہو؟ ۶۰
عزرائیل علیہ السلام کی ہر گھر والوں کو روزانہ تنبیہ ۶۱
عزرائیل علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضری ۶۲
کچھ زیر نظر کتاب کے بارے میں ۶۳
بیماری کا بیان ۶۴
موت آنے کا بیان ۷۱
مسائل فقہیہ ۷۲
میت کو غسل دینے کے فضائل ۷۶
میت کو غسل دینے کا شرعی حکم ۷۷
فرض کفایہ کی تعریف ۷۷
میت کو غسل کون دے؟ ۷۷
میت کو غسل دینے والا شخص کیسا ہو ۷۷
ناپاک عورت کا میت کو غسل دینا ۷۸
بے وضو شخص کا میت کو غسل دینا ۷۸
غسال کا میت کے اعضاء کی طرف دیکھنا ۷۸
غسال کا اجرت لینا ۷۸

عورت میت کو غسل کون دے؟ ____ ۷۹
مرد میت کو غسل کون دے؟ ____ ۷۹
مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا ____ ۷۹
عورت کن کن لوگوں کو غسل دے؟ ____ ۸۰
عورت کا اپنے خاوند کو غسل دینا ____ ۸۰
خاوند کا اپنی بیوی کو غسل دینا ____ ۸۰
خنثیٰ مشکل کو غسل کون دے؟ ____ ۸۱
خنثیٰ مشکل کا کسی کو غسل دینا ____ ۸۱
کافر باپ کا اپنے بیٹے کو غسل دینا ____ ۸۱
مسلمان عورت کو کافرہ عورت کا غسل دینا ____ ۸۲
حیض ونفاس والی کو مرنے کی حالت میں دو غسل دینا ____ ۸۳
میت کو دوبار غسل دینا ____ ۸۳
ڈاکہ زنی میں مرنے والے کے غسل وکفن کا حکم ____ ۸۳
مرتد کو غسل دینے کا حکم ____ ۸۴
میت کے بدن کی کھال ادھڑنے کی صورت میں غسل کا حکم ____ ۸۴
میت کے سارے بدن پر پانی بہانا ____ ۸۴
پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں غسل میت کیسے ہو؟ ____ ۸۵
دفن میت سے پہلے پانی میسر آجائے ____ ۸۵
بعد غسل میت ناک، کان، منہ وغیرہ میں روئی رکھنے کا حکم ____ ۸۵
میت کے دونوں ہاتھ کہاں رکھیں؟ ____ ۸۵
میت کے بالوں کو کہاں رکھا جائے؟ ____ ۸۶
میت کو غسل دیتے وقت پاؤں کس رخ پر رکھے جائیں؟ ____ ۸۶
میت کے ناخن تراشنا اور کنگھی کرنا ____ ۸۶

Marfat.com

میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو کیا حکم ہے؟ ۸۶
میت کو غسل دیتے وقت کس رخ پر لٹایا جائے ۸۷
میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا ۸۷
مردے کو غسل دینے کے بعد سرمہ لگانا ۸۷
میت کو پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا ۸۸
گھر کے استعمال شدہ برتن کو غسل میت کے وقت استعمال کرنا ۸۸
غسل میت کے وقت استعمال شدہ برتنوں کو دیگر استعمال میں لانا ۸۸
مردے کا آدھا دھڑ ملنے کی صورت میں غسل وکفن کا حکم ۸۹
غسل میت میں استعمال شدہ برتنوں کو مسجد میں رکھوانا ۸۹
میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنا: ۸۹
مردہ عورت کے ناخنوں پر ''نیل پالش'' کا ہونا: ۹۰
خودکشی کر کے مرنے والے کے غسل کا حکم ۹۰
مقتول کے غسل کا حکم ۹۰
میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا ۹۰
میت پانی میں گر جائے تو غسل کا حکم ۹۰
مرد کا پانچ سالہ بچی کو غسل دینا ۹۱
مرد کا دس سے بارہ سالہ بچی کو غسل دینا ۹۱
بچہ زندہ پیدا ہو کر مر جائے تو غسل کا حکم ۹۲
غسل میت کا طریقہ ۹۲
تکفین کے اہم مسائل ۹۵
کفن دینے کی شرعی حیثیت ۹۵
کفن میت کے درجے ۹۵
کفن ضرورت ۹۵

مرد کے لئے کفن کفایت ۹۵
عورت کے لیے کفنِ کفایت ۹۶
مرد کے لئے کفن سنت ۹۶
عورت کے لئے سنت کفن ۹۶
کفن کے کپڑوں کی تفصیل ۹۷
جواب:۱-لفافہ ۹۷
۲-ازار ۹۷
۳-قمیص ۹۷
۴-اوڑھنی ۹۷
۵-سینہ بند ۹۸
مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ۹۸
کفن کفایت سے کم کفن رکھنا ۹۸
غریب کا کفن سنت کے لئے سوال کرنا ۹۸
کفن ضرورت پر قدرت نہ رکھنے کی صورت میں سوال کرنا ۹۸
کفن کیسا ہونا چاہیے؟ ۹۹
مرد کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟ ۹۹
عورت کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟ ۹۹
عورت کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟ ۱۰۰
مردے کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟ ۱۰۰
مرد کے لئے کس رنگ کا کفن ممنوع ہے؟ ۱۰۰
خنثیٰ مشکل کا کفن کیسا ہو؟ ۱۰۰
بچے کے کفن کا حکم ۱۰۱
کفن کا نیا ہونا ۱۰۱

Marfat.com

مردہ مرد کے کفن کی ذمہ داری ۱۰۱
مردہ عورت کے کفن کی ذمہ داری ۱۰۲
مال زکوٰۃ سے کفن دینا ۱۰۳
مردہ بچے کے کفن کا حکم ۱۰۳
قبل الموت کفن تیار کر کے رکھنا ۱۰۳
کفن کو آب زمزم سے دھونا ۱۰۴
شہید کے کفن کا حکم ۱۰۴
جلے ہوئے مردے کے کفن کا حکم ۱۰۴
کافر مردے کے غسل وکفن کا حکم ۱۰۴
مسلمان وکافر مردے آپس میں مل جائیں تو غسل وکفن کا حکم ۱۰۴
مردے کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملنے کی صورت میں کفن کا حکم ۱۰۵
مرد کو زعفران وغیرہ کی خوشبو لگانا ۱۰۵
مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ ۱۰۵
عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ ۱۰۹
عدت اور سوگ ۱۱۱
کے اہم مسائل ۱۱۱
عدت کی تعریف ۱۱۵
عدت کی اصل حکمت ۱۱۶
مطلقہ مدخولہ حائضہ کی عدت ۱۱۷
مطلقہ مدخولہ غیر حائضہ کا حکم ۱۱۸
مطلقہ غیر مدخولہ کی عدت کا حکم ۱۱۸
مفقود الخبر کی عورت کی عدت ۱۱۹
زانیہ کی عدت ۱۱۹

Marfat.com

معتدہ عورت ــــــــ ۱۲۰
مجنونہ عورت کی عدت ــــــــ ۱۲۱
نامرد عورت کی عدت کا حکم ــــــــ ۱۲۱
ایک بڑا ہی اہم سوال اور اس کا جواب ــــــــ ۱۲۵
دوران عدت نکاح کرنے کا حکم ــــــــ ۱۲۶
معتدہ کا گھر سے نکلنا ــــــــ ۱۲۸
معتدہ کو جبراً گھر سے نکالنا ــــــــ ۱۳۱
سوگ کا بیان ــــــــ ۱۳۶
سوگ کی تعریف ــــــــ ۱۳۶
دوران سوگ سرمہ لگانے کا مسئلہ ــــــــ ۱۳۸
منع کرنے کے باوجود سوگ کرنے کا حکم ــــــــ ۱۴۰
دوران عدت خوشبو استعمال کرنا ــــــــ ۱۴۱
دوران عدت صابن استعمال کرنے کا حکم ــــــــ ۱۴۱
عدت کے بعد شوخیہ رنگ کے کپڑے پہننے کا حکم ــــــــ ۱۴۱

Marfat.com

تقریظِ حَسن بر کتابِ حسین

پہلو سے اُٹھانا بھی گوارا نہ جنہیں تھا
وہ دے گئے ایک ایک ہمیں داغ جدائی

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ بڑے سے بڑا کافر بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا' ہر سفر ملتوی ہوسکتا ہے' سیٹ ریزرو کی' ریزرو رہ سکتی ہے' لیکن موت کا سفر ہر ایک کو کرنا ہی کرنا ہے۔ موت سے قارون کو اس کی دولت نہ بچا سکی' فرعون کو اس کی حکومت نہ بچا سکی' نمرود کو اس کی سرکشی نہ بچا سکی' رستم کو اس کی شہ زوری نہ بچا سکی' جمشید کو اس کا جاہ وجلال نہ بچا سکا' ارسطو کو اس کی دانش نہ بچا سکی' حضرت لقمان کو ان کی حکمت نہ بچا سکی اور حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی طویل عمر نہ بچا سکی۔ یقیناً اگر موت سے کوئی بچ سکتا تو انبیاء کرام علیہم السلام اس کے زیادہ حق دار تھے لیکن ؎ جب احمد مرسل نہ رہے کون رہے گا؟ اگر چہ موت موت میں فرق ہوتا ہے اسی لیے قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کے لئے میت کا لفظ الگ ذکر فرمایا اور دوسرے لوگوں کے ہے الگ۔ انك میت وانهم میتون۔ اگر سب کی موت ایک ہی طرح کی ہوتی تو یوں فرمایا جاتا انك وانهم میتون۔ امام قرطبی علیہ الرحمۃ سورۂ زمر کی اس آیت سے پانچ مسائل کا استنباط فرماتے ہیں۔

۱- ان یکون ذلك تحذیرا من الاخرة۔ اس میں آخرت کے بارے میں ڈرایا گیا ہے۔

۲- ان یذکرہ حثا علی العمل۔ نیک اعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔

۳- ان یذکرہ توطئة للموت۔ موت کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے۔

۴- لئلا یختلفوا فی موته۔ حضور علیہ السلام پر یہ وعدۂ الٰہی پورا ہونے کے بارے میں لوگ اختلاف میں نہ پڑ جائیں جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (جوش محبت) میں جب یہ کہا: جو یہ کہے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں، میں اس کی گردن اڑا دونگا۔ تو مزاج شناس رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (بعض روایات کے مطابق) یہی آیت پڑھ کر حضرت عمر کو مسئلہ سمجھا دیا تو آپ کو مسئلہ سمجھ آ گیا۔ احتج ابو بکر بهذه الایة فامسك۔

۵- لیعلمه ان اللّٰه تعالٰی قد سوی فیه بین خلقه مع تفاضلهم فی غیرہ۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرما دے کہ موت کا وعدہ پورا ہونے کے بارے میں آپ بھی مخلوق کے ساتھ ہیں باوجود اس کے کہ آپ تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ اور بالا و والا ہیں۔ (ج ۱۶، ص ۵۴۹۸)

اسی بنا پر تفسیر بحر المحیط میں کہا گیا والضمیر فی "انك" خطاب للرسول صلی اللّٰه علیه وسلم وتدخل معه امته فی ذلك۔ "انك" کی ضمیر میں مخاطب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن آپ کے ساتھ آپ کی امت بھی شامل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

☆ کل نفس ذائقة الموت۔ ہر ذی روح کو ایک دن مرنا ہے اور ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (آل عمران:۱۸۵)

☆ کل شیء هالك الا وجهه۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شیء کو فنا ہونا ہے۔ (القصص:۸۸)

Marfat.com

☆ کل من علیھا فان ویبقٰی وجه ربك ذوالجلال والاکرام۔
(الرحمٰن:۲۶-۲۷) جو کچھ زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے صرف تیرے جاہ و جلال اور عزت و عظمت والے رب کی ذات باقی رہنے والی ہے۔

؎ یہ دنیا ہے رہے گا کون باقی
خدا باقی ہے اور سب کو فنا ہے

ہمہ وقت موت کی تیاری میں رہو

؎ جو جان چھڑکتے تھے تیرے نقش قدم پر
وہ دے گئے اک ایک تجھے داغ جدائی

امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں:

امابعد فجد یربمن الموت مصرعه والتراب مضجعه والدود انیسه و منکرو نکیر جلیسه والقبر مقره وبطن الارض مستقره والقیامة موعده والجنة اوالنار مورده ان لا یکون له فکرالا فی الموت ولا ذکرالا له ولااستعداد الا لاجله۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۸۸)

جاننا چاہیے کہ جس شخص کا عنوانِ فراق موت ہو فرش زمین خواب گاہ حشرات الارض جلیس، منکر نکیر ساتھی، قبر مقام، شکمِ زمین جائے آرام، میدانِ حشر مقامِ حساب، جنت یا جہنم دائمی مستقر (آخری ٹھکانہ) ہو تو اسے موت کے علاوہ کسی دوسری چیز کے فکر و ذکر میں مبتلا نہ ہونا چاہیے اور اسے ہمہ وقت موت کی تیاری میں منہمک رہنا چاہیے۔

اور حقیقت یہ ہے بان یعد نفسه من الموتی ویراھا فی اصحاب

Marfat.com

القبور کہ وہ اپنی زندگی کو مردوں میں شمار کرے اور ساکنانِ قبور میں سے اپنے آپ کو سمجھے۔ فان کل ماھو اٰت قریب والبعید مالیس باٰت۔ جو چیز (موت) آنے والی ہے وہ قریب تر ہے اور دور وہی ہے جو نہ آئے گی۔

؎ منزل ہے دور راہِ عدم کی ہے پُرخطر
رخت سفر نہ ساتھ کوئی غمگسار ہے

☆ حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضری دیا کرتے تھے تو وہاں صرف دوزخ' آخرت اور موت ہی کا تذکرہ ہوتا۔ حضرت حسن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میں جس صاحب بصیرت سے ملا ہوں اسے موت سے لرزہ براندام پایا ہے۔

؎ کمال عجز کہ قبروں میں بولتے بھی نہیں
جہاں میں طرزِ عمل جن کا جابرانہ تھا

فرمانِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ لوگ جن کے چہروں کی چمک دمک پر لوگ رشک کیا کرتے تھے اور جو اپنی بھرپور جوانی پر مغرور تھے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے میدانِ جنگ میں بڑے بڑے محیر العقول بہادری کے جوہر دکھائے' زمانے نے ان کو پامال کر دیا اور وہ قبروں کے اندھیروں میں گم ہو گئے۔ لوگو! جلدی کرو' غفلت میں وقت ضائع نہ کرو' اپنے لیے نجات کی راہ تلاش کرو۔ (احیاء العلوم ج ۴' ص ۴۵۶)

فلک نما قصر میں بڑی تمکنت سے تھے جو مقیم کل تک
وہ آج دیکھو تو کس طرح قبر کے گڑھے میں اُتر رہے ہیں!

☆ امام مالک بن دینار علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس حال میں صبح

Marfat.com

کی؟ فرمایا: اس شخص کی صبح کس حال میں ہوگی جو ایک گھر (دنیا) سے دوسرے (آخرت کے گھر) کی طرف جانے والا ہو اور کچھ پتہ بھی نہ ہو کہ ٹھکانہ دوزخ ہے یا جنت۔

(تنبیہ الغافلین، ص ۵۲۶ مطبوعہ بیروت)

کیسی کیسی صورتیں وہ تھیں جو پنہاں ہوگئیں؟

میں نے موت کے موضوع پہ لکھنا شروع کیا ہے تو اپنی موت کے ساتھ ساتھ اپنے اعزہ میں سے کتنے ہی یاد آنے لگے ہیں جو میری آنکھوں کے سامنے اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان کی موت کے روح فرسا مناظر سامنے آئے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسوؤں کا سلسلہ چل نکلا' دل دھڑکنے لگا اور دماغ چکرانے لگا' گویا قلم ابھی سینۂ قرطاس پہ اپنا قدم نہیں رکھ پایا کہ جانے والوں میں سے ہر ایک کی روح زبان حال سے رہنے والوں کو کہہ رہی ہے انی ذاھب الی ربی وانتم تجیؤن من بعدی۔ میں تو اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور تم بھی میرے بعد وہیں پہ آ رہے ہو۔

ستارے آسمان پر جگمگائے ہمیں احباب رفتہ یاد آئے

کوئی ایسا انسان ہوگا جس کے اعزہ میں سے کوئی نہ کوئی موت سے ہمکنار نہ ہوا ہوگا؟ نہ معلوم کس نے اپنے کتنے احباب کے کتنے مناظرِ موت اپنی آنکھوں سے دیکھے اور کتنے ہی لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا اور خود ان کے جسمِ خاکی کو کندھا دے کر قبرستان تک لے گئے اور ان پیاری پیاری صورتوں کو منوں مٹی تلے دبا دیا۔

یہ کس کی یاد نے پھر چٹکیاں لی ہیں مرے دل میں
مری آنکھوں سے آنسو بہہ گئے سیلِ رواں بن کر

Marfat.com

موت کے آنے اور قبر میں جانے پر اللہ کا شکر ادا کرو

تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موت کے آنے اور قبر میں جانے کو بھی بطور احسان ذکر فرمایا ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

قتل الانسان ما اکفرہ...... ثم اماتہ فاقبرہ۔(عبس)

انسان کا ستیاناس ہو یہ کتنا ناشکرگزار ہے' دیکھتا نہیں ہے کہ اللہ نے اس کو کس چیز سے بنایا' پانی کی ایک بوند سے...... پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر کا ٹھکانہ دیا۔ یقیناً اس میں انسان کی عزت ہے کہ مرنے کے بعد اس کو جانوروں کی طرح گھسیٹ کر روڑی پہ پھینک نہیں دیا جاتا بلکہ عزت واحترام کے ساتھ اس کو غسل دیا جاتا ہے' نیا لباس پہنایا جاتا ہے پھر کندھوں پہ اٹھایا جاتا ہے پھر اس کی نماز جنازہ ادا کر کے قبرستان لے جایا جاتا ہے اور دین کی تعلیمات کے مطابق اس کو قبر میں دفن کر کے اس دنیا سے الوداع کیا جاتا ہے۔

؎ اس دارفانی سے چلے گئے کتنے یارو غمخوار اپنے
ہم کتنے جگر گوشے اپنے' قبروں میں دبا کر آئے ہیں

وہ جو ہمارے ساتھ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے تھے' کئی کئی گھنٹے ان کے ساتھ مجلسیں ہوتی تھیں' جن کی لحہ بھر جدائی ہمیں گوارا نہ تھی' وہ ہم سے جدا ہو گئے اور ہم ان سے تنہا ہو گئے' وہ ہم سے اور ہم ان سے بچھڑ گئے' آج نہ وہ ہماری صورت دیکھ سکتے ہیں نہ ہم ان کی۔

؎ تو جس کی جدائی کو موت اپنی سمجھتا ہے
وہ تجھ سے جدا ہوگا تو اس سے جدا ہوگا

جب بارگاہِ خداوندی میں ہم سب کی حاضری ہوگی

ابتدائی آیت کا آخری حصہ یہ ہے: ثم انکم یوم القیٰمۃ عند ربکم

تختصمون. پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت میں کم ضمیر سے مومن و کافر، ظالم ومظلوم سب مراد ہیں کہ یہ سب لوگ اپنے اپنے مقدمات اپنے رب کی عدالت میں پیش کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہر حقدار کو اس کا حق دلوائے گا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس کے ذمے کسی کا حق ہے اس کو چاہیے کہ دنیا ہی میں ادا کر دے اور اگر ادائیگی کی طاقت نہیں تو معاف کروالے کیونکہ آخرت میں درہم و دینار نہ چلے گا بلکہ حق مارنے والوں کی نیکیاں حقداروں کو دے دی جائیں گی اور اگر ان کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو حقداروں کے گناہ ان کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے (مفہوم حدیث) جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں حضور علیہ السلام نے مفلس کی یہی تعریف صحابہ کرام کو بتائی کہ مفلس وہ نہیں جس کے پاس درہم و دینار نہ ہو بلکہ مفلس تو وہ ہوگا جو بہت نیکیاں لے کر دربار خداوندی میں حاضر ہوگا لیکن دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کا مال لوٹا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ چنانچہ یہ سب مظلوم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اوپر ہونیوالے مظالم کا بدلہ طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ظالم کی نیکیاں مظلوموں میں بانٹنے کا حکم دے گا اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو پھر مظلوموں کے گناہ اس پہ ڈال کر اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (حدیث کا مفہوم)

تو مال و زر کی طلب میں ہے جاں بہ لب انساں
ملے نہ خاک بھی شاید ترے کفن کے لئے

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ موت یقینی ہے اور اس سے کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ کوئی گدا ہو کہ بادشاہ، امیر ہو یا فقیر ہر کسی نے موت کو پانا ہے یا ہر کسی کو موت نے پانا ہے اور اپنے رب کے حضور حاضری کے لئے ہم سب کو جانا ہے۔ لہٰذا

اے انسان! اگر تیری کسی قبر پہ نظر پڑے تو چاہیے کہ زبان قال یا حال سے تو یہ اشعار پڑھے۔

؎ یہ خاک گورغریباں ہے اس کو غور سے دیکھ — ہر اک ذرہ یہاں کا مقام عبرت ہے

؎ ہم نے تو انہیں غور سے دیکھا ہی نہیں ہے — عبرت کا موقع ہے مقابر کا نظارا

؎ لاکھوں بھولی ہوئی یادوں نے پکارا ہم کو — ہم اگر گاہے سرِ شہرِ خموشاں گزرے

آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یوں فرمایا کرتے:

انکم فی ممر اللیل والنهار فی اجال منتقضة واعمال محفوظة والموت یاتی بغتة فمن یزرع خیرا یوشك ان یحصد رغبة ومن زرع شرا فیوشك ان یحصد ندامة ولکل زارع مثل الذی زرع (کتاب الزہد للامام احمد بن حنبل) تم اس کیفیت میں ہو کہ دن رات کا آنا جانا تمہارے لحات حیات کم کر رہا ہے اور تمہارے اعمال اللہ کے ہاں تحریر ہو رہے ہیں اور موت اچانک آگھیرتی ہے۔ پس جس شخص نے نیکی بوئی وہ اس کا ثمر فرحت سے کاٹے گا اور جس نے برائی بوئی وہ اس کا پھل ندامت وحسرت کی شکل میں حاصل کرے گا۔ ہر بونے والا اسی کا پھل پائے گا جو اس نے بویا ہوگا۔

؎ نہیں یہ فطرت کہ بوئیں جو ہم اگیں مگر خوشہ ہائے گندم
بغیر اطاعت کے مغفرت کا رہے گا امیدوار کب تک

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جس نے برائی سے اپنے نفس کو روکا اور موت کے بعد پیش آنے والے مراحل کے لئے تیاری میں مصروف ہو گیا اور بے وقوف وہ ہے جو نیک عمل تو کرتا نہیں نفس کی ناجائز خواہشات کا

Marfat.com

غلام بنا ہوا ہے اور اللہ کی رحمت کا امیدوار ہے (یعنی اس کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ یونہی اس کی سیاہ کاریوں کے ساتھ ہی بغیر توبہ اور بغیر اصلاحِ احوال اس کو بخش دے گا)

(الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جنازے کے ساتھ جانے والوں میں سے ایک شخص ہنس رہا ہے۔ اس کو آپ نے (غصہ میں آ کر) فرمایا: تضحك فی جنازة لا اکلمك ابدا۔ تو جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے ہنس رہا ہے، میں تیرے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گا۔

کر عمل ایسے جہاں میں گر تجھے کچھ ہے شعور
موت جب آئے جہاں جس حال میں کچھ ڈر نہ ہو

جان ٹھہری جانیوالی جائے گی

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس کا ابتدائی حصہ اس سے پہلے آپ پڑھ چکے)

کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمة فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الامتاع الغرور۔ (آل عمران:۸۵)

ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور یقیناً تم پورے دیئے جاؤ گے اپنی اجرتیں قیامت کے دن، تو جو کوئی آگ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی نہیں ہے مگر دھوکے کا سامان۔

تفسیر روح المعانی اور تفسیر کبیر میں ہے کہ جب کل من علیها فان (الرحمٰن) آیت نازل ہوئی تو فرشتوں نے کہا: موت تو صرف (علیها) زمین والوں کے لئے

Marfat.com

ہے لیکن جب کل نفس ذائقة الموت نازل ہوئی تو بولے: ہم پر بھی موت واقع ہوگی۔ معلوم ہوا: جان والے ہر جسم پر موت آ کر رہے گی خواہ کوئی انسان ہو یا جن یا فرشتہ یا کوئی اور مخلوق۔ نفس کا معنی دل، روح، ذات، خون، سانس بھی ہے لیکن یہاں مراد ہے جان والا بدن۔

موت وحیات کے معانی

موت وحیات کے مختلف معانی ہیں۔ موت کا ایک معنی ہے روح کا تعلق جسم سے کٹ جانا، اس صورت میں ذائقہ کا معنی ہوگا نازل ہونا واقع ہونا یعنی ہر بدن پہ موت واقع ہوگی یعنی اسکا تعلق روح سے ٹوٹ جائے گا۔ اگر نفس سے مراد روح ہے تو ذائقہ کا معنی ہوگا چکھنا، جو کہ سیر ہو کر کھانے کے مقابل ہے۔ اب معنی یہ ہوگا کہ روح کے ساتھ موت کا اتنا ہی تعلق ہوگا کہ روح کا رابطہ بدن سے ٹوٹ جائے گا لیکن روح میں زندگی برقرار رہے گی۔

اس طرح حیات کے بھی کئی معانی ہیں۔ ایک تو یہ کہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ قائم رہنا۔ دوسرا زمین میں نباتات اگانے کی صلاحیت کا پایا جانا۔ جیسا کہ فرمایا گیا: فاحیابه الارض بعد موتها۔ اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ فرما دیا۔ یہاں موت سے مراد ہے بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین کا نباتات اگانے کی صلاحیت سے محروم ہو جانا اور حیاۃ سے مراد ہے اس میں اس صلاحیت کا آ جانا۔ موت وحیات کا تیسرا معنی ایمان اور کفر ہے جیسا کہ ومایستوی الأحیاء ولا الاموات میں احیاء سے مراد ایماندار اور اموات سے مراد کفار ہیں۔ اسی طرح حیات کا معنی بیداری اور موت کا معنی نیند ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا: وھو الذی یتوفاکم بالیل...... اللہ وہی ہے جو رات کو تمہاری ارواح قبض فرماتا ہے یعنی تم پہ نیند طاری کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں حیات کا معنی بیداری ہوگا۔ حیات کا معنی

Marfat.com

مردہ دلوں کا زندہ کرنا اور موت کا معنی دلوں کا مردہ ہونا ہے۔ حیوۃ کا معنی عزت کی زندگی اور موت کا معنی ذلت ورسوائی ہے۔ حیوۃ سے مراد شہادت ہے جو دنیا کی زندگی سے اعلیٰ زندگی دیتی ہے اور موت سے مراد دینوی زندگی ہے جو بہ نسبت شہادت کے گھٹیا ہوتی ہے۔ ان معانی پر قرآن مجید کی یہ آیت دلالت کر رہی ہے یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (۸-۲۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں: زندگی بخشنے والی چیز قرآن ہے کیونکہ اس میں دلوں کی زندگی ہے جبکہ محمد بن اسحاق نے اس سے جہاد مراد لیا ہے۔ حیات کا ایک مطلب توجہ کرنا بھی آتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے اشارتاً معلوم ہو رہا ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: مامن احد یسلم علی الارد اللہ روحی حتی اردعلیہ السلام (مسند احمد، ابوداؤد) جو شخص مجھ پہ سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتے ہیں جب بھی کوئی امتی سلام عرض کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت سے واپس تشریف لا کر خود بنفس نفیس اپنے امتی کے سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ یہاں روح کے لوٹائے جانے سے حیات کا یہی مفہوم سمجھ میں آ رہا ہے۔

موت سے فرار ممکن نہیں

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم۔ فرما دیں وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملے گی (الجمعہ) دوسری جگہ فرمایا: این ماتکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ جس جگہ بھی تم ہوگے موت تمہیں پالے گی۔ اگرچہ تم مضبوط محلات میں ہو۔ (۷۸:۴)

Marfat.com

؎ قبروں سے اُٹھیں گے جب اک حشر بپا ہوگا
دیکھیں گی وہ آنکھیں جو کانوں نے سنا ہوگا

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

نظر ابن مطیع ذات یوم الی داره فاعجبه حسنها ثم بکی فقال' واللّٰه لولا الموت لکنت بك مسرورا ولولا ما نصیر الیه من ضیق القبور لقرت بالدنیا اعیننا ثم بکی بکآء شدیدا حتّٰی ارتفع صوته

(احیاء العلوم جلد۴' ص ۴۵۲' اتحاف السادة المتقین ج ۱۴' ص ۳۲ مطبوعہ بیروت)

ابن مطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا تو انہیں اس کی خوبصورتی بہت پسند آئی پھر وہ رو پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ خوش ہوتا اور اگر ہمارا تنگ و تاریک قبروں میں جانا ضروری نہ ہوتا تو دنیا کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یہ کہہ کر) پھر رو پڑے اور اس قدر شدت سے روئے کہ ان کی آواز بلند ہوگئی۔

دم واپسیں مومن و کافر کا حال

؎ قبر میں جب تجھ کو رکھ کر لوٹ آئیں گے سبھی
کیا وہاں پیش آئے گا دل لرزہ براندام ہے

رویٰ انه علیه السلام قال لعائشة اذا عاین المومن الملئکة قالوا نرجعك الی دارالدنیا فیقول الی دارالهموم والاحزان لا بل قدوما علی الله واما الکافر فیقال له نرجعك فیقول ارجعون فیقال له الی ای شیء ترغب الی جمع المال او غرس الغراس اوبنآء البنیان اوشق الانهار؟ فیقول لعلی

Marfat.com

اعمل صالحاً فیما ترکت' فیقول الجبار کلا۔

(تفسیر کبیر جلد ۲۲' ص ۱۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
جب مومن فرشتوں کو (موت کے وقت) دیکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیا تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں؟ تو وہ جواباً کہتا ہے رنج وغم کے گھر کی طرف؟ نہیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے چلو اور اسی طرح کافر کو کہا جاتا ہے کیا تجھے (دنیا کی طرف) لوٹا دیں؟ وہ کہتا ہے لوٹا دو تو اسے کہا جاتا ہے تو کس لیے لوٹنا چاہتا ہے' کیا تیری خواہش ہے (پھر) مال جمع کیا جائے' باغ لگائے جائیں یا بڑے بڑے محلات تعمیر کیے جائیں اور نہریں جاری کی جائیں تو وہ جواب دیتا ہے نہیں بلکہ میرا ارادہ ہے کہ میں نیک اعمال کروں ان میں جو میں چھوڑ آیا ہوں۔ (فرشتہ جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ) وہ جبار ارشاد فرما رہا ہے۔ کلاّ اب ایسا ہرگز نہ ہوگا۔

قیام حشر سے پہلے کنار مرقد میں
ثواب کی بھی جھلک ہے عذاب کی بھی جھلک

اٹھا سکیں نہ کبھی جن کو اپنے پہلو سے — جنازے کس طرح ان کے اٹھائے جاتے ہیں
وہ راہ جس سے گریزاں ہے زندگی عاجز — اسی کی سمت قدم ہم بڑھائے جاتے ہیں

موت کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم دس آدمی تھے اور میں ان دس میں سے ایک ہوں کہ ایک مرتبہ ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک انصاری نے سوال کیا: یانبی اللہ من اکیس الناس واحرم الناس؟ اے اللہ کے نبی! سب سے زیادہ سمجھدار اور محتاط شخص کون ہے؟ حضور علیہ السلام نے

Marfat.com

فرمایا: اکثرھم ذکر اللموت واکثرھم استعدادا للموت۔ جولوگ موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہوں اور موت کے لیے سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں۔ اولئك الاکیاس ذھبوا بشرف الدنیا وکرامۃ الاخرۃ۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز لے جاتے ہیں۔

(رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی فی الصغیر باسناد حسن ورواہ ابن ماجہ مختصرا باسناد جید کذا فی الترغیب وذکرلہ الزبیدی طرقا عدیدۃ)

یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر
انہی کے اتقا پر ناز کرتی ہے مسلمانی
انہی کی شان کو زیبا نبوت کی وراثت ہے
انہی کا کام ہے دینی مراسم کی نگہبانی
رہیں دنیا میں اور دنیا سے بالکل بے تعلق ہوں
پھریں دریا میں اور ہرگز نہ کپڑوں کو لگے پانی

سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو موت کو زیادہ یاد کرنیوالا ہے؟

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: الکیس من دان نفسہ و عمل لما بعد الموت (ابن ماجہ) سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے کچھ جمع کرتا رہا۔ اتحاف میں ہے کہ ایک جوان نے مجلس میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرنے والا اور اس کے آنے سے پہلے اس کے لئے خوب تیاری کرنے والا۔ کیونکہ عقلمند و نیک بخت وہ ہے۔ جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ موت خود نصیحت کے لئے کافی ہے۔ کفی بالموت واعظا (الترغیب ج۴) تو موت کی یاد اعمال صالحہ کی ضامن اور خواہشات قبیحہ کا استیصال کرتی ہے۔

Marfat.com

؎ آہ اے انساں! نظر آتے نہیں وہ لوگ آج
لب پہ جن کے ذکرِ حق' سینوں میں سوز وساز تھا

فرصت کے لمحات کو غنیمت جانو اور نیکی کرنے میں جلدی کرو

روی عن جابر بن عبداللّٰہ قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یایھا الناس توبوا الی اللّٰہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا وصلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرۃ ذکرکم لہ وکثرۃ الصدقۃ فی السر والعلانیۃ ترزقوا وتنصروا (ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں فرمایا: اے لوگو! دربارِ خداوندی میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو اس سے قبل کہ تمہیں موت آ گھیرے اور اعمالِ صالحہ کے لئے جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم (کسی کام میں) مصروف ہو جاؤ۔ (قرآن مجید میں ہے: فاستبقوا الخیرات. البقرہ۔ اور بھلائیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو)۔ اپنے پروردگار سے اس کے کثرت ذکر کے ساتھ اور ظاہر و باطن کثرت صدقہ و خیرات کے ساتھ تعلق پیدا کرلو (اس طرح) تمہیں رزق عطا کیا جائے گا اور (مصائب میں) تمہاری امداد بھی کی جائے گی۔

☆ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم التؤدۃ فی کل شی خیر الافی عمل الاخرۃ (ابوداؤد' حاکم' بیہقی والترغیب' ج ۴' ص ۲۵۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کے کاموں میں تاخیر اور آخرت کے امور میں تعجیل بہتر ہے (اس لیے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں)

Marfat.com

گنوا نہ لہو و لعب میں تو اس کو اے انساں
کہ نعمتوں میں ہے انمول نعمت فرصت

آ گے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا؟

عن ابی هريرة رضی الله عنه يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا مات الميت قالت الملئكة ماقدم وقال بنو آدم ما خلف (بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ یعنی کیا اعمال خیر کیے اور اپنی آخرت کے لئے اللہ کے خزانے میں کیا سرمایہ جمع کیا اور عام انسان آپس میں کہتے ہیں یعنی ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اس نے (اپنے پیچھے) کتنا مال چھوڑا؟

ضیاع وقت کا غم بھی ضیاع وقت ہی ہے
ضیاع وقت کا انجام ہے غم و حسرت

دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے

گوہر سے گراں تر ہیں تری عمر کے لمحات
ہشیار کہ ہو جائیں نہ یہ نذر خرافات
کٹ جائے نہ غفلت ہی کے رستے میں یہ مہلت
لب پر نہ کہیں وقت اجل ہو ترے ''ھیھات''

انسان جس وقت جس حال میں ہے' وہ وقت اور وہ حال اس کے لئے غنیمت ہے کیونکہ ممکن ہے آئندہ وہ وقت اور وہ حال بھی نہ رہے' سماعت جاتی رہے' بصارت ختم ہو جائے' قوت گویائی سلب ہو جائے۔ اعضاء جسم ساکت ہو جائیں' نہ اصلاح

Marfat.com

احوال کا وقت رہے نہ توبہ واستغفار کا اور یہ ممکن ہے لہٰذا توبہ واستغفار میں لمحہ بھر کے لئے بھی تاخیر مناسب نہیں کیونکہ ممکن ہے پھر جنبش لب کی بھی قوت نہ رہے۔

؎ کیا خبر پھر نہ اُٹھ سکے پردہ
دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے

☆ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وقت کا فوت ہو جانا موت سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ وقت فوت ہونے سے اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹوٹتا ہے اور موت کے ذریعے مخلوق سے قطع تعلق ہوتا ہے۔

اگر ہم اپنی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت و ذکر میں گزار دیں تو ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذرہ برابر بھی حق ادا نہیں کر سکتے' یہ تو اس کی مہربانی ہے کہ وہ ہماری طرف سے معمولی کوشش پر بھی زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب سے نوازتا ہے لیکن ہمیں زندگی کی اس مہلت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ جب موت کا وقت آ جائے گا تو عمر دراز بھی یوں محسوس ہوگی گویا کہ ایک خواب تھا۔

؎ وہ لوگ منزل پہ جا ہی پہنچے جو صبح دم چل پڑے تھے عاجزؔ
رہے گا تو محو خواب غفلت ارے تغافل شعار کب تک

☆ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ جا رہے تھے کہ کسی نے سر راہ ٹھہرا کر مائل بکلام کرنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا: مجھے جانے دو میں اپنی عمر مستعار کو غنیمت سمجھ چکا ہوں۔

☆ حضرت حسن بصری اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے نیک اعمال کی بجا آوری میں جلدی کرو کیونکہ اگر زندگی کے یہ چند سانس رک گئے تو یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا حالانکہ اس سے تم قرب الٰہی جیسی نعمت حاصل کر سکتے ہو۔

(احیاء العلوم ج ۴' ص ۴۶۰)

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن مجید کی مختلف آیات میں وقت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سورۃ لیل، ضحیٰ اور العصر میں زمانے اور وقت کی قسم یاد فرمائی ہے (واللیل اذا یغشٰی...... والضحی واللیل اذا سجی...... والعصر)اور کافروں کی مذمت اس لیے بھی فرمائی: وہ وقت کو ضائع کرتے ہیں۔ جب قیامت کے دن وہ جہنم میں چیخ و پکار کریں گے کہ ہمیں دنیا میں جانے کی دوبارہ مہلت دی جائے تا کہ ہم نیک اعمال کریں جو پہلے نہیں کر سکے تو انہیں فرمایا جائے گا اولم نعمر کم مایتذ کر فیه (سبا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی کہ جس میں سمجھدار سمجھ لیتا۔ تو اگر کوئی مسلمان کہلا کر بھی اپنی زندگی کو برباد کرتا پھرے اور فکر آخرت و یاد الٰہی سے غافل رہے تو ایسے مسلمان پہ بھی جتنا افسوس کیا جائے کم ہے کیونکہ اس نے اس عظیم نعمت کی قدر نہیں کی جس میں اگر وہ چاہتا تو رضائے الٰہی حاصل کر سکتا تھا۔ اسی لیے کہا گیا الوقت کالسیف ان لم تقطعه قطعك۔ وقت تلوار کی طرح ہے اس کو تم نہ کاٹو گے یعنی مفید کاموں میں نہ گزارو گے تو یہ تمہیں کاٹ دے گا اور پھر تم کف افسوس ملتے رہو گے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میں نے صوفیاء کرام کی صحبت اختیار کی تو ان کے دو جملوں سے بہت فائدہ اٹھایا ایک تو یہی جملہ جو ابھی گزرا اور دوسرا یہ نفسك ان شغلتها بالحق والاشغلتك بالباطل۔ اپنے نفس کو حق کے ساتھ مشغول کرو ورنہ وہ تمہیں باطل کے ساتھ مشغول کردے گا۔ کسی کا کتنا پیارا شعر ہے۔

جمیع المصالح تنشأ من الوقت　　من اضاعه لم یستدرکه ابدا

تمام مصالح (بھلائیاں) وقت کی پیداوار ہیں جس نے اسے ضائع کردیا وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

دے رہا ہے ہر نفس پیغام موت　　تو ہے اے انسان زیر دام موت
جلوۂ محبوب ہے انعام موت　　کس قدر محبوب ہے انجام موت
موت سے کوئی بچا سکتا نہیں　　کوئی کام آتا نہیں ہنگام موت
رنج و غم کر دیں اگر جینا محال　　اس پہ بھی جائز نہیں اقدام موت
اُٹھ رہے ہیں راہِ پیری میں قدم　　ہو رہا ہے قلب پر الہام موت
جا رہی ہے زندگانی تجھ سے دور　　آ رہے ہیں روبرو ایام موت
سر پہ یہ تیرے نہیں موئے سفید　　یہ سمجھ اب آ گئے احکام موت
سامنے ہے جس کے منظر موت کا　　اس کی صبح زیست بھی ہے شام موت
موت سے پہلے ہی مر جائے بشر　　اس پہ کھل جائیں اگر آلام موت
جس کا جتنا زندگی سے پیار ہے　　اتنا ہی روتا ہے وہ ہنگام موت
ان شہیدان وفا کی بات کر　　پی گئے جو بادۂ گلفام موت

آ گیا ے خانۂ ہستی میں جو
جائے گا پی کر وہ آخر جام موت

وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے

وقت کے قدر دانوں نے کہا ہے: الوقت اثمن من الذهب وقت سونے سے بھی زیادہ گراں قیمت ہے۔ اس کی وضاحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک خطبۂ جمعہ سے بھی ہو سکتی ہے جو کہ الترغیب ج ۴ ص ۲۴۷ پہ ہے۔

عن عبدالرحمن السلمی قال نزلنا من المدائن علی فرسخ فلما جآء ت الجمعة حضرنا فخطبنا حذيفة فقال ان الله عزوجل يقول اقتربت الساعة وانشق القمر الاوان الساعة قد اقتربت الا وان القمر قد انشق الا وان الدنيا قد اذنت

Marfat.com

بفراق الا وان الیوم المضمار وغدا السباق (الترغیب ج۴ ص۲۴۷)

عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر کے دوران) مدائن سے ایک میل کے فاصلے پر قیام کیا' جمعہ کا دن تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قیامت قریب آ گئی اور چاند ٹکڑے ہوگیا۔ فرمایا: خبردار! قیامت قریب آ گئی' خبردار! چاند شق ہوگیا ہے۔ سنو! دنیا نے جدائی کا اعلان کر دیا (یعنی تم ایک دن ضرور دنیا چھوڑ جاؤ گے) سنو! آج عمل کا دن ہے' کل جزا کا (یعنی آج دنیا میں جو عمل کرو گے کل آخرت میں اس کا صلہ پاؤ گے' لہٰذا عمر کا ایک لمحہ بھی غفلت میں ضائع نہ کرو۔)

پہنچنا ہے تجھے منزل پہ منزل دور ہے انساں
سنبھل' اُٹھ' جاگ اے محوِ جمالِ جنتِ دنیا

نیک اعمال میں جلدی کرلو!

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروابالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال صالحہ کے لئے سبقت کرو (جلدی کرو) اس سے پہلے کہ اندھیری رات کی طرح فتنوں کا ظہور شروع ہو جائے۔ صبح کوئی مومن ہو اور شام کو کافر' شام کو کوئی مومن ہو تو صبح کافر اور وہ دنیا کے حقیر مال کے لالچ میں اپنے دین کو فروخت کر بیٹھے۔

Marfat.com

دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو آج بونا ہے وہی کل کاٹنا ہے جو اپنی کھیتی میں وقت پہ ہل چلاتا' بیج بوتا' پانی دیتا ہے اور اس کی نگہداشت کرتا ہے وہی اس کا پھل کھائے گا ورنہ محروم رہے گا اس طرح خدا کی اطاعت کرنے والا ہی اخروی نعمتوں سے مستفیض ہو سکے گا۔

؎ نہ لا لب پہ کبھی اے دل سوال ثروت دنیا
کہ ثروت ساتھ لاتی ہے خیال عشرت دنیا

وقت کی قدر کرنیوالے لوگ

ہمارے اسلاف وقت کی کتنی قدر کرتے تھے؟ اس پہ چند حقائق ملاحظہ ہوں

(اس مضمون کے تمام حوالے لقیمۃ الزمن عند العلماء ترجمہ وتلخیص مفتی عبدالمجید خان میں دیکھے جا سکتے ہیں)

☆ حضرت عامر بن قیس (مشہور تابعی عابد وزاہد) سے ایک شخص نے عرض کی: مجھ سے بات کیجئے۔ فرمایا: امسك الشمس۔ سورج کو روک تاکہ میں تجھ سے بات کروں ورنہ وقت کا گنوانا بہت بڑا خسارہ ہے اور اس کا بدل ناممکن ہے۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں کسی چیز پہ اتنا شرمندہ نہیں جتنا اس پر کہ کسی دن سورج غروب ہو جائے اور میں کوئی نمایاں کام نہ کر سکوں جس سے میرے (نیک) اعمال میں کوئی اضافہ نہ ہو سکے۔

؎ کل پر نہ کوئی نیک عمل چھوڑ تو انسان
ممکن ہے اجل آئے تجھے شام سے پہلے

☆ امام حسن بصری نے فرمایا: اے ابن آدم تو ہی ایام ہے جب ایک دن گزر گیا تو بعض ایام (زندگی کا کچھ حصہ) گزر گیا (یعنی تو نے سمجھا ہوگا کہ تیری عمر زیادہ ہو گئی حالانکہ درحقیقت تیری زندگی سے ایک دن کم ہو گیا) فرمایا: میں نے بعض قوموں کو اپنے اوقات پہ اتنا حریص پایا ہے جتنا کہ تم درہم ودینار کے حریص نہیں ہو۔

Marfat.com

☆ موسیٰ بن اسماعیل تبوذ کی فرماتے ہیں: اگر میں یہ کہوں کہ میں نے حماد بن مسلم کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا تو یقیناً میں نے سچ کہا وہ ہر وقت قرآن وحدیث کی تلاوت وتعلیم یا تسبیح ونماز میں مشغول رہا کرتے تھے۔ دن رات کو انہوں نے انہی کاموں کے لئے تقسیم کر رکھا تھا۔ یونس مؤدب کہتے ہیں کہ حضرت حماد کا وصال بھی حالت نماز میں ہوا۔

زندگی بے بندگی شرمندگی

کمال ہوش وخرد کی یہی علامت ہے
ہو رائیگاں نہ تری زندگی کی اک ساعت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتزول قدما ابن ادم یوم القیمة حتی یسئل عن خمس۔ قیامت کے دن بندے کے قدم اس وقت تک نہ ہٹ پائیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے گا۔

عن عمره فیما افناه وعن شبابه فیما ابلاه و عن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وما ذاعمل فیما علم (ترمذی)

عمر کہاں اور کیسے گزاری، جوانی کس طرح صرف کی، مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا، علم پہ کس حد تک عمل کیا۔

انسان اپنی زندگی، جوانی، آمد وخرچ اور اپنے علم وعمل کا آپ ہی دنیا میں محاسبہ کر لے۔ جیسا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حاسبوا قبل ان تحاسبوا (الترغیب)

اپنا حساب (اس دنیا میں) خود ہی کر لو اس سے قبل کہ آخرت میں تم سے حساب طلب کیا جائے۔

انسان ذرا سوچے اور غور وفکر کرے کہ سر محشر جب مجھ سے یہ سوالات کیے

Marfat.com

جائیں گے تو میرا کیا حال ہوگا اور کیا جواب دوں گا دربارِ خداوندی میں؟ یاد رکھو! جس سے حساب طلب کرلیا گیا پھر اس کی خیر نہیں۔

ہے یہی بس نجات کی صورت
حشر کے دن مرا حساب نہ ہو

اس روز ذلت ورسوائی سے وہی خوش نصیب محفوظ رہیں گے جو اس گھڑی اور اس امتحان گاہ میں پہنچنے سے پہلے اسی دنیا میں تیاری کرلیں گے اور زندگی اسی طرح گزاریں گے کہ اس محاسبہ اور اس امتحان میں کامیاب ہوجائیں۔

کر لیا جس نے خود حساب اپنا
اس کا پھر احتساب کیا ہو گا؟

حضرت منذر فرماتے ہیں: میں نے حضرت مالک بن دینار کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ کو فرمارہے تھے: ارے کمبخت، عمل میں جلدی کر اس سے پہلے کہ تجھے موت آجائے اس جملہ کو انہوں نے ساٹھ بار دہرایا۔ میں سن رہا تھا لیکن انہیں علم نہ تھا کہ میں سن رہا ہوں۔ (احیاء العلوم، ج۴، ص۴۶۰)

ہائے یہ زندگی گھڑی بھر کی باعث صد ہزار کلفت ہے
موت ہے گھات میں تیری انساں ایک تو ہے کہ محو غفلت ہے

زندگی کے مشکل ترین لمحات

حضرت خلیل بن احمد زاہیدی بصری نہایت ہی ذکی عالم (المتوفی ۱۷۰ھ) فرماتے: "میرے لیے سب سے مشکل لمحات وہ ہوتے ہیں جب میں کھانا کھاتا ہوں۔ مطلب یہ کہ کاش یہی وقت عبادت وذکر وغیرہ میں صرف ہوجاتا اور مرنے کے بعد میرے کام آتا۔

موت آکر رہے گی تمہیں بے گماں آخرت کی کرو جلد تیاریاں

Marfat.com

بے عمل غافلو! سب سنو دھر کے کان — عیش وعشرت کی اُڑ جائیں گی دھجیاں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا — سوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا — وہ بھی میری طرح قبر میں جائے گا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو — اے ضعیفو سنو! پہلوانو سنو!
موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سنو — جلد توبہ کرو میری مانو سنو!
جس نے دنیا میں خوشیوں کا پایا ہے گنج — اور غفلت سے ہے ہر گھڑی نغمہ سنج
موت کے بعد ہو گا اُسے سخت رنج — اُس کو برزخ میں رنج اُس کو دوزخ میں رنج
چھوڑ دو عادت گناہوں کی جاؤ سدھر — ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بسر
گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر — تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
حوصلہ رکھ کیوں گھبراتا عطار ہے — تو غلامِ شہنشاہِ ابرار ہے

بوقت انتقال بھی فقہی مسائل

قاضی قضاۃ الدنیا امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ مرض الموت میں تھے کہ اپنے شاگرد قاضی ابراہیم بن جراح کوفی ثم مصری کے ساتھ ایک مسئلہ میں بحث کر رہے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: اس حالت میں بھی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، ہو سکتا ہے اس کے باعث نجات دینے والا ہمیں نجات دے دے اور وہ مسئلہ رمی جمار کا تھا کہ سوار ہو کر کی جائے یا پیدل...... مسئلہ مکمل ہوا ابراہیم اٹھ کر ابھی اپنے گھر پہنچے نہ تھے کہ امام اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔

گزرے گا باب موت سے ہر ایک جاندار
اعلان کر دیا ہے یہ پروردگار نے

☆ امام ابو یوسف المعی حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی درسگاہ میں سترہ یا انیس سال رہے اور اس پابندی کے ساتھ کے آپ کے ساتھ کبھی نماز فجر بھی فوت نہ

Marfat.com

ہوئی سوائے مرض کے بلکہ عیدین بھی آپ کے ساتھ ادا کرتے۔ محمد بن قدامہ فرماتے ہیں: میں نے شجاع بن مخلد سے سنا اور انہوں نے خود امام ابو یوسف کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا اور میں اس کی تجہیز و تکفین میں حاضر نہ ہو سکا اور اس کا معاملہ اپنے اعزہ اور پڑوسیوں پہ چھوڑ دیا صرف اس وجہ سے کہ امام صاحب کی صحبت کی برکات سے محروم نہ ہو جاؤں۔

کرتا نہیں آغاز برے کام کا انسان
گر فکر ہو انجام کی انجام سے پہلے

عمل کا وقت اے انساں تیری عمر رواں تک ہے

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید امام محمد علیہ الرحمۃ (۱۳۲ھ۱۸۹ھ) رات کو بہت کم سوتے' اپنے پاس چند کتابیں رکھتے' ایک فن کی ایک کتاب سے اکتاہٹ ہوتی تو دوسرے فن کی کتاب دیکھنے لگتے اور اپنی نیند کو یہ کہہ کر پانی سے دور کرتے کہ نیند حرارت ہے۔

☆ حضرت عصام بن یوسف بلخی حنفی محدث بلخ (متوفی ۲۱۵) نے ایک دینار کا قلم صرف اس لیے خریدا تا کہ شیخ سے جو سنیں فوراً لکھ لیں چونکہ عمر کم ہے اور علم زیادہ اور طالبعلم کے لئے مناسب ہے کہ اوقات ولحات کو ضائع نہ کرے۔ شیوخ کی جلوت وخلوت کو غنیمت جانے اور ان سے استفادہ کرتا رہے کیونکہ فوت شدہ وقت کا تدارک ممکن نہیں۔

دم رحلت تو پچھتائے گا پھر حاصل نہ کچھ ہوگا
عمل کا وقت اے انساں تیری عمر رواں تک ہے

موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے

فتح بن خاقان جو کہ ذہین وفطین شاعر وادیب تھے سب سے عظیم خزانہ ان کے

پاس کتب کا تھا۔ ۲۴۷ھ میں فوت ہوئے۔ ہر وقت اپنی آستین میں کتاب رکھتے جب متوکل (شاہ وقت) کے سامنے سے معمولی کام مثلاً پیشاب کرنے یا نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو فوراً کتاب نکالتے اور آتے جاتے پڑھتے رہتے۔ اسی طرح اگر کبھی کسی ضرورت کے تحت بادشاہ کے پاس کھڑے ہونا پڑتا تو کتاب نکال کر پڑھتے رہتے۔

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بھی دنیا میں آتا ہے بشر یہ کہتی ہے قضا میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

☆ امام' محدث' فقیہ محمد بن سحنون قیروانی مالکی (متوفی ۲۵۶ھ) کی باندی ام مدام کھانا لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اس وقت بہت مشغول ہوں جب رات کافی گزر گئی یہاں تک کہ اذان فجر ہوگئی تو فرمایا: کھانا لاؤ' اس نے عرض کیا: واللہ میں نے تو آپ کو کھانا کھلا بھی دیا ہے (یعنی باندی ان کے منہ میں لقمے ڈالتی رہی اور ان کو شعور تک نہ ہوا) فرمایا: مجھے تو پتہ بھی نہ چلا' مصروفیت یہ تھی کہ آپ تالیف میں مشغول تھے۔ (اور باعمل علماء اس کام میں اپنی آخرت کے لیے ہی مشغول رہتے ہیں)

صید الخاطر ص ۲۰ پہ ابن جوزی لکھتے ہیں: او ان یصنف کتابا من العلم فان تصنیف العالم ولده المخلدوان یکون عاملا بالخیر عالمافیه فینقل من فعله مایقتدی الغیر به فذلك الذی لم یمت قدمات القوم وهم فی الناس احیاء۔

یا وہ کوئی علمی کام کر گیا کتاب کی صورت میں' عالم کی کتاب ہمیشہ اس کے لئے زندہ رہنے والے بیٹے کی طرح ہے بشرطیکہ وہ خود نیک عمل کرنے والا ہو اس کے کاموں کی دوسرے لوگ اقتداء کریں ایسا عالم دین اور مصنف نہیں مرتا' دوسرے لوگ

مر جاتے ہیں مگر وہ زندۂ جاوید رہتا ہے۔

؎ گزر گئے ہیں زمانے مگر مہک ہے وہی
چمن میں میرے نکہت خرام کا ہے نشان

تیرا ذکر کرتے کرتے جسے موت آ گئی ہو

حاکم نے کہا میں نے ابوالفضل بن ابراہیم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے احمد بن مسلم سے سنا کہ وہ نیشاپور سے بلخ اور بصرہ تک امام مسلم قشیری کے رفیق سفر تھے۔ فرماتے ہیں امام مسلم کو مجلس مذاکرہ کا رئیس بنا دیا گیا اور ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی جسے وہ نہ جانتے تھے' گھر واپس لوٹے' رات کا وقت تھا' کھجوروں کی ایک ٹوکری ان کی خدمت میں پیش کی گئی حدیث تلاش کرتے رہے' کھجوریں کھاتے رہے' صبح ہوئی تو حدیث بھی مل گئی' کھجوروں کی ٹوکری بھی ختم ہو گئی اور امام بھی واصل بحق ہو گئے۔

؎ سپرد خاک ہوئے کتنے ہمرہانِ حیات
تیرے لیے بھی وہی راستہ مقدر ہے

☆ نحو' لغت' ادب اور حدیث وقرات کے امام احمد بن یحییٰ شیبانی کوفی بغدادی علیہ الرحمۃ (۲۰۰ھ' ۲۹۱ھ) جس کتاب کا درس دیتے اسے اپنے پاس رکھتے اور اس شرط پہ دعوت قبول کرتے کہ ان کے لئے کوئی ایسی چیز مہیا کی جائے گی جس پر کتابیں رکھ کر وہ پڑھ سکیں۔

☆ حضرت ثعلب نحوی علیہ الرحمۃ کی وفات کا سبب یہ بنا کہ جمعہ کے روز عصر کے بعد نکلے تو ہاتھ میں کتاب تھی جو چلتے ہوئے پڑھتے جا رہے تھے۔ ایک گھوڑا ان سے ٹکرا گیا' گرے' سر پہ کافی چوٹ آ گئی۔ اسی حالت میں گھر لے جایا گیا تو دوسرے دن انتقال فرما گئے۔

Marfat.com

؎ کھڑی ہے سر پہ اجل زندگی ہے پابہ رکاب
نہ کوئی رخت سفر ہے نہ کوئی ہمدم ہے

☆ ابن جریر طبری نے اپنے شاگردوں کو ۲۳۳ھ سے لے کر ۲۳۹ھ تک اولاً تیس ہزار اوراق پہ مشتمل قرآن پاک کی تفسیر املا کروانا چاہی پھر مختصراً لکھوائی اور اس کے بعد اتنے ہی اوراق پہ مشتمل آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے دور تک تاریخ بھی لکھوادی (آپ کی تفسیر تیس اجزاء میں اور تاریخ گیارہ اجزاء میں طبع ہو چکی ہے) آپ کی عمر چھیالیس برس تھی اور آپ نے اتنا لکھا کہ حساب لگایا گیا تو روزانہ کے چودہ صفحات بنے۔ آپ نے اپنی وفات سے پہلے یہ الفاظ لکھے۔ ینبغی للانسان ان لایدع اقتباس العلم حتی الممات۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک علم سے استفادہ کرتا رہے۔

☆ ابوبکر خیاط نحوی امام محمد بن احمد بن منصور ثمرقندی (متوفی ۳۲۰) ہر وقت درس دیتے رہتے یہاں تک کہ راہ چلتے بھی' بسا اوقات (کتاب بینی میں مشغولیت کی وجہ سے) گڑھے میں گر جاتے یا جانور آپ کو کچل دیتا۔

؎ بے سود ہے اس دم کسی نیکی کی تمنا
جب نطق و اشارے کی بھی قوت نہیں رہتی

اے امیر! آج تم سے بات کرنے کا موقع نہیں ہے

ابوالفضل قاضی وزیر محمد بن محمد بن احمد مروزی بلخی حنفی حاکم شہید (المتوفی ۳۳۴ھ) دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ رکھتے' نماز تہجد نہ حضر میں چھوڑتے نہ سفر میں' آپ بادشاہ کے وزیر تھے' لیکن ہر وقت قلم دوات اپنے پاس رکھتے' جب ذرا حکومتی ذمہ داریوں سے فارغ ہوتے تو تصنیف میں مشغول ہو جاتے۔ ابوعباس بن حمویہ نے امیر وقت سے شکایت کی کہ ہم حاکم سے ملاقات کے لئے آتے ہیں لیکن وہ ہم سے

Marfat.com

بات تک نہیں کرتے اور نہ قلم اپنے ہاتھ سے رکھتے ہیں۔ صاحب مستدرک ابو عبداللہ حافظ کہتے ہیں جمعہ کی رات میں ابوالفضل کی مجلس املاء میں حاضر ہوا کہ ابو علی بن ابوبکر بن مظفر امیر بھی وہاں تشریف لائے اور ملاقات کے لئے کچھ دیر کھڑے رہے لیکن انہوں نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی اور صرف اتنا کہا: اے امیر! آج تم سے بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔

☆ محدث عراق حافظ امام ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بغدادی عرف ابن شاہین (المتوفی ۳۸۵ھ) کے شاگرد ابوالحسن بن مہتدی باللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن شاہین نے فرمایا: میری تین سو تیس تصانیف ہیں' ان میں التفسیر الکبیر کے ایک ہزار جز ہیں۔ المسند کے تیرہ سو' التاریخ کے ایک سو پچاس اور الزہد کے سو جز ہیں۔ آپ نے سات سو درہم روشنائی خریدنے میں صرف کیے۔

غرغرہ اور نزع کی حالت میں تعلیم دینا

پانچ زبانوں (عربی' سریانی' سنسکرت' فارسی' ہندی) کے ماہر' فلکیات' ریاضی' ادب' لغت اور تاریخ وغیرہ میں ایک سو بیس کتابوں سے زائد کے مصنف ابوریحان البیرونی (متوفی ۴۴۰ھ) کے بارے میں مشہور مستشرق سارطون نے کہا: بیرونی اعظم علماء الاسلام تھے۔ آپ تحصیل علم میں ہر وقت منہمک رہتے' آپ کے ہاتھ سے قلم کبھی جدا نہ ہوتا۔ چھٹی کے دنوں میں بھی آپ کی نگاہیں کتب پہ اور دل علمی فکر وخیال میں رہتا۔ ابوالحسن ولواجی کہتے ہیں: میں نے ان سے جانکنی کے عالم میں ملاقات کی حالانکہ ان کا سینہ تنگ ہو رہا تھا تو مجھے فرمانے لگے: کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس حالت میں بھی؟ فرمایا: میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں اور مسئلہ جانتا ہوں' چنانچہ انہوں نے مجھے علم الفرائض سکھایا۔ اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور ابھی راستے میں ہی تھا کہ ان کی وفات کی خبر سنی۔

Marfat.com

فکر عقبیٰ کو نہ سمجھے کوئی فکرِ بے سود
فکر عقبیٰ تو سعادت کا نشان ہوتا ہے

☆ امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ جوینی (المتوفی ۴۷۸ھ) جن کے بارے میں عبدالغافر فارسی نے اپنی کتاب ''سیاق نیشاپور'' میں لکھا: ''امام الحرمین' فخر الاسلام امام الائمہ علی الاطلاق حبر الشریعہ کے مثل نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ ان کے بعد دیکھ سکیں گی'' فرماتے ہیں: دوران گفتگو میں نے ان سے سنا ''عادۃً نہ میں سوتا ہوں اور نہ کھاتا ہوں' رات ہو یا دن جب بھی مجھ پہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے میں سو جاتا ہوں اور جب کھانے کی خواہش ہوتی ہے تو کھا لیتا ہوں ورنہ کھانے کی لذت و پسندیدگی وصحت تو علمی مذاکرے ہی میں ہے''۔

مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی ملاقات پہ خوش ہوں

☆ امام ابوالوفاء ابن عقیل حنبلی بغدادی علیہ الرحمہ جو کہ بنی آدم کے اذکیاء میں سے تھے اور افضل العلماء تھے۔ ایک آنکھ سے معذور ہونے کے باوجود علم کی حرص ان میں بیس سال کے نوجوان کی طرح تھی۔ روئی کی بہ نسبت کیک اس لیے پسند فرماتے کہ اس کو چبانے میں وقت صرف نہیں ہوتا تھا۔ وہی وقت مطالعہ اور لکھنے میں صرف ہو جاتا۔ مختلف فنوں پہ آپ کی تقریباً بیس کتب ہیں جن میں سے ایک کتاب الفنون کی آٹھ سو جلدیں ہیں۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ دنیا میں اس سے بڑی کوئی کتاب نہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: جب ابن عقیل کی وفات کا وقت آیا اور کچھ عورتیں رونے لگیں تو فرمایا: ''میں نے وہ فتاویٰ جن میں اللہ کے احکام بیان ہوئے ہیں' ان میں لوگوں کے معاملات و واقعات ہیں' پچاس سال تک لکھے ہیں اور احکام الٰہیہ پہ مہر ثبت کرنا نیابۃً عن اللہ ہے لہٰذا مجھے چھوڑ دو میں اللہ کی ملاقات پہ خوش ہوں''۔ اپنی کتابوں اور بدن کے کپڑوں کے سوا دنیا کی کوئی چیز نہ چھوڑی۔ وہ کپڑے اور کتابیں بھی اتنے پیسوں کی

Marfat.com

تھیں کہ تجہیز وتکفین اورادائے قرض میں کام آگئے۔

سمجھتا ہے جو اپنا لمحہ لمحہ قیمتی انساں
وہ کب بے فائدہ اشغال میں مشغول ہوتا ہے

امام ابن جوزی کی اپنے بیٹے کو نصیحت

ابن تیمیہ نے اجوبۃ المصریہ میں لکھا کہ شیخ ابوالفرج ابن جوزی کی تصنیفات کو میں نے ایک ہزار سے زائد پایا۔ آپ اپنا ذرا بھی وقت ضائع نہ کرتے اور ایک ایک دن میں چالیس کاپیاں لکھتے۔ قمی نے الکنی والالقاب میں لکھا کہ جن قلموں سے آپ احادیث لکھتے ان کے تراشے اتنے جمع ہو گئے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کے انتقال کے بعد انہی تراشوں سے غسل کے لئے پانی گرم کیا گیا چنانچہ پانی گرم کرنے کے بعد پھر بھی تراشے بچ گئے۔ لفتۃ الکید فی نصیحۃ الولد میں اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اے میرے بیٹے! ایام ساعتوں (لمحات) سے ہیں اور ساعتیں انفاس سے اور ہر نفس خزانہ ہے۔ بغیر کسی (اخروی) کمائی کے نفس (سانس) نہ جائے کہ قیامت کے دن خزانہ خالی دیکھ کر نادم ہو، قبر کے صندوق میں وہ چیز بھیج جو تجھے وہاں خوش کرے"۔

یاد کیجے پتلۂ آدم کو آپ — جو ہمارے آپ کے ہیں سب کے باپ
پتلۂ آدم میں داخل ہوا بھی — ہے یہی اے روح بس مرضی مری
آئی داخل ہونے کو روحِ بشر — رہ گئی اندر اندھیرا دیکھ کر
عاجزی کی جس نے کی اور عرض کی — کیونکر ہوگی اس میں میری زندگی
اک اندھیرا گھر ہے وہ بھی مختصر — کیونکر ہو میرا بھلا اس میں گزر
دے معافی مجھ کو تو اے ذوالمنن — ہے یہ کیسا خانۂ رنج و محن

روح کو پھر حکم عالی یہ ہوا ماننا ہوگا تجھے کہنا مرا
روح نے پھر داخلہ کی فکر کی اور ڈر کر سہم کر پھر رہ گئی
پھر ہوئی عرش معلیٰ سے صدا حکم ہے میرا ابھی تو اس میں جا
روح پھر روتی ہوئی داخل ہوئی پتلہ آدم میں مشکل سے گئی
جس کو فرماتے ہیں ختم المرسلین راز اک قدرت کا ہے یہ بالیقیں
جس طرح مشکل میں یہ داخل ہوئی نزع میں بھی ہوگی بس مشکل وہی

کاش یہ خوش خوش اگر جاتی وہاں
نزع میں تکلیف کیوں ہوتی یہاں

☆ صاحب تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ جو دوسو کتب کے مصنف ہیں، جن میں سے تفسیر کبیر آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ جبکہ عمر آپ کی صرف تریسٹھ سال ہے (۵۴۳ھ، ۶۰۶ھ) فرمایا کرتے تھے: ''واللہ علم کی مشغولیت کی بجائے کھانے پینے میں جو میرا وقت صرف ہوتا ہے اس پر مجھے بہت افسوس ہوتا ہے یقیناً وقت بہت قیمتی چیز ہے۔ امام شمس الدین اصبہانی (المتوفی ۷۴۹ھ) کے بارے میں ابن حجر نے الدر الکامنہ میں اور شوکانی نے البدر الطالع میں لکھا یقلل طعامہ لئلا یضیع الزمان بدخولہ و خروجہ آپ نے اپنا کھانا کم کر دیا تا کہ کھانے اور رفع حاجت میں وقت ضائع نہ ہو۔

جوان بیٹے کی وفات پر

حافظ ابن منذری (امام حافظ عبد العظیم المتوفی ۶۵۶ھ) کے بارے میں امام نووی نے جن کی اپنی حالت یہ تھی کہ دن رات میں ایک بار کھانا کھاتے اور دو سال تک پہلو کو زمین سے نہ لگایا۔ ساڑھے چار سال میں التنبیہ حفظ کی اور المہذب کا ربع حصہ زبانی اپنے شیخ کو سنایا۔

Marfat.com

گزار دے اسے اللہ کی اطاعت میں
گر ایک جنبش لب کی ملے تجھے مہلت

بستان العارفین میں لکھا ہے کہ وہ خود فرماتے ہیں' میں نے اپنے ہاتھ سے نوے جلدیں اور سات سو جز علوم حدیث کے بارے میں لکھے۔ آپ کے بارے میں بقیۃ الحفاظ شیخ الائمہ والمحد ثین مفتی ضیاء الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ المرادی لکھتے ہیں کہ قاہرہ میں میرا گھر ان کے گھر کے اوپر تھا۔ میں نے دس سال میں سے کسی بھی رات ان کا چراغ گل نہیں دیکھا۔ جب بھی میں بیدار ہوا انہیں علم میں مشغول پایا' کھانے کے دوران بھی علم میں مشغولیت رہتی۔ میں نے ان جیسا محنتی نہ دیکھا نہ سنا۔ اپنے مدرسہ سے صرف نماز جمعہ کے لئے نکلتے کسی خوشی غمی میں شرکت نہ کرتے بلکہ ان کا جوان بیٹا فوت ہو گیا تو بھی فقط مدرسہ کے دروازے پہ جا کر رخصت کر دیا اور فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں'' بیٹے کا نام تھا محمد جو کہ فاضل' محدث ذہین وفطین اور حافظ الحدیث تھا۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ)

☆ حافظ عبدالغنی مقدسی (المتوفی ۶۰۰ھ) کی سوانح تذکرۃ الحفاظ میں ہے کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہ کرتے تھے' آپ کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن اور بسا اوقات حدیث کا درس دیتے پھر وضو کرتے اور ظہر سے پہلے تک سورۃ فاتحہ اور معوذتین کے ساتھ تین سو رکعت نماز ادا کرتے' پھر تھوڑا سو کر نماز ظہر ادا کرتے' ازاں بعد مغرب تک سماعت حدیث اور تالیف میں مشغول رہتے' روزہ ہوتا تو افطاری کرتے اور بعد العشاء آدھی رات یا اس سے کم حصہ سو جاتے۔ پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے جو قریب الفجر تک جاری رہتی۔ بسا اوقات سات مرتبہ یا اس سے بھی زائد بار وضو کرتے اور فرماتے: ''نماز میرے دل کو خوش رکھتی ہے جب تک میرے اعضاء تروتازہ رہتے ہیں''۔ پھر نماز فجر سے پہلے تھوڑا سا سو لیتے۔ اس کے باوجود آپ نے

Marfat.com

چالیس کتابوں سے زائد کتب لکھیں جن میں سے ایک نفائس الغوالی بھی ہے۔

کیسی آنکھ ہے نیند سے بھرتی ہی نہیں

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ' مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

بھجة النفوس میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص ملنے کے لئے آیا' وہ ظہر کی نماز میں مشغول تھے' وہ شخص انتظار میں بیٹھ گیا' جب نماز سے فارغ ہو گئے تو نوافل میں مشغول ہو گئے اور عصر تک نوافل پڑھتے رہے' یہ شخص انتظار میں بیٹھا رہا۔ وہ نوافل سے فارغ ہوئے تو عصر کی نماز شروع کر دی اور اس سے فارغ ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے اور مغرب تک مشغول رہے اور پھر مغرب کی نماز پڑھی اور نوافل شروع کر دیئے' عشاء تک اس میں مشغول رہے۔ یہ بے چارہ انتظار میں بیٹھا رہا' عشاء کی نماز پڑھ کر پھر نوافل کی نیت باندھ لی اور صبح تک اس میں مشغول رہے' پھر صبح کی نماز پڑھی اور ذکر شروع کر دیا اور اوراد و وظائف پڑھتے رہے' اسی دوران مصلے پر بیٹھے بیٹھے اچانک آنکھ جھپک گئی تو فوراً آنکھوں کو ملتے ہوئے اٹھے' استغفار و توبہ کرنے لگے (جیسے کوئی بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے) اور یہ دعا پڑھی: اعوذ باللہ من عین لا تشبع من النوم (اللہ ہی کی پناہ مانگتا ہوں ایسی آنکھ سے جو نیند سے بھرتی ہی نہیں)

تو نے منصب بھی کوئی پایا تو کیا — گنج و سیم زر بھی ہاتھ آیا تو کیا
قصر عالی شاں بھی بنوایا تو کیا — دبدبہ بھی اپنا دکھلایا تو کیا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

Marfat.com

زہد فی الدنیا کیا ہے اور دنیا کی حقیقت کیا ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: افضل الزهد فی الدنیا ذکر الموت وافضل العبادة التفکر فمن اثقله ذکر الموت وجد قبره روضة من ریاض الجنة (کنز ج ۵ ص ۵۴۴) دنیا میں بہترین زہد موت کی یاد ہے اور بہترین عبادت تفکر ہے، جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے وہ اپنی قبر جنت کا باغ پائے گا۔

؎ عیش دنیا ہے سامنے تب تک　　موت کا سامنا نہیں ہوتا ہے

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے شیخ احمد حواری کا دنیا کی حقیقت کے بارے میں قول نقل فرمایا ہے:

دنیا کوڑے کرکٹ اور غلاظت سے اٹے ہوئے ایک ایسے ڈھیر کی مانند ہے جہاں کتے جمع ہو جایا کرتے ہیں اور وہ شخص کتوں سے بھی بدتر ہے جو دنیا کے اس کوڑے کرکٹ پر گرا رہے۔ کیونکہ کتا اگرچہ غلاظت کے ڈھیر پر گرتا ضرور ہے لیکن جب اپنی حاجت پوری کر چکتا ہے اور سیر ہو لیتا ہے تو اسے چھوڑ بھی دیتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے لیکن دنیا کو دوست رکھنے والا دنیا کے اس ڈھیر کو جمع کیے جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کا نام تک نہیں لیتا لہٰذا ظاہر ہے کہ وہ کتے سے بھی بدتر ہے کیونکہ کتا تو پھر بھی غلاظت کے ڈھیر سے پیٹ بھر کر اس سے الگ ہو جاتا ہے لیکن دنیا کے لالچ میں مبتلا ہونے والے مسلسل اس ڈھیر (دنیا) کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں اور اسے جمع کرنے کے شوق میں وہیں پڑے رہتے ہیں۔

(کشف المحجوب مترجم یزدانی صاحب صفحہ ۱۰۳)

بہت دلکش نہایت ہی حسیں ہے صورتِ دنیا
فساد و قتل و خوں ظلم و ستم ہے سیرتِ دنیا

Marfat.com

نہ ملتا گھونٹ اک پانی کا اس دُنیا میں کافر کو
خدا کے ہاں جو ہوتی کچھ بھی قدر و قیمتِ دنیا

زندگی اور موت کو کیوں پیدا کیا گیا؟

حیات وممات کی تخلیق کے مقصد کو قرآن مجید کی سورۃ ملک کی دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔ وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے لحاظ سے تم میں سے کون بہتر ہے؟

یہاں اللہ تعالیٰ نے موت کا ذکر پہلے کیا اور زندگی کا بعد میں حالانکہ دیکھنے میں زندگی پہلے اور موت بعد میں ہے تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ زندگی دراصل وہی ہے جو موت کو پیش نظر رکھ کر گزاری جائے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اس سے مراد دنیا میں موت کو اور آخرت میں حیات کو پیدا فرمانا ہے اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس سے مراد حیات فی الدنیا ہے تو موت پھر بھی مقدم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت کو پہلے پیدا فرمایا ہے''۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وکنتم امواتا فاحیاکم ...... (البقرہ)

حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن عمر کو اس طرح نصیحت فرمائی۔

خذ من صحتك لسقمك ومن شبابك بهرمك ومن فراغك لشغلك ومن حياتك لموتك لاتدری ما اسمك غدا۔ اپنی صحت کی حالت میں بیماری کے لئے، اپنی جوانی کی حالت میں بڑھاپے کے لئے، اپنی فراغت کے لحات سے مصروفیت کے لئے اور اپنی زندگی سے موت کے لئے ذخیرہ کر لے تو نہیں جانتا کل تیرا نام کیا ہوگا۔ (زندہ یا مردہ)

؎ تو برائے بندگی ہے یاد رکھ — بہر سر افگندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ — چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دنیا کی حقیقت اور آخرت کی تیاری کے بارے میں دو خط

کتب رجل الی اخ له اما بعد فان الدنیا حلم والاخرة یقظة والمتوسط بینهما الموت ونحن فی اضغاث احلام. والسلام۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۵۵)

ایک شخص نے اپنے بھائی کو لکھا بیشک دنیا ایک خواب ہے اور آخرت بیداری اور ان دونوں کے درمیان موت ہے اور ہم پریشان خوابوں میں مبتلا ہیں۔ والسلام

سن لے: عاجز نہیں اس گلشنِ عالم کی حقیقت
انساں کے لئے خوابِ پریشاں سے زیادہ

وکتب اخر الی اخ له ان الحزن علی الدنیا طویل والموت من الانسان قریب وللنقص فی کل یوم منه نصیب وللبلاء فی جسمه دبیب فبادر قبل ان تنادی بالرحیل. والسلام

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۵۵)

ایک اور شخص نے اپنے بھائی کو لکھا کہ دنیا پر غم کرنا بہت طویل ہے (یعنی دنیا کی نعمتوں کے حصول کی فکر یا ان کے چھن جانے کا غم ایک نہ ختم ہونے والا رنج ہے) اور موت انسان سے قریب ہے (اور زندگی سے) ہر روز کچھ نہ کچھ کم ہو رہا ہے اور جسم میں بلا (بیماری) ٹہل رہی ہے (یعنی اس پر تسلط کے لئے پر تول رہی ہے) اس سے پہلے کہ کوچ کا نقارہ بج جائے سفر آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے۔

Marfat.com

حیف چھاتا جارہا ہے رہ گزاروں پر دھواں
ہائے ڈھلتا جا رہا ہے آفتاب زندگی

مرنے کے بعد نیک و بد دونوں نادم ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مامن احد یموت الاندم۔ ہر شخص مرنے کے بعد نادم ہوگا۔ عرض کیا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: ان کان محسنا ندم ان لایکون از دادوان کان میسئا ندم ان لایکون نزع۔ اگر نیکوکار ہے تو اس بات پہ ندامت ہوگی کہ کاش میں زیادہ نیکیاں کمالیتا اور اگر برا ہے تو اس بات پر کہ کاش میں برائیاں نہ کرتا۔ (ترمذی)

رہ عشرت میں جس نے زندگی اپنی لٹا ڈالی
ملے گا ہاتھ محشر میں ندامت سے تحسر سے

موت کے فرشتے

قرآن مجید میں جان نکالنے کی نسبت اللہ کی طرف عزرائیل علیہ السلام کی طرف اور دیگر فرشتوں کی طرف بھی کی گئی ہے۔ تینوں مقامات ملاحظہ ہوں۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا (۳۹/۴۲) قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم (۳۲/۱۱) ان الذین تو فاھم الملائکۃ ظالمی انفسھم (۲۸/۶۱) ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ اللہ حکم دیتا ہے عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں اور باقی فرشتے معاون ہوتے ہیں۔ تفسیر روح المعانی میں ہے روح فقط عزرائیل قبض کرتے ہیں البتہ چھ فرشتے ان کے معاون ہوتے ہیں ان میں سے تین فرشتے مومن کی روح کو قبض ہونے کے بعد اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں، تعظیم و تکریم سے اس کو ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر علیین میں پہنچا دیتے ہیں اور دوسرے تین فرشتے کفار کی روحوں کو ایک ٹاٹ نما کپڑے میں لپیٹ کر سجین میں پہنچا دیتے ہیں۔

Marfat.com

ایک روایت میں یہی کچھ بیان ہوا ہے۔ ان اعوانه ينتزعون الارواح من سائر الجسد حتى اذا بلغت الحلقوم تناولها ملك الموت۔ عزرائیل علیہ السلام کے مددگار فرشتے ارواح کو کھینچتے ہیں جسموں سے اور جب روحیں حلق تک پہنچتی ہیں تو پھر عزرائیل علیہ السلام نکال لیتے ہیں۔

ملک الموت کا روح قبض کرنا

قبض عزرائیل کر سکتا نہیں مچھر کی روح
ہو نہ جب تک اس کو حاصل حکم رب دو جہاں

ابن کثیر نے ایک طویل حدیث ابن ابی حاتم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ عزرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: والله يا محمد (صلى الله عليه وسلم) لواني ان اقبض روح بعوضة ماقدرت على ذلك حتى يكون الله هو الامر بقبضها۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں ایک مچھر کی جان بھی اپنے ارادے سے نکالنا چاہوں تو نہیں نکال سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔

جس انسان کے ہاتھ میں نہ اس کی زندگی ہے نہ موت نہ وہ اپنی مرضی سے دنیا میں آیا نہ اپنی مرضی سے رہا۔ یہی حال فرشتوں کا ہے کہ لايعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون (التحریم) وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے' وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ہوتا ہے۔

قیصر اور اسکندروجم چل بسے زال اور سہراب و رستم چل بسے
کیسے کیسے شیر و ضیغم چل بسے سب دکھا کر اپنا دم خم چل بسے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

Marfat.com

ملک الموت کا اہل ایمان کے ساتھ شفقت ومحبت کا معاملہ

☆ شرح الصدور میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب موت کا فرشتہ خدا کے نیک بندے کے پاس جاتا ہے تو پہلے اس کو ان الفاظ سے سلام کہتا ہے:

السلام علیك یا ولی اللہ۔ اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام ہو۔ پھر کہتا ہے قم فاخرج من دارك التی خربتھا الی دارك التی عمر تھا۔ اٹھ اس گھر سے نکل جس کو تو نے (خواہشات نفس کی قربانی دے کر) خراب کیا (اور تجھے اس جہاں مین کوئی راحت نہ ملی) اور اس گھر کی طرف چل جس کو تو نے (دنیا میں عبادت و ریاضت کر کے اور دین کی خاطر تکلیف پر صبر کر کے) آباد کیا ہے۔

لیتی ہے آنکھ لطف جمال و کمال دوست
نیرنگ فصلِ گل سے بھی جور خزاں سے بھی

عزرائیل علیہ السلام کے علم کی وسعت

تفسیر روح المعانی میں حضرت جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس شخص کے سر کے قریب ملک الموت نے عرض کیا: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو کہ میں ہر مومن کا رفیق ہوں۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ جان لیں کہ میں جب بھی کسی انسان کی روح قبض کرتا ہوں تو اس کے اہل وعیال روتے چلاتے ہیں تو میں اس گھر کے ایک کنارے پر کھڑا ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی گناہ نہیں، میں نے تو یہاں بار بار لوٹ کر آنا ہے تم ڈر کر رہو (یعنی موت کی تلخیوں کی فکر کر کے نیک اعمال کو شعار بنالو) ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق بھی ہو خواہ گھر پختہ ہو یا کچا یا خیمہ کی شکل میں، خواہ خشکی میں ہو یا تری میں، ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ ان میں

Marfat.com

غور وفکر کرتا ہوں۔ حتی انی لاعرف بصغیر هم وکبیر هم منهم بانفسهم۔ یہاں تک کہ میں ان کے ہر چھوٹے بڑے کو ان کی ذوات سے پہچانتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی اے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں تو تب روح قبض کرتا ہوں جب مجھے اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے۔

محبوبِ خدا کے علم کی وسعتیں

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام کو تمام مخلوق کی ذوات کا علم ہے' تو پھر یقیناً حضور علیہ السلام کا علم اس سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ جمیع انبیاء کرام علیہم السلام جمع ملائکہ سے افضل ہیں اور ہمارے نبی علیہ السلام تو پھر سید الانبیاء علیہ وعلیہم السلام ہیں پھر اس پہ ایک حدیث بھی ملاحظہ ہو۔

"عن عبداللّٰه بن عمرو قال خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال اتدرون ماهذان؟ قلنا لا یارسول اللّٰه الا ان تخبرنا. فقال للذی فی یده الیمنی هذا کتاب من رب العلمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم و قبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلایزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا ثم قال للذی فی شماله هذا کتاب من رب العلمین فیه اسماء اهل النار واسماء آبائهم و قبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلایزاد فیهم ولا ینقص منهم"

(مشکوۃ باب ایمان بالقدر)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کتابیں کون سی ہیں؟ ہم نے

Marfat.com

عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! ہمیں تو وہی علم ہوتا ہے جو آپ خبر دیتے ہیں۔ جو آپ کے دائیں ہاتھ مبارک میں کتاب تھی اس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: یہ رب العلمین کی طرف سے کتاب ہے جس میں تمام اہل جنت اور ان کے آباؤ اجداد کے نام ہیں اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر ان کے آخر میں ان کا مکمل میزان پیش کر دیا گیا ہے تو اس میں کبھی نہ کوئی زیادتی کی جائے گی اور نہ کمی۔ پھر آپ نے دوسری کتاب کے متعلق جو آپ کے بائیں ہاتھ مبارک میں تھی ارشاد فرمایا: یہ رب العلمین کی طرف سے کتاب ہے جس میں دوزخیوں کے نام اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر اس کے آخر میں تمام کا مکمل میزان پیش کر دیا گیا ہے اس میں کوئی زیادتی و کمی نہیں ہوگی۔

حدیث پاک کا مفہوم

حدیث پاک میں کمی بیشی کے نہ ہونے کا جو ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ماضی' حال' استقبال کا کوئی فرق نہیں' سب حال ہی حال ہے اس لئے جس شخص نے ایمان لانا ہے یا کفر میں رہنا ہے یا العیاذ باللہ مرتد ہونا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

دوسری بات جو حدیث میں ذکر کی گئی ہے کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں کتابیں تھیں' وہ کتابیں کیسی تھیں؟ ان کے متعلق یہ بحث کی گئی ہے کہ واقعتاً وہ کتابیں تھیں جو محسوس ہو رہی تھیں جن میں یہ تذکرہ تھا اور آپ کو ہی ان کا علم عطا فرمانا مقصود تھا جب آپ کو علم عطا فرما دیا گیا تو پھر وہ کتابیں واپس لوٹا دی گئیں یا اس کا مقصد یہ ہو کہ آپ کو ان کے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے ناموں کا علم عطا کر دیا گیا ہے' اس طرح کہ جیسے کسی چیز کا علم کتابوں میں ہوتا ہے' چونکہ جنتیوں کے نامہ ہائے اعمال

Marfat.com

ان کے دائیں ہاتھ میں ہوتے ہیں اور دوزخیوں کے بائیں ہاتھ میں اور یوم میثاق کو بھی آدم علیہ السلام کے سامنے جب آپ کی تمام اولاد کو پیش کیا گیا تو جنتی دائیں طرف تھے اور دوزخی بائیں طرف' اسی طرح آپ نے بھی یہ فرمایا ہو کہ وہ علم گویا کہ ایک کتاب میں موجود ہونے کی صورت میں جو میرے دائیں ہاتھ میں ہے اس میں تمام جنتیوں کا تذکرہ ہے اور دوسرے ہاتھ میں جو کتاب ہے اس میں دوزخیوں کا ذکر ہے اگرچہ وہ کتابیں تمہیں نہیں نظر آ رہی ہیں لیکن مجھے نظر آ رہی ہیں اس طرح ان کتابوں کا وجود حسی نہیں ہوگا عقلی ہوگا۔

لیکن زیادہ تر محدثین کی رائے میں پہلا قول زیادہ معتبر ہے کیونکہ ان کی طرف ''ہذان'' سے اشارہ کیا گیا ہے اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کا حقیقی معنی یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز ظاہراً محسوس ہو۔ واللہ اعلم بالصواب (موت کا منظر مع احوال حشر ونشر)

حضور علیہ السلام تو یہ بھی جانتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو سب کے بعد آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں باز پرس کرو۔

فيقال له عملت يوم كذا و كذا كذا وكذا وعملت يوم كذا وكذا كذا وكذا فيقول نعم لا يستطيع ان ينكر وهو مشفق من كبار ذنوبه ان تعرض عليه فيقال له ان لك مكان كل سيئة حسنة فيقول يارب قدعملت اشياء لا اراها ههنا قال فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه (تفسیر الخازن جلد ۳ صفحہ ۳۸۰)

چنانچہ اس سے سوال کیا جائے گا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا تھا فلاں دن فلاں گناہ کیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں (کیا تھا) کسی ایک گناہ کا بھی انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے بڑے گناہ یاد کر کے ڈرے گا کہ وہ مجھ پر پیش نہ کئے جائیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا تیرے ہر گناہ کے بدلے ہم نے تجھے ایک نیکی دی۔ یہ سن کر وہ اس قدر خوش ہوگا کہ کہہ اٹھے گا' اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی ایسے بہت سے اعمال (گناہ) کیے ہیں جنہیں یہاں نہیں پا رہا۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں دیکھی جانے لگیں۔

؎ مگر بے خبر' بے خبر جانتے ہیں

فرشتوں کا جہان

فرشتوں کی مختلف اقسام ہیں اور ان کی مختلف صفات ہیں۔ ذیل میں ملائکہ کی چند قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

جن فرشتوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ ان میں سے ایک عرش کے اٹھانے والے دوسرے عرش اعظم کے گرد گھومنے والے۔ تیسرے جلیل القدر ملائکہ جیسے حضرت جبرائیل' حضرت میکائیل' حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام۔ چوتھے جنت کے فرشتے' پانچویں جہنم کے جن کے سردار کا نام ''مالک'' ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے فرشتوں کا نام ''زبانیہ'' ہے۔ چھٹے وہ فرشتے جو انسانوں کی حفاظت کے لئے مقرر کیے گئے ہیں۔ ساتویں نامہ ہائے اعمال لکھنے والے فرشتے جنہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ آٹھویں وہ فرشتے جن کے سپرد دنیا کے انتظامات ہیں۔ پھر ان انتظامات کرنے والوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض پانی برسانے والے' بعض رحم (بچہ دانی) میں بچہ بنانے والے' بعض مصیبت کے وقت انسانوں کی مدد کرنے والے

وغیرہ وغیرہ۔

اسی جگہ صاحب تفسیر کبیر نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی جنگل میں پھنس جائے تو اس طرح آواز دے "اعینونی عباداللّٰہ یرحمکم اللّٰہ" یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے بندے یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس مصیبت سے نجات دیتے ہیں۔ اسی طرح حصن حصین میں بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں کا پکارنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

فرشتوں کے بارے میں حضور علیہ السلام کے ارشادات

فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وما یعلم جنود ربك الاھو۔ تیرے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اس بارے میں حضور علیہ السلام کے چند ارشادات مع مراقبۂ موت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

> خلقت الملئکة من نور و خلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لکم۔
>
> فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا۔ جنات کو شعلہ زن آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کی صفت اللہ عزوجل نے تمہیں بیان فرمائی ہے (یعنی خاک سے)

(مسلم شریف، مسند احمد بن حنبل ج ۶، ص ۱۵۳)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

ان فی الجنة لنهرا مایدخله جبریل من دخلة فیخرج فینتقض الاخلق الله من کل قطرة تقطر منه ملکا۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴، ص ۲۳۹)

جنت میں ایک نہر ہے، جبریل علیہ السلام جتنی مرتبہ بھی اس نہر میں داخل ہو کر نکلتے ہیں اور اپنے بدن کو جھاڑتے ہیں تو ان کے جسم سے گرنے والے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام

بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں اور میری امت کا (درودو) سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(نسائی شریف، ج ۱، ص ۳۹۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الا اخبر کم بافضل الملئكة جبریل

میں تم کو نہ بتلاؤں کہ سب فرشتوں سے افضل حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ (۱) مجمع الزوائد جلد ۳، صفحہ ۱۴۰ (۲) درمنثور جلد ۱، صفحہ ۹۲)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اطت السماء و حق لها ان تئط ما منها موضع اربع اصابع الاوعلیه ملك واضع جبهته

آسمان چرچراتا ہے اور اسے حق ہے کہ چرچرائے اس میں چار انگل کے

Marfat.com

برابر جگہ بھی ایسی نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے موجود ہے (یعنی سجدے میں ہے)

(۱) ترمذی شریف جلد۲ صفحہ ۹۵ (۲) ابن ماجہ شریف جلد۲ صفحہ ۵۵۷ (۳) مسند امام احمد بن حنبل جلد۵ صفحہ ۱۷۳

جبریل علیہ السلام کی نرمی اور میکائیل علیہ السلام کی سختی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:

ان في السماء ملكين احدهما يا مربا لشدة والاخر يامر باللين وكل مصيب جبريل و ميكائيل و نبيان احدهما يا مرباللين والاخريا مر بالشدة و كل مصيب وذكر ابراهيم ونوحا ولي صاحبان احدهما يا مر باللين والاخر بالشدة وكل مصيب و ذكر ابابكر و عمر.

آسمان میں دو فرشتے ہیں جن میں سے ایک سختی کا معاملہ کرتا ہے اور دوسرا نرمی کا اور دونوں حق پر ہیں۔ ایک جبرائیل (علیہ السلام) ہیں دوسرے میکائیل (علیہ السلام) ہیں اور دو نبی ہیں جن میں سے ایک نرمی کا معاملہ فرماتے ہیں دوسرے سختی کا اور دونوں حق پر ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت نوح (علیہ السلام) کا ذکر فرمایا اور میرے بھی دو دوست ہیں۔ ان میں سے ایک نرمی کا معاملہ کرتا ہے اور دوسرا سختی کا اور یہ دونوں بھی حق پر ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا۔ (۱) مجمع الزوائد جلد۹ صفحہ ۵۱ (۲) درمنثور جلد۱ صفحہ ۹۴

آخرت کی سختی دنیا کی سختیوں کی طرح نہیں ہے کہ آسانی سے سہی جا سکے اور پرواہ کیے بغیر زندگی گزار دی جائے۔ بے شک اس دنیا کے

Marfat.com

؎ سخت سخت امراض کو تو سہہ گیا چارہ گر گو سخت جاں بھی کہہ گیا
کیا ہوا کچھ دن جو زندہ رہ گیا اک جہاں سیل فنا میں بہہ گیا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آسودہ حالی کیونکر ہو؟

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

کیف انعم وصاحب الصور قد التقم القرن وحق جبهته واصغی سمعه ینتظر متی یومر به فینفخ قالوا فما نقول یارسول الله ؟ قال قولوا حسبنا الله ونعم الوکیل علی الله توکلنا۔

میں کس طرح آسودہ حال ہو جاؤں جبکہ صور (پھونکنے) والے (فرشتے) نے سینگ کو منہ میں لیا ہوا ہے اور اپنے ماتھے پر بل ڈال دیا ہے اور اپنے کان متوجہ کر دیے ہیں اور انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا جاتا ہے تاکہ وہ صور پھونکے تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہی بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

(ترمذی ج ۲، ص ۱۳۹، ابن ماجہ ج ۲، ص ۵۸۰)

؎ بزم عالم میں فنا کا دور ہے جائے عبرت ہے مقام غور ہے
تو ہے غافل یہ تیرا کیا طور ہے بس کوئی دن زندگانی اور ہے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

Marfat.com

عزرائیل علیہ السلام کی ہر گھر والوں کو روزانہ تنبیہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لورایتم الاجل ومسیرہ لابغضتم الامل و غرورہ وما من اھل بیت الا وملک الموت یتعاھدھم فی کل یوم مرتین فمن وجدہ قدانقضی اجلہ قبض روحہ فاذا بکی اھلہ وجزعوا قال لم تبکون ولم تجزعون فواللّٰہ مانقصت لکم عمرا ولاحبست لکم رزقا مالی ذنب وان لی فیکم لعودۃ ثم عودۃ حتی لا ابقی منکم احدا۔

(اے مسلمانو!) اگر تم موت اور اس کا فیصلہ جان لو تو امید اور اس کے دھوکہ سے نفرت کرو کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں مگر ہر روز ملک الموت ان کو تنبیہ کرتا ہے۔ جب کسی کی عمر پوری دیکھتا ہے تو اس کی روح قبض کر لیتا ہے پھر جب اس کے رشتہ دار روتے ہیں تو وہ کہتا ہے تم کیوں روتے ہو؟ اللہ عزوجل کی قسم! نہ تو میں نے تمہاری عمر سے کچھ کم کیا ہے نہ تمہارے رزق سے میرا کوئی قصور نہیں ہے میں نے تم میں لوٹنا ہے پھر لوٹنا ہے پھر لوٹنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔

(کنز العمال شریف)

ے زور یہ تیرا نہ بل کام آئے گا ۔۔۔ اور نہ یہ طول امل کام آئیگا
کچھ نہ ہنگام اجل کام آئے گا ۔۔۔ ہاں مگر اچھا عمل کام آئے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

Marfat.com

عزرائیل علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

ان ملك الموت كان ياتي الناس عيانا فاتي موسى فلطمه ففقا عينه فاتي ربه فقال يارب عبدك موسى فقا عيني ولولا كرامته عليك لشققت عليه قال له اذهب الى عبدي فقل له فليضع يده على جلد ثور فله بكل شعرة وارت يده سنة فاتاه فقال مابعد هذا؟ قال الموت قال فالان فشمه شمة نقبض روحه ورد الله عليه عينه فكان بعد ياتي الناس في خفية.

ملک الموت لوگوں کے پاس کھلم کھلا (روح قبض کرنے) آجاتے تھے (اسی طرح) وہ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس بھی آگئے تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے انہیں تھپڑ رسید کر دیا جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی تو وہ اپنے رب عزوجل کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے رب عزوجل! تیرے بندے موسیٰ (علیہ السلام) نے میری آنکھ پھوڑ دی (یااللہ عزوجل) اگر وہ تیرے نزدیک صاحب اکرام نہ ہوتے تو میں بھی بدلہ چکا دیتا۔ (اللہ عزوجل نے) حکم فرمایا تو میرے بندے کے پاس جا اور اسے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کے چمڑے پر رکھ دے جتنے بالوں کو اس کا ہاتھ چھپا لے گا اتنے سال اس کو موت نہیں آئے گی تو وہ (فرشتہ) آیا (اور وہ سب کچھ عرض کر دیا) تو انہوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ عرض کیا گیا: اس کے بعد موت ہوگی۔ موسیٰ (علیہ السلام)

Marfat.com

نے فرمایا: پھر تم ابھی روح قبض کر لو عزرائیل علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو خوشبو سنگھائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کر لی اور اللہ عزوجل نے عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ بھی درست کر دی۔ بس اس واقعہ کے بعد وہ لوگوں کے پاس چھپ کر (روح قبض کرنے کے لئے) آتا ہے۔

(۱) مستدرک حاکم جلد۲ صفحہ ۵۷۸ (۲) تاریخ کبیر امام بخاری جلد۱ صفحہ ۴۴۴)

کیسے کیسے گھر اجاڑے موت نے　　کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے
پیل تن کیا کیا پچھاڑے موت نے　　سرو قد قبروں میں گاڑے موت نے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کچھ زیرِ نظر کتاب کے بارے میں

زیرِ نظر کتاب جو کہ ایک عزیزہ نے بڑی محنت سے ترتیب دی ہے اور ''بقولھا'' فتاویٰ کی تقریباً تیس کتب سے تجہیز و تکفین اور سوگ وعدت کے نہایت ہی ضروری اور اہم مسائل کا مجموعہ تیار کیا ہے۔ چونکہ عموماً ان مسائل کو بیان نہیں کیا جاتا' اس لیے ایسے مواقع پر عوام الناس کو بعض اوقات بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بالخصوص خواتین کو عدت میں جن مسائل کی ضرورت پڑتی ہے اور بسا اوقات وہ کسی سے پوچھنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں۔ الحمد للہ! ان کی دیرینہ ضرورت کو یہ کتاب پورا کر رہی ہے۔

تکمیل موضوع کے لئے بہارِ شریعت سے کتاب الجنائز کا کچھ حصہ لکھا جا رہا ہے تا کہ کتاب الجنائز کی پوری بحث خلاصۃً اس رسالے میں آ جائے۔

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں اگر چہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض مہلک سمجھنا چاہیے بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع آنچہ از دوست میرسد نیکوست

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر واستقلال سے کام لیں اور جزع وفزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بیجا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں یہ تو بالکل ہی خَسِرَ الدُّنیَا وَ الْاٰخِرَۃَ (۲۲:۱۱) کے مصداق بن جاتے ہیں اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

حدیث 1 ...... 2 ...... صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابو ہریرہ وابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف وہم وحزن واذیت وغم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث 3...... صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں' مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سیئات کو گرا دیتا ہے۔ جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

حدیث 4...... 5...... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لئے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث 6...... صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

حدیث 7...... ترمذی شریف میں ہے امیہ نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا

''اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ'' (۲:۲۸۴)

''اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا''۔ (کنزالایمان)

اور ''مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ'' (۴:۱۲۳)

''جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا''۔ (کنزالایمان)

(کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا) صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور نے فرمایا اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی

Marfat.com

آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو کر نکلتا ہے)

حدیث 8...... ترمذی میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ بندہ کو کوئی تکلیف کم وبیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی:

''وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ''
(۳۰:۴۲)

''اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔'' (کنز الایمان)

حدیث 9...... 10...... شرح سنت میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لئے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دوں اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا اور رحم فرماتا ہے۔

یث 11...... ترمذی بافادۂ تصحیح وتحسین وابن ماجہ ودارمی سعد رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ

Marfat.com

نہ رہا۔

حدیث 12 ...... ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناخوشی' اور دوسری روایت ترمذی کی انہیں سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔

حدیث 13 ...... امام مالک و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔

حدیث 14 ...... احمد و ابوداؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کے لئے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے علم الٰہی میں ہے۔

حدیث 15 ...... ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

حدیث 16 ...... ابوداؤد عامر الرام رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اسکی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! بیماری کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہوا

Marfat.com

فرمایا ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔

حدیث 17...... امام احمد شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا میں میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا اس کے لئے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

عیادت کے فضائل

حدیث 1...... بخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا مریض کے پوچھنے کو جانا' جنازے کے ساتھ جانا' دعوت قبول کرنا' چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (جب الحمدللہ کہے)۔

حدیث 2...... صحیحین میں ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور نے حکم فرمایا (یہ پانچ باتیں ذکر کر کے فرمایا) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا' مظلوم کی مدد کرنا

حدیث 3...... بخاری ومسلم ثوبان رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

حدیث 4...... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار

Marfat.com

ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا۔ اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔

حدیث 5...... صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے (لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی'' کہ کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

حدیث 6...... ابوداؤد و ترمذی امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

حدیث 7...... ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔

حدیث 8...... ترمذی بافادۂ تحسین و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے''تو اچھا

Marfat.com

ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا۔"

حدیث 9......ابن ماجہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔

حدیث 10......بیہقی نے سعید بن المسیب سے مرسلا روایت کی کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے اور اسی کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث 11......ترمذی وابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کرے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حدیث 12......ابن حبان اپنی صحیح میں انہی سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا مریض کی عیادت کرے' جنازہ میں حاضر ہو' روزہ رکھے' جمعہ کو جائے' غلام آزاد کرے۔

حدیث 13......14......احمد وطبرانی وابو یعلی وابن خزیمہ وابن حبان معاذ بن جبل اور ابو داؤد ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں ہیں کہ جوان میں سے ایک بھی کرے اللہ عزوجل کے ضمان میں آ جائے گا مریض کی عیادت کرے یا جنازہ کے ساتھ جائے یا غزوہ کو جائے یا امام کے پاس اس کی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے جائے یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔

حدیث 15......ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تم میں کون روزہ دار ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں۔ فرمایا آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کی میں نے' فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں۔ فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی۔ عرض کی میں نے فرمایا یہ خصلتیں کسی میں

Marfat.com

کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث 16 ...... ابوداؤد و ترمذی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے ''اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ'' (۴۰) اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔

موت آنے کا بیان

دنیا گزشتی وگزاشتنی ہے آخر ایک دن موت آنی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی تیاری چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی اس طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کی بیخ کنی کرتی ہے حدیث میں ارشاد فرمایا ''اَکْثِرُوْا ذِکْرَھَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (۴۱)'' مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھے۔ اس کی رحمت کا امیدوار رہے حدیث میں فرمایا کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو کہ ارشاد الٰہی ہے۔ ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ'' میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے

ساتھ پیش آتا ہوں۔

ایک جوان کے پاس تشریف لئے گئے اور وہ قریب الموت تھا فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی یارسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر۔ فرمایا یہ دونوں خوف ورجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے اللہ اسے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے جس کو اللہ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا ''اِنَّمَا الْعِبْرَۃُ بِالْخَوَاتِیْمِ'' اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔ ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃِ'' ارشاد فرماتے ہیں۔ ﷺ جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

مسائل فقہیہ

مسئلہ 1...... جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت میں ہے چھوڑ دیں۔

(دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ 2...... جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ 3...... جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ" ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ 4...... تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو۔ ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورہ یٰسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب مثلاً لوبان یا اگر بتیاں سلگا دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ 5...... موت کے وقت حیض ونفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں (عالمگیری) مگر جس کا حیض ونفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جب کو آنا نہ چاہیے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں۔ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں نزع میں سختی دیکھیں تو سورہ یٰسین وسورہ رعد پڑھیں۔ (شامی)

مسئلہ 6...... جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ 7...... آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

(۴۲) بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَہِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَآئِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔ (دُرِّمختار)

مسئلہ 8...... اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے (عالمگیری) مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔ (دُرِّمختار)

مسئلہ 9...... میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔ (عالمگیری)

مسئلہ 10...... مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایسی شدت کی حالت (دُرِّ مختار) میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ 11...... اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دَین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں کہ حدیث میں ہے میت اپنے دَین میں مقید ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دَین نہ ادا کیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ 12...... میت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں۔ (ردّ المحتار وغیرہ)

مسئلہ 13...... غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی۔ (جوہرہ، دُرِّ مختار)

مسئلہ 14...... پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لئے دعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ 15...... بازار و شارع عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لئے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔ (جوہرہ نیرہ، ردّ المحتار)

مسئلہ 16...... ناگہانی موت سے مرا تو جب تک موت کا یقین نہ ہو تجہیز و تکفین ملتوی رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ 17...... عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں

Marfat.com

جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

مسئلہ **18**...... اگر اس نے قصداً کسی کا مال نگل لیا اور مر گیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے گا اور بلا قصد ہے تو چیرا نہ جائے۔ (دُرِّ مختار، ردالمحتار)

مسئلہ **19**...... حاملہ عورت مر گئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ مذکورہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسلامی بہنوں کو اس کتابچہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

دعا گو و طالب دعا

غلام حسن قادری

حزب الاحناف، لاہور

۲۰ مئی ۲۰۱۳ء

Marfat.com

میت کو غسل دینے کے فضائل

۱- امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے میت کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو لگائی اور اسے کاندھا دیا اور اس پر نماز پڑھی اور اس کا کوئی راز ظاہر نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا''۔
(ابن ماجہ' کتاب الجنائز' ص ۲۰۱' حدیث ۱۴۶۲)

۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
تمام نبیوں کے سردار' سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے میت کو غسل دیا پھر اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو دھو دیگا اور اگر اس نے میت کو کفنایا تو اللہ عزوجل اسے سندس (یعنی نہایت باریک اور نفیس کپڑے) کا لباس پہنائے گا''۔
(طبرانی کبیر' جلد ۸' ص ۲۸۱' حدیث ۸۰۷۸)

۳- حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
خاتم المرسلین' رحمۃ للعالمین' شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''قبروں کی زیارت کیا کرو کہ تمہیں آخرت یاد رہے گی اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ بے جان جسم کو چھونے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور نماز

جنازہ ادا کیا کرو کہ شاید یہ عمل تمہیں غمزدہ کر دے اور غمگین لوگ اللہ عزوجل کی رحمت کے سائے میں ہر بھلائی لوٹ لیتے ہیں"۔

(المستدرک للحاکم' کتاب الجنائز' جلد ا' ص ۷۱۱' حدیث ۱۴۳۵)

میت کو غسل دینے کا شرعی حکم

سوال: میت کو غسل دینے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے۔

فرض کفایہ کی تعریف

فرض کفایہ وہ ہے کہ جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہگار ہوں گے۔ (عالمگیری)

میت کو غسل کون دے؟

سوال: میت کو غسل دینے کے لئے کن لوگوں کو فوقیت دی جائے؟

جواب: بہتر ہے میت کو غسل دینے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو وہ نہ ہو یا پھر نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانتدار پرہیزگار ہو وہ غسل دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ' جلد ا' ص ۱۵۸)

میت کو غسل دینے والا شخص کیسا ہو

سوال: میت کو نہلانے والا شخص کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: میت کو نہلانے والا شخص پرہیزگار اور معتمد (با اعتماد) ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھے مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو

Marfat.com

گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضاء میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں۔ کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

''اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو''۔

(الجوہرۃ النیرۃ' ص ۱۳۱)' (ابی داؤد' حدیث ۴۹۰۰)

ناپاک عورت کا میت کو غسل دینا

سوال: کیا جنبی شخص یا حیض والی عورت میت کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: نہلانے والے کو پاک ہونا چاہیے۔ جنبی یا حیض والی عورت نے اگر غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ' ص ۱۵۹' جلد ۱)

بے وضو شخص کا میت کو غسل دینا

سوال: کیا بے وضو شخص میت کو نہلا سکتا ہے؟

جواب: نہلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ باطہارت ہو اگر بے وضو شخص نے غسل دیا تو بھی جائز ہے اس میں کوئی کراہت بھی نہیں مگر بہتر ہے کہ وضو کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ' ص ۱۵۹' جلد ۱)

غسال کا میت کے اعضاء کی طرف دیکھنا

سوال: کیا نہلانے والے کو میت کے اعضاء کی طرف دیکھنا چاہیے؟

جواب: نہلانے والا بلاضرورت میت کے اعضاء کو نہ دیکھے ممکن ہے اس کے بدن میں کوئی ایسا عیب ہو جسے وہ لوگوں سے چھپاتا تھا تو اب بھی ظاہر نہیں ہونا چاہیے ہاں نہلانے والا بقدر ضرورت میت کے اعضاء کی طرف دیکھ سکتا ہے۔ (جوہرہ' ص ۱۳۱)

غسال کا اجرت لینا

سوال: کیا میت کو نہلانے والا اجرت لے سکتا ہے؟

جواب: اگر وہاں اس کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جو میت کو غسل دے سکتے ہیں تو نہلانے والے کو اجرت لینا درست ہے مگر افضل پھر بھی یہی ہے کہ اجرت نہ لے اگر اور نہلانے والا کوئی نہ ہو تو پھر اس کے لئے اجرت لینا جائز نہیں۔

(درمختار، ص ۱۰۷، جلد ۳)

عورت میت کو غسل کون دے؟

سوال: میت اگر عورت ہو تو غسل کون دے؟

جواب: عورت کا انتقال ہوا تو عورت ہی غسل دے اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے پھر تیمم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر ہی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰، جلد ۱) (درمختار، ص ۱۱۰، جلد ۳)

مرد میت کو غسل کون دے؟

سوال: مرد کا انتقال ہوا تو غسل کون دے؟

جواب: مرد کا انتقال ہوا تو اسے مرد غسل دے اور اگر وہاں کوئی مرد نہیں ہے تو اس کی بیوی اسے غسل دے سکتی ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰، جلد ۱)

مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا

سوال: کیا مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل دے سکتے ہیں؟

جواب: مرد کو مرد نہلائے جبکہ عورت کو عورت نہلائے ہاں اگر میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی غسل دے سکتا ہے۔

چھوٹے سے مراد یہ ہے:

Marfat.com

کہ وہ حد شہوت کو نہ پہنچا ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰، جلد ۱)

عورت کن کن لوگوں کو غسل دے؟

سوال: عورت کس کس کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: عورت عورت کو، اپنے شوہر کو اور چھوٹے بچے یا بچی کو غسل دے سکتی ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰، جلد ۱)

عورت کا اپنے خاوند کو غسل دینا

سوال: کیا عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔ مثلاً

شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہوگئی، اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہوگئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہوگئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔ (فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰، جلد ۱)

خاوند کا اپنی بیوی کو غسل دینا

سوال: عورت فوت ہو جائے تو اس کا خاوند اسے غسل دے سکتا ہے؟

جواب: عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے اور نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے میں ممانعت نہیں۔ (درمختار، ص ۱۰۵، جلد ۳)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ:

شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ مونہہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ نہ لگانے کی

Marfat.com

ممانعت ہے۔

سوال: عورت کو خاوند نے طلاق رجعی دی ابھی وہ عدت میں تھی کہ وہ فوت ہو گیا تو کیا یہ غسل دے سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں عورت غسل دے سکتی ہے۔ (درمختار' ص ۱۰۷' جلد ۳)

سوال: عورت کو خاوند نے طلاق بائن دی وہ ابھی عدت میں تھی کہ وہ فوت ہو گیا کیا یہ اسے غسل دے سکتی ہے؟

جواب: نہیں عورت اسے غسل نہیں دے سکتی۔ (درمختار' ص ۱۰۷' جلد ۳)

خنثیٰ مشکل کو غسل کون دے؟

خنثیٰ مشکل یعنی وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں فوت ہو جائے تو اسے غسل کون دے گا؟

جواب: اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ اسے تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے والا اگر اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے اور اس کی کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ' ص ۱۶۰' جلد ۱)

خنثیٰ مشکل کا کسی کو غسل دینا

سوال: خنثیٰ مشکل کسی مرد و عورت کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب: خنثیٰ مشکل اگر چھوٹا ہو تو اسے غسل دیا جائے اور اسے مرد اور عورت دونوں غسل دے سکتے ہیں اسی طرح خنثیٰ مشکل چھوٹا مرد و عورت کی میت کو غسل دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت' حصہ ۴' ص ۸۱۴' جلد ۱)

کافر باپ کا اپنے بیٹے کو غسل دینا

سوال: مسلمان فوت ہو گیا اس کا باپ کافر ہے تو کیا اس کا باپ اسے غسل

Marfat.com

دے سکتا ہے؟

جواب: نہیں! اسے صرف مسلمان غسل دیں اپنے مسلمان بھائی کو کافر کے حوالے نہ کریں۔ (درمختار، ص ۱۰۷، جلد ۳)

سوال: اجنبی مرد اجنبی عورت کو غسل دے دے تو کیا غسل ادا ہو جائے گا؟؟

جواب: اجنبی مرد نے اجنبی عورت کو غسل دیا تو غسل ادا ہو گیا اگرچہ اس کو نہلانا جائز نہیں اور اگر وہاں کوئی عورت موجود نہ ہو جو اسے غسل دے سکے تو اجنبی مرد فقط تیمم کرا سکتا ہے وہ بھی ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے۔

(درمختار، ص ۱۰۵، جلد ۳)

مسلمان عورت کو کافرہ عورت کا غسل دینا

سوال: اگر مسلمان عورت کا انتقال ہوا اور مسلمان عورت موجود نہیں، کافرہ عورت موجود ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اس کافرہ سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے وہ نہلائے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰، جلد ۱)

سوال: بدمذہب و گمراہ کی موت کے وقت کوئی اس کی برائی دیکھے تو کیا اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی بدمذہب مرا اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا کوئی بری عادت ظاہر ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہو گی۔

(فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۵۹، جلد ۱)

سوال: اگر مسلمان سنی (صحیح العقیدہ) کا انتقال ہوا اس کی برائی دیکھے تو کیا بیان کرنا چاہیے؟

جواب: اگر مسلمان صحیح العقیدہ سنی کا انتقال ہوا اگر اس کی برائی دیکھی تو اس کو بیان نہیں کرنا چاہیے۔

کیونکہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اس کی برائیوں سے باز رہو''۔

(ابی داؤد ص۶۰ ۳۶۰ جلد۴ حدیث ۴۹۰۰)(الجوہرہ النیرۃ ص ۱۳۱)

حیض ونفاس والی کو مرنے کی حالت میں دو غسل دینا

سوال: حیض یا نفاس والی عورت فوت ہو جائے یا جنبی شخص فوت ہو جائے تو کیا اسے دو دفعہ غسل دینگے ایک غسل میت کا اور دوسرا حیض ونفاس کا یا جنبیت کا یا اس کے لئے بھی ایک غسل ہے؟

جواب: حیض یا نفاس والی عورت فوت ہو جائے یا جنبی شخص فوت ہو جائے ان کے لئے ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ غسل واجب ہونے کے جتنے بھی اسباب ہوں ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

میت کو دوبار غسل دینا

سوال: میت کو دومرتبہ غسل دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو دوبار غسل دینا ثابت نہیں اس لئے دوبارہ غسل نہیں دیا جائے گا جبکہ ایک مرتبہ غسل سنت کے مطابق صحیح طور پر دے دیا گیا ہو۔

(وقار الفتاویٰ جلد۲ ص ۳۴۷)

ڈاکہ زنی میں مرنے والے کے غسل وکفن کا حکم

سوال: جو ڈاکہ زنی میں مارا جائے کیا اسے غسل وکفن دینگے؟

جواب: ڈاکو جو ڈاکہ میں مارا جائے نہ اس کو غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اس کی

Marfat.com

نماز جنازہ پڑھی جائے گی مگر جب وہ نہ پکڑا جائے اور نہ ہی مارا جائے بلکہ خود ہی اپنی موت مرجائے تو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ (درمختار جلد۲ ص۲۱۰)

سوال: مردہ ملا مگر معلوم نہیں کہ مسلمان ہے یا کافر اس کا غسل وکفن، جنازہ ہے یا نہیں؟

جواب: مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد۱ ص۱۵۹)

مرتد کو غسل دینے کا حکم

سوال: اگر کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے (دین اسلام سے پھر جائے) تو کیا اسے بھی غسل نہ دیں؟

جواب: مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں نہ کفن بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی میں بغیر حائل کے دبا دیں۔ (درمختار جلد۳ ص۱۵۸)

میت کے بدن کی کھال ادھڑنے کی صورت میں غسل کا حکم

سوال: اگر میت کا بدن اس طرح ہو گیا ہے کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑتی ہے تو غسل کیسے دیں؟

جواب: میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں بلکہ صرف پانی بہا دیں۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد۱ ص۱۵۸)

میت کے سارے بدن پر پانی بہانا

سوال: میت پر کتنی بار پانی بہانا فرض ہے؟

جواب: میت کے سارے بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ

Marfat.com

بہانا سنت ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد ا ص ۱۵۸)

پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں غسل میت کیسے ہو؟

سوال: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی نہیں ملتا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۱۱) (ہندیہ جلد ا ص ۱۶۰)

دفن میت سے پہلے پانی میسر آ جائے

سوال: دفن میت سے پہلے پانی مل گیا تو اب اس پانی سے غسل دیں یا وہی تیمم کافی ہے؟

جواب: دفن میت سے پہلے اگر پانی مل جائے تو اب میت کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۱۱)

بعد غسل میت ناک، کان، منہ وغیرہ میں روئی رکھنے کا حکم

سوال: کیا میت کو غسل دینے کے بعد اس کے ناک، کان اور منہ یا دیگر سوراخوں میں روئی رکھی جائے گی؟

۱۔ نہلانے کے بعد اگر ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر ہے کہ نہ رکھیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۵-۱۰۴)

میت کے دونوں ہاتھ کہاں رکھیں؟

سوال: کیا میت کے دونوں ہاتھ سینے پر رکھیں؟

جواب: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۵)

Marfat.com

میت کے بالوں کو کہاں رکھا جائے؟

سوال: غسل کے بعد عورت کے بالوں کو پیچھے کرنا چاہیے یا آگے کی طرف؟
جواب: عورت کے بالوں میں مانگ نکال لیں (یعنی دو حصے کر کے) انہیں آگے کی جانب یعنی سینہ پر ڈالنا چاہیے یہ بہتر عمل ہے۔ (بہار شریعت)

میت کو غسل دیتے وقت پاؤں کس رخ پر رکھے جائیں؟

سوال: میت کو غسل دیتے وقت پیر کدھر پھیلانے چاہییں؟
جواب: میت کو غسل دیتے وقت پیر قبلے کی جانب پھیلانے چاہیے مگر یہ کوئی ضروری نہیں کہ میت کو غسل دیتے وقت ہی پاؤں پھیلا کر لٹایا جائے بلکہ صحیح یہ ہے کہ جس رخ لٹا کر نہلانے میں آسانی ہو اس رخ لٹائیں خواہ اس طرح کہ قبلہ کو پاؤں جس طرح لیٹ کر نماز پڑھنے والا پاؤں کرتا ہے یا جس طرح قبر میں رکھتے ہیں۔
(الفتاویٰ عالمگیری' جلد ۱' ص ۱۵۸)

میت کے ناخن تراشنا اور کنگھی کرنا

سوال: کیا میت کے بالوں میں کنگھی کرنا' بال مونڈنا یا ناخن تراشنا جائز ہے؟
جواب: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھاڑنا' ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں۔ (در مختار' جلد ۳' ص ۱۰۴)

میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو کیا حکم ہے؟

سوال: اگر میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو پھر کیا حکم ہے؟
جواب: اگر میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو انہیں کفن میں رکھ دیں۔
(در مختار' جلد ۳' ص ۱۰۴)

Marfat.com

میت کو غسل دیتے وقت کس رخ پر لٹایا جائے

سوال: میت کو نہلاتے وقت کس رخ پر رکھا جائے؟

جواب: میت کو نہلاتے وقت قبلہ رخ پر لٹایا جائے یا پھر جس طرح آسانی ہو۔

(الفتاوی ہندیہ جل ا ص ۱۵۸)

میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا

سوال: میت کے قریب تلاوت قرآن کرنا کیسا؟؟

جواب: اس بارے میں دو اقوال ہیں:

ا- جہاں پر میت رکھی ہو اس کے قریب میں قرآن کریم کی تلاوت مکروہ ہے۔

۲- میت کے قریب قرآن کی تلاوت مکروہ ممنوع نہیں ہے۔

راجح یہ ہے کہ مرنے کے بعد قبل غسل (غسل سے پہلے) میت کے قریب قرآن پڑھنا جائز ومباح بغیر کراہت وممانعت ہے۔

کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے:

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث تعلیقا روایت کی:

''مسلمان خواہ زندہ ہوں یا مردہ ناپاک نہیں ہوتا''

مردے کو غسل دینے کے بعد سرمہ لگانا

اکثر جگہ مردہ کو نہلانے کے بعد سرمہ لگاتے ہیں سرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: میت کو غسل دینے کے بعد سرمہ لگانا نہ چاہیے چونکہ میت کو نہ زینت کی ضرورت نہ آنکھوں کی حفاظت کی حاجت ہے لہٰذا یہ فعل بے فائدہ ہے سرمہ میت کو ہر گز نہ لگایا جائے۔ (حبیب الفتاویٰ جلد ا ص ۵۴۵)

Marfat.com

میت کو پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا

سوال: کیا میت کو پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا درست ہے؟

جواب: کفن میں مرد کو تین کپڑے اور عورت کو پانچ کپڑے دینا سنت ہے اس سے زیادہ دینا فضول خرچی ہے۔ (درمختار جلد۲ ص۷۶۰)

لہٰذا کفن سنت کے علاوہ قبر میں الگ سے میت کے اوپر چادر ڈالنا یا اسے پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا صحیح نہیں ہے یہ سراسر فضول خرچی ہے۔

گھر کے استعمال شدہ برتن کو غسل میت کے وقت استعمال کرنا

سوال: میت کو غسل دینے کے لئے گھر کے استعمال شدہ برتن کافی ہیں یا نئے برتن لائے جائیں؟

جواب: بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لئے نئے برتن لائے جاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ گھر کے استعمال شدہ گھڑے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد۱ حصہ۴ ص۸۱۷)

غسل میت کے وقت استعمال شدہ برتنوں کو دیگر استعمال میں لانا

سوال: جن برتنوں وغیرہ سے میت کو غسل دیا جاتا ہے پھر ان برتنوں کو دیگر استعمال میں لا سکتے ہیں؟

جواب: جن برتنوں وغیرہ سے میت کو غسل دیا جاتا ہے تو بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد ان برتنوں کو توڑ ڈالتے ہین یا پھینک دیتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ یہ نجس (ناپاک) ہو گئے تو بھی فضول بات ہے کہ اولاً تو ان پر چھینٹیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو راجح یہ ہے کہ میت کے بدن سے چھو کر گرنے والا پانی مستعمل ہوتا ہے نا کہ نجس اور مستعمل پانی کی

Marfat.com

چھینٹیں پڑنے سے بدن یا اشیاء نجس نہیں ہوتیں دھونے سے پاک ہو جائیں گے۔

(بہار شریعت جلد ۲ حصہ ۴ ص ۸۱۷)

مردے کا آدھا دھڑ ملنے کی صورت میں غسل و کفن کا حکم

سوال: اگر مسلمان کا آدھا دھڑ تو ملا ہے مگر اس کے ساتھ سر نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر میت کا سر نہ ہو یا لمبائی میں سر سے پاؤں تک داہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (درمختار جلد ۳، ص ۱۰۷)

غسل میت میں استعمال شدہ برتنوں کو مسجد میں رکھوانا

سوال: اُن استعمال شدہ برتنوں کو مسجد میں رکھوانا کیسا؟

جواب: اکثر جگہ غسل میت میں استعمال شدہ برتنوں کو مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا مردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر ہے، لیکن یہ خیال کرنا کہ ان برتنوں کو گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نری حماقت ہے اور بعض لوگ برتن کا بچا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت جلد ۲، حصہ ۶، ص ۸۱۹)

میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنا:

سوال: میت کو غسل دینے والے پر کیا غسل واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: میت کے غسل دینے کے بعد غسل دینے والے پر غسل فرض و واجب نہیں ہوتا، بلکہ میت کے غسل کے بعد غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مردہ عورت کے ناخنوں پر ”نیل پالش“ کا ہونا:

سوال: مردہ عورت کے ناخنوں پر نیل پالش لگی ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مردہ عورت کے ناخنوں پر سے جس قدر ممکن ہو ”نیل پالش“ اتاری جائے گی۔

خودکشی کر کے مرنے والے کے غسل کا حکم

سوال: جو شخص خودکشی کر کے مرا کیا اُسے بھی غسل دیں گے؟

جواب: جس شخص نے زہر کھا کر یا کسی اور سبب سے خودکشی کر لی تو ایسے شخص کو غسل بھی دیں گے اور نمازِ جنازہ بھی پڑھیں گے البتہ خودکشی کرنا گناہ ضرور ہے۔

(درمختار جلد ۲، ص ۲۱۱)

مقتول کے غسل کا حکم

سوال: جس شخص کو قتل کیا گیا ہو اُس کے غسل کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر اُس شخص کا قتل بطورِ ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندے نے مار ڈالا تو غسل دیں گے۔ (درمختار جلد ۳، ص ۱۹۲)

میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا

سوال: میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا شرط ہے؟

جواب: میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا شرط نہیں ہے بلا نیت میت کو غسل دینے سے بری الذمہ ہو جائیں گے، یعنی غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ ملے گا، کیونکہ ثواب تو نیت سے ہی ہے۔ (درمختار جلد ۳، ۱۰۸)

میت پانی میں گر جائے تو غسل کا حکم

سوال: میت پانی میں گر گئی جس سے اُس کا سارا بدن پانی سے دُھل گیا یا اس

Marfat.com

پر مینہ (بارش) برس گئی تو کیا غسل ہو گیا؟

جواب: مردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینہ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا تو غسل ہو گیا مگر زندوں پر جو غسلِ میت واجب ہے یہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلا لیں۔

لہٰذا اگر مردہ پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں' کہ غسلِ مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سنت کا مطالبہ رہا۔

مرد کا پانچ سالہ بچی کو غسل دینا

سوال: کیا مرد پانچ سالہ لڑکی کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب: پانچ سالہ لڑکی مشتہاۃ (شہوت والی) نہیں ہوسکتی اور جو لڑکی مشتہاۃ نہ ہو اس کو ہر اجنبی عورت و مرد بغیر مجبوری کے غسل دے سکتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ اس کا باپ یا ماں ہی غسل دے۔

درمختار کی عبارت میں ہے:

''اگر چھوٹا بچہ (شہوت کی عمر کو نہ پہنچا ہو) تو عورت غسل دے سکتی ہے اسی طرح چھوٹی بچی جو مشتہاۃ نہ ہو اسے مرد غسل دے سکتا ہے''۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد ا ص ۱۶۰)

مرد کا دس سے بارہ سالہ بچی کو غسل دینا

سوال: دس یا بارہ سالہ لڑکی کو مرد نے غسل دیا تو حکم شرعی کیا ہے؟؟

جواب: شرعاً دس یا بارہ سالہ لڑکی مشتہاۃ (شہوت والی) بلکہ بالغہ بھی ہوسکتی ہے اور غیر مشتہاۃ بھی ہوسکتی ہے۔

اگر وہ مشتہاۃ تھی مرد کا غسل دینا جائز نہیں اور غسل دینے والا مرد گناہگار ہوگا اور اگر وہ لڑکی غیر مشتہاۃ ہو تو مرد کا غسل دینا جائز اور درست ہوا مرد گناہگار بھی نہیں۔

Marfat.com

☆مشتہاۃ یا غیر مشتہاۃ کا پتہ چلنا مقامی اور گھر کے لوگوں کا کام ہے کوئی اجنبی نہیں بتا سکتا کہ وہ یقیناً مشتہاۃ تھی یا غیر مشتہاۃ بالخصوص وہ عورتیں جن سے اس لڑکی کا تعلق زیادہ رہا ہو وہ بتا سکتی ہیں۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۹)

بچہ زندہ پیدا ہو کر مر جائے تو غسل کا حکم

سوال: بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسے غسل دینگے؟

جواب: بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسے غسل دینگے کیونکہ عالمگیری میں ہے:

''بچہ پیدا ہوتے وقت کوئی آواز یا حرکت ایسی پائی جائے جس سے اس کی زندگی معلوم ہو تو اس کا نام رکھیں اور اس کو غسل دیں اور اس کی نماز پڑھیں''۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۰۰)

غسل میت کا طریقہ

سوال: غسل میت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے۔

۱- مردے کو جس چارپائی، تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو طاق مرتبہ خوشبو کی دھونی دیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

تخت کے اردگرد انگیٹھی کو ایک بار یا تین بار یا پانچ بار پھیرا جائے اس سے زیادہ نہ کرے۔

۲- اب میت کو اس تختے پر ایسا لمبا لٹا دیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلے کی طرف پاؤں کرکے یا جس طرح آسانی ہو۔

۳- مستحب ہے جہاں میت کو غسل دیں وہاں پردہ کروالیں سوائے غسال اور

Marfat.com

اس کے مددگار کے اس کو کوئی نہ دیکھے۔

۴-اب میت کا ستر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے ڈھانپ لیں۔

۵- پھر میت کو استنجاء کرایا جائے۔

استنجاء کا طریقہ یہ ہے کہ:

دھونے والا اپنے دونوں ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ لے پھر نجاست کے مقام کو دھوئے اس لئے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح ستر کو چھونا بھی حرام ہے۔

۶- پھر نماز کا سا وضو کروالیں (اگر بچہ ہو جو نماز نہ پڑھتا ہو تو وضو نہ کروائیں)

یعنی منہ دھونے سے شروع کریں ہاتھوں سے شروع نہ کرے اور اپنی جانب سے ابتداء کریں اسی لحاظ سے جیسے وہ اپنی زندگی میں دھوتا ہے اور کلی نہ کرائیں اور ناک میں پانی نہ ڈالیں۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ غاسل (غسل دینے والا) اپنی انگلی پر باریک کپڑا لپیٹ کر اس کے منہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور مسوڑھوں اور تالو کو صاف کرے اور اس کے دونوں نتھنوں میں بھی انگلی داخل کرے۔ پھر سر کا مسح کرائیں اور پاؤں دھوئیں۔

۷-نیم گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے۔

۸- پانی کو بیری کے پتوں میں یا اشنان میں جوش دلوائیں اور اگر نہ ہو تو خالص پانی کافی ہے۔

۹- پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو ''گل خیرو'' یا خطمی سے دھوئیں وہ نہ ہو تو پاک صابن ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔

۱۰- پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹا دیں اور بیری کے پتوں میں جوش دیتے ہوئے پانی سے نہلائیں یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ پانی اس کے بدن پر وہاں تک پہنچ گیا

ہے جو تخت سے ملا ہوا ہے۔

۱۱- پھر اسی طرح داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اسی طرح نہلائیں (اس لئے کہ سنت یہ ہے کہ داہنی طرف سے نہلانا شروع کریں)

۱۲- پھر اس کو بٹھادیں اور سہارا دیئے رہیں۔

۱۳- اب نرمی کیساتھ پیٹ پر ہاتھ پھیریں (تاکہ جو کچھ نجاست وغیرہ ہو نکل جائے اور وہ حصہ بدن کا دھوڈالیں) اور پھر وضو وغسل کا اعادہ نہ کریں (یعنی وضواور غسل میں کچھ نقصان نہ ہوگا) تاکہ کفن ملوث نہ ہوجائے۔

۱۴- پھر آخر میں سر سے پاؤں تک ایک مرتبہ کافور کا پانی بہائیں (ایک مرتبہ بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت ہے)

۱۵- پھر بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھیں تاکہ اس کے کفن کے کپڑے نہ بھیگ جائیں۔

۱۶- دوران غسل میت کے ناخن اور بال نہ تراشیں اور مونچھیں بھی نہ تراشیں اور بغلوں کے بال بھی نہ اکھاڑیں اور ناف کے نیچے کے بال نہ مونڈیں۔

۱۷- اور نہ ہی بعد غسل اس کے بالوں اور داڑھی میں کنگھی کریں۔

اب کفن پہنادیں۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ا ص ۱۵۸)

Marfat.com

تکفین کے اہم مسائل

کفن دینے کی شرعی حیثیت

سوال: میت کو کفن دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ (درمختار، جلد ۳، ص ۱۱۲)

کفن میت کے درجے

سوال: کفن میت کے کتنے درجے ہیں؟

جواب: کفن کے تین درجے ہیں:

۱۔ کفن ضرورت

۲۔ کفن کفایت

۳۔ کفن سنت

کفن ضرورت

سوال: کفنِ ضرورت کیا ہے؟

جواب: کفنِ ضرورت دونوں (مرد و عورت) کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آئے مگر کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ جس سے سارا جسم ڈھک جائے۔ (درمختار، جلد ۳، ص ۱۱۲)

مرد کے لئے کفن کفایت

سوال: مرد کے لئے کفن کفایت کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے کفن کفایت دو کپڑے ہیں۔

۱-لفافہ

۲-ازار

(درمختار جلد ۳' ص ۱۱۲)

عورت کے لیے کفنِ کفایت

سوال: عورت کے لیے کفنِ کفایت کیا ہے؟

جواب: عورت کے لیے کفن کفایت تین کپڑے ہیں۔

۱-لفافہ

۲-ازار

۳-اوڑھنی یا پھر لفافہ' قمیص اور اوڑھنی

(درمختار جلد ۳' ص ۱۱۲)

مرد کے لئے کفن سنت

سوال: مرد کے لئے کفن سنت کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں

۱-لفافہ

۲-ازار

۳-قمیص

(درمختار جلد ۳' ص ۱۱۴)

عورت کے لئے سنت کفن

سوال: عورت کے لئے سنت کفن کیا ہے؟

جواب: عورت کے لئے سنت کفن پانچ کپڑے ہیں۔

۱-لفافہ

Marfat.com

۲-ازار

۳-قمیص

۴-اوڑھنی

۵-سینہ بند

(درمختار جلد ۲، ص ۱۱۹)

کفن کے کپڑوں کی تفصیل

سوال: کفن کے کپڑوں کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: ۱-لفافہ

یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف سے باندھ سکیں۔

۲-ازار

یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لئے زیادہ تھی۔

۳-قمیص

جسے کفنی بھی کہتے ہیں۔ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو۔ جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے۔

☆ چاک اور آستین اس میں نہ ہو۔

۴-اوڑھنی

تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز

اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک

۵-سینہ بند

پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (ردالمحتار، جلد ۳، ص ۱۱۲)

مرد اور عورت کی کفنی میں فرق

سوال: مرد اور عورت کی کفنی میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرد اور عورت کی کفنی میں یہ فرق ہے کہ:

مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف چیریں۔

(درالمختار، جلد ۳، ص ۱۱۲)

کفن کفایت سے کم کفن رکھنا

سوال: کیا کفایت مقدار سے کم مقدار کفن رکھ سکتے ہیں؟

جواب: بلاضرورت کفایت سے کم کفن ناجائز ومکروہ ہے۔ (درمختار، جلد ۳، ص ۱۱۵)

غریب کا کفن سنت کے لئے سوال کرنا

سوال: اگر غریب محتاج کے پاس کفن ضرورت تو ہے مگر کفن سنت نہیں تو کیا وہ لوگوں سے کفن سنت کا سوال کرسکتا ہے؟

جواب: بعض محتاج لوگ کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون (سنت) میسر نہیں ہوتا انہیں کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرنا ناجائز ہے کہ سوال بلاضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹، ص ۱۰۰)

کفن ضرورت پر قدرت نہ رکھنے کی صورت میں سوال کرنا

سوال: کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تب بھی سوال کرنا منع ہے؟

جواب: اگر کفن ضرورت کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو بقدر ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۹، ص ۱۰۰)

Marfat.com

سوال: اگر کوئی بغیر مانگے کفن سنت دیدے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی مانگے بغیر کفن سنت پورا کر دے تو جائز ہے اور انشاء اللہ عزوجل پورا ثواب پائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۱۰۰)

کفن کیسا ہونا چاہیے؟

سوال: کفن کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: کفن اچھا ہونا چاہیے کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

۱-حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی عرض پہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی بھائی کو کفن دے چاہیے کہ اچھا کفن دے''۔ (صحیح مسلم)

۲-سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ (ترمذی جلد ۲ ص ۳۰۱ حدیث ۹۹۶)

مرد کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟

سوال: مرد کے لئے کس قیمت کا کفن ہونا چاہیے؟

جواب: مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اسی قیمت کا کفن ہونا چاہیے۔ (غنیۃ المستملی ص ۵۸۱)

عورت کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟

سوال: عورت کو کس قسم کا کفن دیا جا سکتا ہے؟

جواب: عورت کو کسم زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن دینا جائز ہے۔

(الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۱)

Marfat.com

عورت کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟

سوال: عورت کے لئے کس قیمت کا کفن ہونا چاہیے؟

جواب: عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔

(غنیۃ المستملی، ص ۵۸۱)

مردے کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟

سوال: مردے کو کس رنگ کا کفن دینا بہتر ہے؟

جواب: سفید کفن بہتر ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفناؤ''۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۳۰۱)

مرد کے لئے کس رنگ کا کفن ممنوع ہے؟

سوال: کس رنگ کا کفن مرد کے لئے ممنوع ہے؟

جواب: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے جو زندگی میں ناجائز اس کا کفن بھی ناجائز۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱، ص ۱۶۱)

جبکہ عورت کے لئے سب جائز ہے یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتی ہے اُن کا کفن بھی دیا جا سکتا ہے۔

خنثیٰ مشکل کا کفن کیسا ہو؟

سوال: خنثیٰ مشکل کو کیسا کفن دیا جائے مرد کی طرح یا عورت کی طرح؟

جواب: خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن نہ دیا جائے کہ یہ اس کے لئے بھی ناجائز ہے۔

(الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱، ص ۱۶۱)

Marfat.com

بچے کے کفن کا حکم

سوال: کیا بچے کو بھی مکمل کفن دیا جائے گا؟

جواب: جو نابالغ بچہ حد شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اسے بھی دیئے جائیں۔

(حد شہوت لڑکوں میں یہ ہے کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں حد شہوت یہ ہے کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہو تو اس کا اندازہ عمر لڑکوں میں ۱۲ سال ہے اور لڑکیوں میں ۹ سال ہے۔

اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں۔ لڑکیوں کو بھی دو کپڑے ہی دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔ (ردالمحتار، جلد ۳، ص ۱۱۷)

کفن کا نیا ہونا

سوال: کیا کفن کا نیا ہونا ضروری ہے؟

جواب: کفن کا نیا ہونا ضروری نہیں۔ پرانے کپڑے کا بھی کفن بن سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہی چاہئیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص ۱۳۵)

مردہ مرد کے کفن کی ذمہ داری

سوال: مردہ مرد کے کفن کی ذمہ داری کس پر ہے؟

جواب: میت نے اگر کوئی مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے لیکن اگر میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمے ہے جس کے ذمے زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہے یا ولی نادار ہے تو یہاں ہندوستان میں ہے تو مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے اگر کسی نے بھی کفن نہ دیا تو سب گناہگار ہونگے۔

Marfat.com

اگر لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کر لیں۔

مردہ عورت کے کفن کی ذمہ داری

سوال: مردہ عورت کا کفن کس کے ذمے ہے؟

جواب: عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے۔ بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا ہے۔ (درمختار جلد ۳' ص ۱۱۹)

سوال: کیا شوہر کا کفن بیوی پر واجب ہے؟

جواب: اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔ (درمختار' جلد ۳' ص ۱۱۹)

سوال: یہ جو کہا گیا ہے کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد کفن شرعی ہے یونہی باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔

سوال: کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیئے جائیں تو کیا اس وصیت پر عمل کیا جائے گا؟

سوال: اگر بغیر کفن کے مردہ کو دفن کر دیا جائے؟

جواب: ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن نہ بگڑے کفن مسنون دیئے چلے جائیں اگر مال اس کا وارثوں میں بٹ گیا تو اب حصہ کے مطابق ورثاء کے ذمہ ہوگا اور اگر لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔

(درمختار' جلد ۳' ص ۱۱۶)

سوال: اگر کسی شخص نے وصیت کی کہ اسے کفن نہ دیا جائے؟

جواب: اس وصیت پر عمل نہ کریں بلکہ اسے تین کپڑوں میں سنت کفن دیں اور

Marfat.com

اگر یہ وصیت کی کہ پانچ ہزار کا کفن دیا جائے تو اس پر بھی عمل نہیں ہوگا بلکہ متوسط درجے کا کفن دیا جائے۔

سوال: کفن کے لئے سوال کرلائے اور اس میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا کیا کیا جائے؟

جواب: کفن کے لئے سوال کر کے لائے اور اس میں سے کچھ بچ جائے اور اگر معلوم ہو کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کردیں ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں استعمال کرلیں یہ بھی نہ ہو تو پھر صدقہ کردیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۲۰)

مال زکوٰۃ سے کفن دینا

سوال: مال زکوٰۃ سے کفن دینا کیسا ہے؟

جواب: مال زکوٰۃ سے کفن دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مردہ بچے کے کفن کا حکم

سوال: پیٹ سے مردہ بچہ پیدا ہوا یا حمل گر گیا ہو تو اس کے لئے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں۔ (درمختار شامی)

سوال: اگر مردہ کا کفن چوری کیا یا لاش کسی جگہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر مردہ کا کفن چوری ہوگیا اور لاش ابھی تازہ ہے پھر دوبارہ کفن دیا جائے۔

قبل الموت کفن تیار کر کے رکھنا

سوال: اپنی زندگی میں کفن تیار کر کے رکھنا کیسا ہے؟

Marfat.com

جواب: کوئی شخص اپنی حیات میں ہی کفن تیار رکھے تو حرج نہیں۔

(درمختار جلد ۳ ص ۱۸۴)

کفن کو آب زمزم سے دھونا

سوال: کفن کو آب زمزم سے دھونا کیسا ہے؟

جواب: بنیت برکت کفن کو آب زمزم میں دھونا جائز ہے۔ (کتب فقہ)

شہید کے کفن کا حکم

سوال: شہید کے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہ دیا جائے اور اسے ایسے ہی خون سمیت دفن کیا جائے۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۹۱)

جلے ہوئے مردے کے کفن کا حکم

سوال: آگ سے جل جانے والے کے لئے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: غسل اور کفن دیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

کافر مردے کے غسل و کفن کا حکم

سوال: کافر مردے کے غسل و کفن کا حکم کیا ہے؟

جواب: کافر مردے کے لئے غسل و کفن نہیں بلکہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں ڈال دیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۵۸)

مسلمان و کافر مردے آپس میں مل جائیں تو غسل و کفن کا حکم

سوال: مسلمان مردے اگر کافر مردوں سے مل جائیں تو غسل و کفن دیں گے؟

جواب: مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور اگر

Marfat.com

امتیاز نہ ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لئے دعا کی نیت کریں۔
(ردالمحتار جلد ۳ ص ۱۰۹)

مردے کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملنے کی صورت میں کفن کا حکم

سوال: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو اسے کفن دینگے؟؟

جواب: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے جبکہ سر موجود ہو۔

بصورت دیگر یعنی اگر سر نہ ہو تو اگرچہ جسم کا ایک پورا جانب کا حصہ ہو نہ غسل دے نہ کفن ہے بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۷)

مرد کو زعفران وغیرہ کی خوشبو لگانا

سوال: کیا مرد کو زعفران وغیرہ کی خوشبو لگا سکتے ہیں؟

جواب: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو۔ عورت کے لئے جائز ہے۔ (الفتاوی ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۱)

سوال: احرام کی حالت میں فوت ہو جانے والے کو بھی خوشبو لگائیں گے اور اس کا منہ اور سر کفن سے ڈھانپ دیں گے؟

جواب: جس نے احرام باندھا ہے اس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔ (الفتاوی الہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۱)

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

سوال: مرد کو کفن پہنانے کا طریقۂ مسنون کیا ہے؟

جواب: مرد کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ

۱۔ غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ

ہو۔

۲- کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں اس سے زیادہ نہیں۔

۳- پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہہ بند (ازار) پھر کفنی۔

۴- میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔

۵- داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں (خوشبو الکوحل سے پاک ہو)

۶- مواضع سجود یعنی ماتھے' ناک' ہاتھ' گھٹنے' قدم پر کافور لگائیں۔

۷- پھر ازار یعنی تہہ بند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی جانب سے۔

۸- پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی جانب باندھ لیں تاکہ اڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔

☆ میت کا چہرہ چھپانے سے پہلے پیشانی پر شہادت کی انگلی سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھیں۔

کیوں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پیشانی پر لکھنا بہتر ہے ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے خواب میں دیکھا۔

حال پوچھا؟؟

تو کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (درمختار جلد ۳' ص ۱۸۵)

☆ سینے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھیں مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر۔ صرف کلمے کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہیں۔

(ردالمحتار' جلد ۳' ص ۱۸۶)

علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی نے درمختار میں لکھا:

کتب علی جبھۃ المیت او عمامتہ او کفنہ عھدنامہ یرجی ان یغفر اللّٰہ للمیت اوصٰی بعضھم ان یکتب فی جبھتہ وصدرہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ففعل ثم رؤی فی المنام فسئل فقال لما وضعت فی القبر جاء تنی ملئکۃ العذاب فلما را وامکتوبا علی جبھتی بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قالوا امنت من عذاب اللّٰہ

"یعنی میت کی پیشانی یا اس کے عمامہ یا اس کے کفن پر عہد نامہ لکھنے والوں نے لکھا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے وصیت کرنے والے نے اپنے بعد والوں کو وصیت کی کہ اس کی پیشانی اور اس کے سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دی جائے بعد میں بسم اللہ لکھ دی گئی۔ خواب میں دیکھا گیا ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو ملائکہ عذاب آئے جب انہوں نے میری پیشانی پر بسم اللہ لکھی دیکھی تو انہوں نے کہا تو اللہ عزوجل کے عذاب سے محفوظ ہو گیا"۔

(درمختار، وقار الفتاویٰ)

اس واقعے سے پتہ چلا کہ صرف بسم اللہ شریف کی اس قدر فضیلت ہے تو پورے عہدنامے سے مردے کو کیا کچھ فائدہ ملتا ہوگا۔

سوال: کفن میں عہد نامہ رکھنا کیسا ہے؟ اور کیا اس سے مردے کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: کفن میں عہد نامہ رکھنا ضروری نہیں ہے لہٰذا کفن میں عہد نامہ نہ رکھنے کی وجہ سے مردے کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ (وقار الفتاویٰ جلد ۲ ص ۳۸۳)

☆ اہل محبت دل کی جگہ پر "یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

☆ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر "یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ" یاامام اباالحـنیفہ" یاامام احمد رضا یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ عنہم شہادت کی انگلی سے لکھتے ہیں۔

۹- پھر ازار لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے۔

۱۰- اب لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے۔

۱۱- پھر سب سے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لاکر باندھیں پٹیوں سے۔

سوال: عورت کے کفن میں دوپٹے کو جس طرح وہ زندگی میں پہنتی تھی اس طرح رکھنا چاہیے؟

جواب: یہ طریقہ درست نہیں اوڑھنی کو مثل نقاب ڈالنا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: عورت اگر مری تو اگر وہ سہاگن ہے تو اس پر لال دوپٹہ ڈالا جاتا ہے شرعاً یہ فعل درست ہے؟

جواب: شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: قبر یا سینۂ میت پر عہد نامہ رکھنے کا حکم کیا ہے؟؟

جواب: عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے مگر اچھا یہ ہے کہ قبر کی دیوار قبلہ میں چہرہ کے مقابل طاق بنا کر اس میں رکھ دیا جائے۔

(وقار الفتاویٰ، جلد۲، ص۳۸۲)

سوال: کفن پر عہد نامہ لکھنا کیسا ہے؟

جواب: امام فقیہ ابن عجیل نے دعائے عہد نامے کی نسبت فرمایا:

Marfat.com

''جب یہ لکھ کر میت کیساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکیرین و عذاب قبر سے امان دے''۔

امام صفاء نے فرمایا کہ

''میت کی پیشانی یا اس کے عمامے یا اس کے کفن پر عہد نامہ لکھنے والوں نے لکھا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے بخشش دے''۔(وجیز)

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

۱-میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو۔

۲-کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں۔

۳-پھر کفن یوں بچھائیں۔

۱-پٹیاں (کفن باندھنے کے لئے)

۲-پھر سینہ بند

۳-پھر لفافہ (یعنی بڑی چادر) رکھیں۔

۴-پھر ازار (تہبند یعنی چوٹی سے قدم تک کی چادر)

۵-اب اوڑھنی

۶-پھر کفنی (یعنی قمیص) رکھیں۔

۷-اب میت کو اس پر لٹائیں۔

۴-اور کفنی پہنائیں کفنی پہنا کر

۵-اس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔

Marfat.com

۶- پھر تمام بدن پر خوشبو لگائیں۔

۷- مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، قدم پر کافور لگائیں۔

۸- اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے۔

Marfat.com

عدت اور سوگ کے اہم مسائل

بنت علامہ لیاقت قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Marfat.com

اس حصہ میں آپ پڑھیں گے.........

۱- عدت کی تعریف و حکمت

۲- عدت میں نکاح کرنے کا حکم

۳- عدت کے متفرق اہم مسائل

۴- دوران عدت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۵- سوگ کسے کہتے ہیں؟

۶- دوران عدت سرمہ، تیل، کنگھا وغیرہ کرنے کا شرعی حکم

اور مزید بہت کچھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام سیّدنا و مولانا محمد نِ المصطفیٰ وعلیٰ اٰلہ الطیبین الطاھرین وصحبہ الصدیقین الصالحین برحمتك یا ارحم الراحمین!

امّا بعد! علم دین سے ناواقفیت' جہاں بے شمار فضیلتوں سے محروم کروا دیتی ہے وہیں نامۂ اعمال میں گناہوں کے انبار اور روزمرہ معاملات میں غلطیوں کی قطار کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

اسی طرح عدت ایک قرآنی قانون ہے جوامت اسلامیہ کے طبقۂ نسواں کوحق تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے سپرد کیا گیا ہے۔

عدت سے شریعت کا مقصود نسب کا تحفظ ہے' اسلام کی نظر میں نسب کی ایک خاص اہمیت ہے اور اس پر خاندانی زندگی کا مدار وانحصار ہے۔ اگر باپ کی شناخت باقی نہ رہے تو اولاد کو اس کا حقیقی خاندان میسر نہ آسکے گا تو پھر انسان اور حیوان کے درمیان کیا فرق باقی رہ جائے گا اس لئے اسلام نے عورت کے لئے ایک مرد کے بعد دوسرے مرد کے نکاح میں جانے کے درمیان ایک وقفہ رکھا ہے تا کہ نسب میں اختلاط نہ ہو اسی وقفے کا نام ''عدت'' ہے اس کے علاوہ عدت سے کچھ اور اخلاقی مقاصد بھی متعلق ہیں۔ میاں بیوی کا رشتہ نہایت قربت کا رشتہ ہے جب تک ازدواجی زندگی قائم ہوتی ہے ہر نشیب وفراز اور سرد وگرم میں ایک دوسرے کی رفاقت کا حق ادا کرتے ہیں۔ راحت پہنچاتے ہیں اور تکلیف بھی اٹھاتے ہیں دونوں ایک دوسرے کو سہتے

Marfat.com

جاتے ہیں بیوی تو چراغ خانہ ہوتی ہے لیکن مرد اس کو روشن رکھتا ہے در در کی ٹھوکریں کھاتا پسینے بہاتا' پریشانیاں اٹھاتا اور تکلیفیں سہتا ہے اب جب شوہر کی وفات ہوئی تو اس پر دلگیر وحزیں ہونا بیوی کا فطری واخلاقی فریضہ ہے اگر طلاق کی بنا پر علیحدگی ہوئی ہو تب بھی روا نہیں کہ پچھلے تعلقات سے محرومی پر حسرت وافسوس کا ایک اشک بھی نہ گرایا جائے۔ عدت اسی اخلاقی فرض کی ادائیگی سے عبارت ہے۔

اس رسالے کے اس دوسرے حصے میں وہ اہم احکام ذکر کئے گئے ہیں جو شریعتِ مطہرہ نے ایک عدت والی عورت کے لئے نافذ کئے ہیں اور عدت والی کو جن چیزوں سے روکا گیا ہے۔

مطالعہ فرمانے والوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ جس نیک مقصد کے لئے یہ رسالہ لکھا گیا اس کی تکمیل میں آپ بھی تعاون فرمائیں اور اس رسالے کو ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں جو غلطیوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

اللہ عزوجل اس تحریر کو دین کی اشاعت کا سبب بنائے اور مرتب کرنے والی (بنت لیاقت قادری) کے علم میں مزید اضافہ فرمائے اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمائے۔ آمین

Marfat.com

عدت کی تعریف

سوال: عدت کسے کہتے ہیں؟

جواب: عدت کا لفظی معنی:

(عین کے کسرہ کے ساتھ) ''شمار کرنا''

اصطلاحی معنی:

هي انتظار مدة معلومة يلزم المرأة بعد زوال النكاح حقيقة او شبهة ....

عدت ایک معلوم مدت تک اس انتظار کو کہتے ہیں' جو عورت کو ایسے نکاح صحیح یا نکاح فاسد کے بعد لازم ہو جاتا ہے جو قربت یا شوہر کی موت سے پختہ ہو چکا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری' جلد ا' ص ۵۲۶)

آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ:

نکاح کے زائل ہونے یا شبہ نکاح یا موت کے بعد عورت کا شریعت کے مقرر کردہ اوقات تک نکاح ثانی سے رُکے رہنا اور ایک خاص زمانے تک انتظار کرنا ''عدت'' کہلاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔

(سورۃ طلاق، ۱۵)

Marfat.com

عدت کی اصل حکمت

عدت کی اصل حکمت ''استبراء رحم'' یعنی اس امر کا یقین کہ عورت حاملہ نہیں ہے اس کے لئے مدت کا تعین وحی ربانی سے ہوا ہے اسی لئے مطلقہ حاملہ کی عدت وضع حمل کیساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے البتہ شوہر کی وفات کی صورت میں ایک طرح سے سوگ بھی ہو جاتا ہے۔

سوال: بیوہ کی عدت کیا ہے؟

بیوہ عورت کی عدت کی دو قسمیں ہیں:

۱- بیوہ حاملہ ہو۔

۲- بیوہ حاملہ نہ ہو۔

ان دونوں کی عدت ازروئے شرع الگ الگ ہے!

بیوہ عورت اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ (عورتیں) چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۳۴)

حدیث شریف میں ہے:

حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین (دن) راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے

Marfat.com

شوہر کے اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی''۔(بخاری شریف)

بیوہ عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل (بچہ جننے تک) ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

اسی طرح:

حضرت مسعود بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند راتوں کے بعد بچہ جنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ (بخاری شریف)

ازروئے قرآن و حدیث معلوم ہوا کہ بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

مطلقہ مدخولہ حائضہ کی عدت

سوال: مطلقہ مدخولہ حائضہ کی عدت کیا ہے؟

جواب:

وہ عورت جسے شوہر نے طلاق دے دی ہو اور اس سے صحبت کر چکا ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔

قرآن پاک میں ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ

ترجمہ کنزالایمان: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک۔ (سورۃ بقرہ ۲۲۸)

Marfat.com

معلوم ہوا کہ مطلقہ مدخولہ حائضہ کی عدت تین حیض ہے خواہ یہ تین حیض تین ماہ میں آئیں یا تین سال میں یا اس سے زائد عرصے میں آئیں۔

مطلقہ مدخولہ غیر حائضہ کا حکم

سوال: مطلقہ مدخولہ غیر حائضہ کی عدت کیا ہے؟

جواب: وہ طلاق یافتہ عورت جس کا شوہر اس سے صحبت کر چکا ہو لیکن اسے حیض نہ آتا ہو یعنی وہ یا تو نابالغہ ہو گی یا آئسہ (جو حیض سے ناامید ہو چکی ہو) تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ ....

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ ہو اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا ہے۔ (سورۃ طلاق ٦)

مطلقہ غیر مدخولہ کی عدت کا حکم

سوال: عورت مطلقہ غیر مدخولہ کی عدت ہے یا نہیں؟

جواب:

اگر عورت کو ہمبستری اور خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دی گئی ہو تو اس کے لئے عدت نہیں ہے بعد طلاق فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا ۚ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو

Marfat.com

پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو۔

(سورۃ احزاب ۴۹)

نوٹ: عوام میں جو مشہور ہے کہ:

طلاق والی عورت کی عدت تین مہینے تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط ہے اور بے بنیاد ہے۔

مفقود الخبر کی عورت کی عدت

سوال: مفقود الخبر (یعنی جس کا شوہر گم ہو جائے اس کے زندہ یا مردہ ہونے کی خبر نہ ہو) اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: مفقود الخبر شخص کی عورت چار سال انتظار کرنے کے بعد چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔ (ضرورت کے پیش نظر اس دور میں علماء احناف نے امام مالک کے قول پر فتویٰ دیا ہے)

زانیہ کی عدت

سوال: زانیہ کی عدت ہے یا نہیں؟

جواب: زانیہ کے لئے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو۔

ایسی عورت نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۸ جلد ۲ ص ۲۳۴)

بہار شریعت کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت جو کسی کے نکاح میں نہ ہو اس سے زنا کیا تو نکاح کرنے کے لئے کچھ زمانہ گزرنے کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔

رہی وہ عورت جو کسی کے نکاح میں ہو اور بچہ والی بھی ہو اس نے زنا کیا اور شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو وہ عدت گزارے بغیر دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

Marfat.com

معتدہ عورت

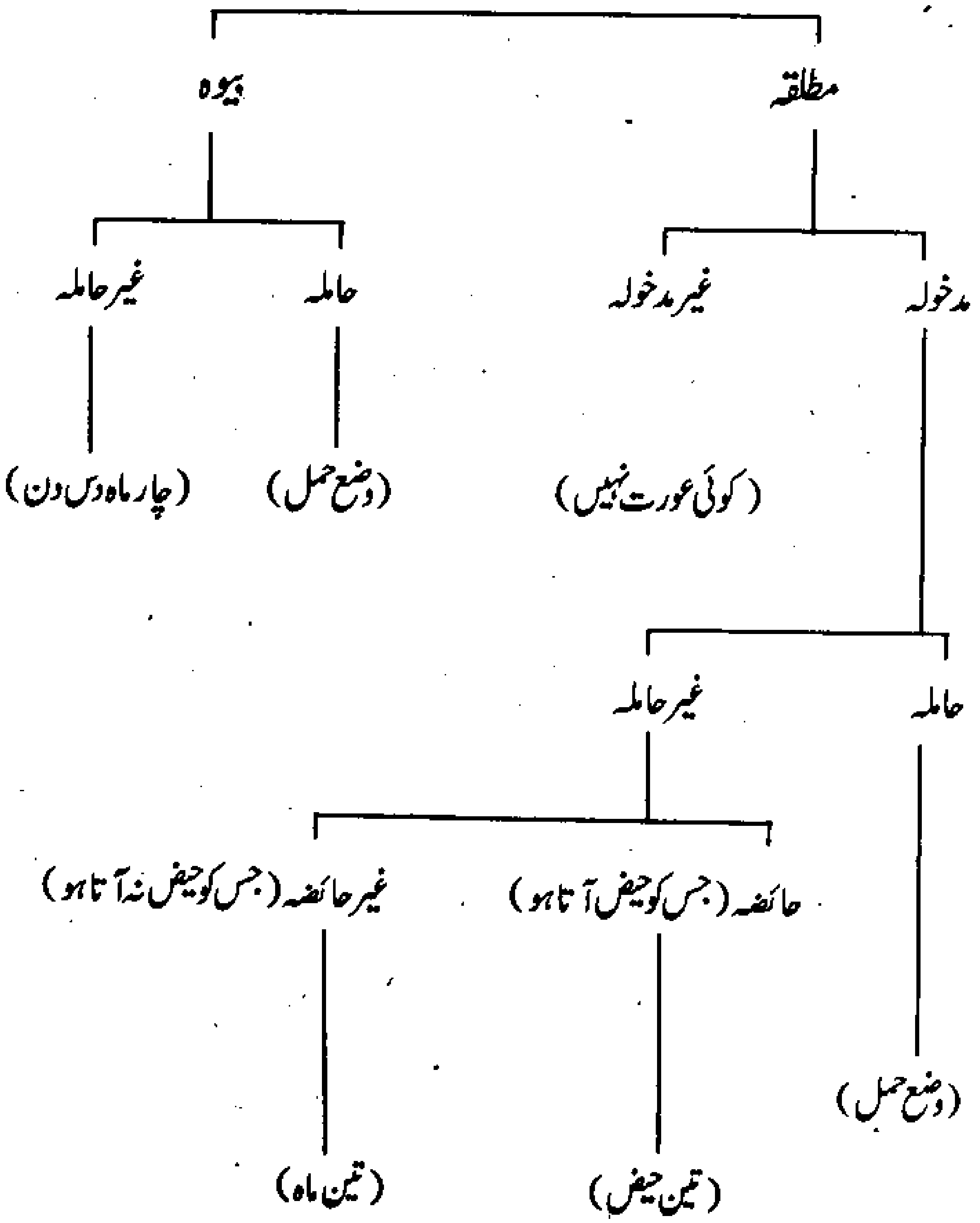

Marfat.com

مجنونہ عورت کی عدت

سوال: مجنونہ عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: مجنونہ عورت پر بھی شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزارنا لازم ہے۔

(بہار شریعت)

سوال: نابالغی کی عمر میں نکاح ہوا اور رخصتی سے قبل شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا اس پر عدت واجب ہے یا نہیں؟

جواب: موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ج

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۳۴)

لہٰذا ایسی نابالغہ لڑکی یا بالغہ لڑکی جس کا شوہر قبل رخصتی مر جائے چاہے دخول نہ ہو یا ہوا ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

نامرد عورت کی عدت کا حکم

سوال: نامرد نے طلاق دی تو عدت کیا ہوگی؟

جواب: میاں بیوی جب تنہائی میں ایسی جگہ جمع ہوں جہاں کوئی مانع وطی نہ ہو اور شوہر اگر نامرد ہو جب بھی خلوت صحیحہ ہو جاتی ہے اور خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دینے سے عدت اور پورا مہر بھی ادا کرنا واجب ہے لہٰذا جس دن طلاق دی ہے اس کے بعد تین حیض ختم ہو جانے پر عدت ختم ہوگی۔

Marfat.com

سوال: بوڑھی عورت کا شوہر مر گیا تو اس کی عدت کیا ہوگی؟ کیا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں! بوڑھی عورت بھی عدت گزارے گی۔ شوہر کی وفات کی صورت میں اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل اور اگر غیر حاملہ ہے تو چار ماہ دس دن عدت کے گزارے گی۔

سوال: شوہر کے طلاق دینے کے کچھ عرصے بعد خبر ہوئی تو عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی عدت وقت طلاق سے شروع ہو جاتی ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی یہاں تک کہ حیض تین گزر گئے کہ اس کے بعد خبر ہوئی تو عورت کی عدت ختم ہو چکی ہے۔ (جوہرہ، بہار شریعت)

سوال: شوہر کی وفات کی صورت میں عدت کا ابتدائی وقت کیا ہے؟

جواب: وفات میں عدت کا شمار شوہر کی وفات کے بعد سے ہوگا۔ اگر عورت کو طلاق یا وفات کی خبر نہیں ہوئی یہاں تک کہ عدت کی مدت گزر گئی تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔ (عامہ کتب)

سوال: طلاق کی صورت میں عدت کا ابتدائی وقت کیا ہے؟

جواب: طلاق کی صورت میں عدت کی ابتداء طلاق کے بعد سے ہوگی یعنی طلاق کے بعد جو تین حیض آئے ہیں عدت میں ان کا شمار ہوگا۔ (عامہ کتب)

سوال: حیض کی حالت میں طلاق دی تو عدت کا ابتدائی وقت کیا ہے؟

جواب: اگر کسی نے حیض کی حالت میں طلاق دی ہے تو اس حیض کا شمار نہ ہوگا بلکہ اس کے بعد کے تین حیض کا اعتبار کیا جائے گا۔ (ہدایہ)

سوال: کیا عورت کو جو مہینہ آتا ہے وہ تین بار آ جائے تو عدت پوری ہو جاتی

Marfat.com

ہے؟

جواب: جی ہاں!!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ارشادِ خداوندی ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط

ترجمہ کنزالایمان: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک۔ (سورۃ بقرہ ۲۲۸)

سوال: اگر دوان عدت حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے تو اس کی عدت کیا ہوگی؟

جواب: ماں کے رحم میں بچے کے اعضاء عموماً چوتھے مہینے میں بننا شروع ہو جاتے ہیں چنانچہ اگر حمل چوتھے مہینے میں ساقط ہوا تو عدت پوری ہوگئی ورنہ نہیں۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) سے ایسی حاملہ بیوہ کے بارے میں سوال پوچھا گیا۔ جس کا حمل چوتھے یا پانچویں ماہ میں گر گیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"سائل نے ظاہر کیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں بن گئے تھے تو اس کے گر جانے سے عدت تمام ہوگئی۔ اب عدت کی حاجت نہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ جدید ص ۳۰۴)

سوال: شوہر کا انتقال ہو جانے کے بعد اس کا حمل دو ماہ کا تھا کہ ساقط ہو گیا اب اس کی عدت کیا ہوگی؟

جواب: ایسی عورت پوری عدت گزارے گی۔ اسقاط حمل سے عدت اس وقت ختم ہوتی ہے کہ جب بچے کے اعضاء بن چکے ہوں" بچے کے اعضاء چار مہینے میں

بنتے ہیں''۔(ردالمحتار)

پس صورت ہذا میں چونکہ بچے کے اعضاء نہیں بنے تھے لہٰذا عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔

سوال: شوہر کا بیوی سے صحبت کر چکنے کے بعد طویل عرصے تک ازدواجی تعلقات نہ رکھے کیا تب بھی بعد طلاق عدت ضروری ہے؟

جواب: ہر مطلقہ مدخول بہا پر عدت لازم ہے شوہر سے جدائی کتنی ہی طویل مدت سے ہو طلاق کے بعد عدت ضروری ہے۔(تفہیم المسائل ج ۴ ص ۳۴۹)

سوال: بیوہ غیر حاملہ کی عدت' انگریزی مہینوں کے حساب سے ہے یا چاند کے حساب سے ہے؟

جواب: چاند کے حساب سے لیکن اس میں سب سے پہلے دیکھا جائے گا کہ شوہر اسلامی مہینے کی کس تاریخ کو فوت ہوا ہے۔اگر پہلی شب یا پہلی تاریخ کو دن میں عصر سے پہلے پہلے...... یا......عصر تک انتقال ہوا تو چار مہینے دس دن چاند کے حساب سے دیکھیں اور پانچویں مہینے کے دس دن مزید شمار کریں تب عدت چار ماہ دس دن ہو کر پوری ہو جائے گی اور اگر اس کا انتقال پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں ہوا' چاہے دوسری میں ہی تو اب کامل ایک سو تیس (۱۳۰) دن عدت ہو گی۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) فرماتے ہیں:

''غیر حاملہ بیوہ کی عدت' اگر خاوند کسی مہینے کی پہلی شب یا پہلی تاریخ میں مرا' اگرچہ عصر کے وقت' چار مہینے دس دن ہیں یعنی چار ہلال ہو کر پانچویں ہلال پر وقت وفات شوہر کے اعتبار سے دس دن کامل اور گزر جائیں اور پہلی تاریخ کے علاوہ اور کسی تاریخ میں مرا' تو ایک سو تیس دن (۱۳۰) کامل لئے

Marfat.com

جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳، جدید ص ۲۹۴)

ایک بڑا ہی اہم سوال اور اس کا جواب

سوال: عدت کا مقصد ایک ماہ بعد بھی واضح ہو جاتا ہے پھر تین مہینے یا تین حیض یا ازروئے شرع عدت کے متعین وقت کا حکم کیوں ہے؟؟

جواب: عدت کا مقصود صرف یہ نہیں کہ اس کا حاملہ وغیر حاملہ ہونا معلوم ہو جائے بلکہ شوہر کی جدائی اور وفات کا سوگ بھی اس کا مقصود ہے لہٰذا ہر مطلقہ و بیوہ پر لازم ہے کہ شریعت کے مقرر کردہ اوقات تک عدت میں بیٹھے اور سوگ منائے۔

سوال: عورت کو ڈیڑھ، دو سال بعد حیض آتا ہے تو عدت حیض سے ہوگی یا مہینے سے؟؟

جواب: اگر عورت کو ڈیڑھ، دو سال میں حیض آتا ہے تو جب تک تین حیض نہ آئیں گے اس کی عدت پوری نہ ہوگی تاوقتیکہ ۵۵ سالہ ہو کر اس کو تین مہینے نہ گزر جائیں تب تک عدت مہینوں میں شمار نہ ہوگی۔

فقیہہ اعظم حضرت صدرالشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایاس کو بھی نہیں پہنچی ہے تو اس کی عدت بھی حیض سے ہے جب تک تین حیض نہ آئیں یا تین سن کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہ ہوگی''۔

(بہار شریعت حصہ ۸، ص ۱۲۳)

سوال: عورت شافعی مسلک ہو شوہر حنفی ہو تو طلاق کی صورت میں عدت کس مسلک کے مطابق ہوگی؟

جواب: اگر لڑکی شافعی مسلک کی ہے تو اس پر شافعی مسلک کی اتباع کرنا لازم

Marfat.com

ہے لہٰذا شافعی مسلک کے مطابق ہی اس کی عدت شمار کی جائے گی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں طلاق کی عدت تین طہر ہیں''۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ جلد ۴ ص ۵۴۵)

اور جب وہ لڑکی شافعی مسلک کے مطابق اپنی عدت تین طہر مکمل کر لے تب بھی وہ حنفی لڑکے کے لئے حلال نہ ہو گی ہاں شافعی مرد کے لئے ضرور حلال ہو جائے گی۔ اس لئے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں عدت تین حیض ہے۔

(فتاویٰ شامی جلد ۱ ص ۶۵۹)

دوران عدت نکاح کرنے کا حکم

سوال: دوران عدت نکاح کرنا کیسا؟

جواب: عدت میں نکاح کرنا حرام قطعی ہے بلکہ نکاح تو بڑی چیز ہے دوران عدت معتدہ (عدت والی) کو نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے حتیٰ کہ اگر نکاح کر لیا تو نکاح سرے سے جائز نہیں۔

علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی معتدہ عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا عدت طلاق کی ہو یا موت کی''۔

سوال: اگر دوران عدت کسی نے اس عورت سے نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دیکھا جائے گا کہ نکاح کرنے والے کو عورت کی عدت کا حال معلوم تھا یا نہیں۔ اگر معلوم ہونے کے باوجود نکاح کیا تو یہ نکاح باطل ہے اور اس صورت میں قربت زنا ہے۔ انکا فوراً جدا ہونا واجب ہے۔

عورت کی پہلی والی عدت ختم ہو جائے گی' دوسری کسی قسم کی عدت بھی لازم نہ ہو گی۔ اب جب چاہے جس سے چاہے نکاح کر لے اور اگر معلوم نہ

Marfat.com

ہو اور فقط نکاح ہوا' تو اب بھی نکاح باطل اور فوراً جدا ہونا واجب ہے اس صورت میں بھی عدت ختم ہو جائے گی جس سی چاہے نکاح کرے اور اگر نکاح کے بعد وطی بھی کر لی تھی تو یہ قربت حرام ہے۔ لیکن اس قربت کی وجہ سے عورت پر تین حیض عدت واجب ہوگی جس کی مدت اس شخص کے چھوڑنے والے دن سے شروع ہوگی عدت پوری کرنے کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

> ''اگر بکر نے یہ جان بوجھ کر کہ ابھی عورت عدت میں ہے' اس سے نکاح کرلیا جب تو وہ نکاح' نکاح ہی نہ ہوا' نرا زنا ہوا تو اس (عورت) کے لئے اصلاً عدت نہیں۔ اگرچہ بکر نے اس عورت سے صدہا بار جماع کیا ہو کہ زنا کا پانی شرع میں کچھ عزت و وقعت نہیں رکھتا۔ عورت کو اختیار ہے جب چاہے نکاح کرے''۔

اور اگر بکر نے انجانے میں نکاح کیا تو دیکھیں گے کہ اس چار برس میں اس نے عورت سے کبھی جماع کیا یا نہیں۔ اگر کبھی نہ کیا تو بھی عدت نہیں بکر کے چھوڑتے ہی فوراً جس سے چاہے نکاح کرے اور جو ایک بار بھی جماع کر چکا ہے تو جس دن بکر نے چھوڑا' اس دن سے عورت پر عدت واجب ہوئی جب تک اس کی عدت سے باہر نہ نکلے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ طلاق کی عدت تین حیض کامل ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ' جلد ۱۳' ص ۳۰۲)

سوال: عورت عدت کہاں گزارے؟

جواب: حکم شرعی یہ ہے کہ موت یا فرقت کے وقت جس گھر میں عورت کی

Marfat.com

سکونت تھی (یعنی شوہر کے گھر) تو اسی مکان میں عدت پوری کرے اس مکان کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں سکونت نہیں کرسکتی مگر بوقت ضرورت بقدر ضرورت آج کل معمولی باتوں کو جن کی کوئی حاجت واہمیت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت کہہ دیا جاتا ہے وہ یہاں مراد نہیں بلکہ شرعاً ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ضرورۃً بھی جہاں گھر سے نکلنے کی اجازت دی وہاں صراحت کی کہ رات اپنے گھر پر ہی گزارے۔ (احسن الفتاوی جلد ۲ ص ۴۵۲)

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) درمختار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''دونوں عورتیں (یعنی طلاق اور وفات شوہر والی) اس گھر میں عدت گزاریں کہ جن میں عدت واجب ہوئی ہے (یعنی شوہر کے گھر) اور وہ اس گھر سے منتقل نہ ہو''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ جدید ص ۳۱۱)

معتدہ کا گھر سے نکلنا

سوال: بیوہ عورت بلا عذر شرعی گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: عدت وفات کا مقصد صرف یہی نہیں کہ اس کا حاملہ اور غیر حاملہ ہونا معلوم ہو جائے بلکہ شوہر کی موت کا سوگ بھی اس کا مقصد ہے لہٰذا عورت پر لازم ہے کہ اگر وہ وقت وفات موجود نہ تھی تو اپنے شوہر کی خبر مرگ سنتے ہی فوراً اس کے گھر چلی جائے اور وہیں عدت پوری کرے اور جب تک اجازت شرعی نہ ہو گھر سے باہر قدم نہ نکالے۔ (فتاویٰ رضویہ احسن الفتاوی جلد ۲ ص ۴۴۷)

سوال: بیوہ کو عدت میں کب نکلنا جائز ہے؟

جواب: قرآن مجید میں عدت سے متعلق رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ

Marfat.com

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۳۴)

عورت کو زمانہ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے ہاں اگر عدت موت کی ہو اور اس کے پاس کھانے کو نہ ہو اور بغیر گھر سے نکلے کام نہ چل سکے گا یا نقصان پہنچے گا تو اس صورت سے دن میں جا سکتی ہے اور رات اسی گھر میں گزارے اور بغیر ضرورت شرعیہ نکلنا حرام ہے۔

درمختار میں علامہ علاؤالدین حصکفی فرماتے ہیں:

''اور جو عورت عدت وفات گزار رہی ہو وہ بوقت ضرورت دن یا رات میں نکل سکتی ہے لیکن رات کا اکثر حصہ گھر میں گزارے اس لئے کہ وہ اپنے اخراجات کی ذمہ دار خود ہے پس وہ اس کے لئے باہر نکلنے کی محتاج ہے۔ (درمختار جلد ۵ ص ۱۸۰)

لہٰذا معتدہ وفات (جس پر وفات کی عدت ہو) اپنے اخراجات اور روزگار کے لئے دن کے وقت باپردہ باہر نکل سکتی ہے۔

سوال: دوران عدت کیا مطلقہ عورت گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: ہر مطلقہ مدخول بھا پر عدت لازم ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ

ترجمہ کنزالایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں۔ (سورۃ طلاق:۱)

خلاصۃ الفتاوٰی میں ہے:

جامع صغیر میں ہے مطلقہ عورت اپنے گھر میں عدت گزارے گی دوران عدت رات اور دن میں کسی بھی وقت گھر سے نہیں نکلے گی۔ (جلد ۲ ص ۱۱۹)

Marfat.com

علامہ نظام الدین لکھتے ہیں:

رات ودن میں کسی بھی وقت (معتدہ) اس مکان سے جہاں وہ طلاق سے پہلے رہائش پذیر تھی نہیں نکلے گی خواہ اسے تین طلاقیں دی گئی ہوں یا طلاق بائن یا طلاق رجعی۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵۳۴)

سوال: دوران عدت ملک سے باہر جانے کی اجازت ہے؟؟

جواب: عورت کو زمانۂ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے بغیر کسی وجہ شرعی و حاجت کے معتدہ کا بیرون ملک جانا شریعت کے خلاف ہے۔

ایام عدت یا مدت عدت کی پابندی شرعی ضرورت ہے بلا کسی وجہ شرعی کے شریعت نے تکمیل عدت سے پہلے سفر کی اجازت نہیں دی لیکن اگر کوئی شخص اپنی دینوی ضرورتوں کے تحت حدود شرع سے تجاوز کرنا چاہتا ہے تو یہ اس شخص کا اپنا فیصلہ ہے اس کا علماء دین سے کوئی تعلق نہیں۔ قرآن وسنت سے طے شدہ یا منصوص علیہ امور میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہوتی۔ (تفہیم المسائل جلد ۳ ص ۳۰۹)

سوال: دوران عدت عورت اگر شوہر کے مکان کو چھوڑے یا تبدیل کرے تو کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: عورت کے لئے اسی مکان میں عدت گزارنا واجب ہے جو بوقت وفات یا طلاق اس کی جائے سکون تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔ (سورۃ طلاق ۱)

جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے عورت اس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اس وقت کہ اسے کوئی نکال دے۔

Marfat.com

مثلاً: طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر سے اس کو نکال دیا یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدت وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔

(درمختار، جلد ۵، ص ۲۲۹)

وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اس مکان سے جہاں تک قریب کا مکان میسر آسکے اسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اسے رکھنا چاہیے اور اگر شوہر غائب ہو تو عورت کو اختیار ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ جلد ۵، ص ۵۳۵)

اور اگر ایسی کوئی بھی صورت نہ ہو تو معتدہ کو اپنی مرضی سے مکان تبدیل کرنا جائز نہیں۔

معتدہ کو جبراً گھر سے نکالنا

سوال: عدت کے دوران معتدہ کو سسرال والے گھر سے نکال دیتے ہیں اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: اللہ عزوجل کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ کنزالایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔ (سورۃ طلاق ۱،۵)

عورت کے لئے عدت اسی مکان میں واجب ہے جو بوقت طلاق یا وفات اس کی جائے سکونت ہے۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عورت کو طلاق دی گئی یا شوہر وفات پا گیا اور وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور گئی ہوئی تھی تو اسے چاہیے کہ فوراً اپنے گھر لوٹ آئے کیونکہ یہ اس پر واجب ہے۔ بیوی

Marfat.com

عدت طلاق گزار رہی ہو یا عدت وفات ان دونوں کو چاہیے کہ اسی گھر میں عدت گزاریں جہاں پر عدت گزارنا ان پر واجب ہے۔ سوائے اس کے کہ انہیں اس گھر سے نکال دیا جائے یا مکان گر جائے یا اس کے گرنے کا قوی امکان ہو یا اس کا مال تلف ہونے کا خطرہ ہو یا مکان کرائے کا ہونے کی صورت میں کرایہ ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو ان جیسی صورتوں (مجبوریوں) میں اس کے لئے جائز ہے کہ وہاں سے نکل کر اس سے قریب ترین جگہ پر عدت گزارے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار جلد ۵ ص ۱۸۰)

لہٰذا معتدہ پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنی عدت اسی مکان میں پوری کرے لیکن جو لوگ اس کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں کہ انہیں گھر سے نکال دیتے ہیں ان کا یہ عمل غیر شرعی اور احکامات الٰہیہ کی کھلی خلاف ورزی ہے برادری و محلے کے شرفاء کو چاہیے کہ انہیں ان کے اس غیر شرعی عمل پر غیرت دلائیں اور سمجھائیں کہ معتدہ کو کم از کم عدت کے ایام اس گھر میں گزارنے دیں۔ لیکن اگر پھر بھی سسرال والے نہ مانیں تو عورت کو شر و اذیت سے بچانے کے لئے اپنے میکے میں عدت گزارنے کے لئے جانا جائز ہوگا۔

سوال: ایام عدت میں کیا عورت تعزیت یا شادی بیاہ یا رشتہ داروں کے گھر جا سکتی ہے؟

جواب: مطلقہ اور بیوہ عورت عدت کے دنوں میں تعزیت اور شادی بیاہ اور رشتے داروں کے گھروں میں شرکت کے لئے نہ جائے اور اگر جائے تو واپس آ کر رات کا اکثر حصہ اپنے گھر میں گزارے۔

علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بیوہ معتدہ دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے جبکہ رات کا اکثر حصہ اپنے گھر پر گزارے''۔ (درمختار مع شامی جلد ۲ ص ۶۷۳)

Marfat.com

سوال: کیا معتدہ دوائی لینے ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) سے اسی قسم کا سوال کیا گیا کہ وہ ایک عورت جو ایام عدت میں ہے اور اس کے علاقے میں کوئی طبیب بھی نہیں ہے تو کیا وہ بغرض علاج دوسری جگہ جاسکتی ہے اور کسی حکیم کو نبض دکھا سکتی ہے یا نہیں"۔

تو آپ نے جواب دیا کہ نبض بضرورت دکھا سکتی ہے اور دوسری جگہ اس طور پر جاسکتی ہے کہ رات کا اکثر حصہ شوہر ہی کہ مکان میں گزارے اور اگر اسی مکان میں (یہ سب کچھ) ممکن ہوتو تو یہ بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ ص ۳۱۷)

سوال: طلاق یافتہ عورت کا شوہر سے پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں طلاق یافتہ (بائنہ ومغلظہ) عورت کا شوہر سے پردہ ہے۔

سوال: تو پھر طلاق یافتہ عورت کا شوہر کہاں جائے گا؟

جواب: وہ چاہے تو اسی گھر میں رہے، لیکن اب دونوں کے درمیان پردہ رہے گا۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "زید (یعنی شوہر) پر لازم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اپنے ہی مکان میں اسے (یعنی طلاق یافتہ بیوی) کو جگہ دے اور بوجہ زوال نکاح اس سے پردہ کرے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ جدید ص ۳۱۱)

سوال: دوران عدت طلاق یافتہ عورت کا نان ونفقہ اور رہائش کا خرچہ کس کے ذمے ہوگا؟

جواب: عدت طلاق کا خرچہ شوہر کے ذمہ واجب ہے۔

بہار شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عورت عدت کے اندر نفقہ

Marfat.com

پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں دی ہوں عورت کو حمل ہو یا نہیں"۔ (بہار شریعت جلد ۲ حصہ ۸ ص ۸۵)

سوال: دوران عدت اگر کوئی عزیز شدید بیمار ہو گیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اسے دیکھنے کے لئے معتدہ جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں، یہاں عذر صحیح موجود نہیں لہٰذا نہیں جاسکتی۔

سوال: اگر کوئی عزیز دورانِ عدت فوت ہو جائے تو کیا اس کے گھر جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں، یہاں بھی عذر صحیح موجود نہیں لہٰذا نہیں جاسکتی۔

سوال: دوران عدت شوہر کی قبر پر باپردہ ہو کر جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں، یہاں بھی عذر صحیح موجود نہیں لہٰذا نہیں جاسکتی۔

سوال: اگر بلا عذر گھر سے نکلے تو عدت ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جی نہیں، تاہم گنہگار ضرور ہو گی لیکن اس سے عدت میں کوئی فرق نہ پڑیگا عدت اسی طرح جاری رکھی جائے۔

سوال: بلا عذر باہر نکلنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: فقط بارگاہ الٰہی میں صدق دل سے توبہ کرے۔

سوال: دوران عدت کوئی تعزیت کے لئے آیا تو اس سے بات کرسکتی ہے؟

جواب: اگر وہ نامحرم ہے تو باپردہ رہتے ہوئے بقدر ضرورت بات کرنے میں حرج نہیں اور اگر محرم ہے تو پردے کی بھی حاجت نہیں۔

سوال: دوران عدت فون پر بات کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بقدر ضرورت بات کرنے میں حرج نہیں۔

سوال: گھر میں رہنے والے نامحرموں کے سامنے آنے سے عدت پر کوئی فرق پڑے گا؟

Marfat.com

جواب: عدت پر کوئی فرق نہ پڑیگا تاہم گنہگار ضرور ہوگی کیونکہ ترکِ واجب ہے۔

سوال: گھر میں میلاد ہو تو کیا ایسی عورتیں اسمیں شرکت کرسکتی ہیں؟ اس میں بیان کرنا نعت پڑھنا ان کے لئے جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔ بشرطیکہ آواز گھر سے باہر نامحرموں تک نہ پہنچے اور یہ حکم ان کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ ہر عورت کے لئے یہی حکم ہے۔

سوال: کیا مذہبی اجتماع میں شرکت کرسکتی ہے؟

جواب: فی الحال اجتماع میں جانے سے گریز کرے۔

سوال: دوران عدت عورت نفلی اعتکاف کی نیت کرسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! دوران عدت عورت نفلی اعتکاف کی نیت کرسکتی ہے۔

Marfat.com

سوگ کا بیان

سوگ کی تعریف

سوال: سوگ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر قسم کی زینت کو ترک کر دینا ''سوگ'' کہلاتا ہے۔ (درمختار)

سوال: عدت کا سوگ صرف بیوہ پر ہے یا دوسروں پر بھی؟

جواب: ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر (بیوہ) چار ماہ دس دن سوگ کرے''۔ (صحیح مسلم ص۷۹۹، حدیث ۱۴۹۱)

لہٰذا تمام ورثاء پر تین دن سوگ کرنا اور صرف بیوہ پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا ضروری ہے۔

سوال: کن بیوہ عورتوں پر سوگ نہیں ہے؟

جواب: امام اعظم ابوحنیفہ (علیہ الرحمہ) کے نزدیک سات قسم کی عورتوں پر سوگ نہیں ہے جس کی تفصیل درمختار کے مطابق یہ ہے:

۱- کافرہ

۲- مجنونہ

۳- صغیرہ (نو سال سے کم عمر کی لڑکی)

۴- معتدہ عتق (یعنی وہ ام ولد جو اپنے مولی کی طرف سے آزاد کیے جانے یا

Marfat.com

اپنے مولیٰ کے مرجانے کی وجہ سے عدت میں بیٹھی ہو)

۵-وہ عورت جو نکاح فاسد کی عدت میں بیٹھی ہو۔

۶-وہ عورت جو وطی بالشبہ کی عدت میں بیٹھی (یعنی جس سے کسی غیر مرد نے غلط فہمی میں جماع کرلیا ہو اور اس کی وجہ سے عدت میں بیٹھی ہو)

۷-وہ عورت جو طلاق رجعی کی عدت میں بیٹھی ہو۔ (درمختار)

سوال: کسی شخص کے مرنے کے بعد ۴۰ دن تک اس کے لواحقین میں سے کوئی عورت مہندی نہیں لگا سکتی، نئی چوڑیاں اور نئے کپڑے نہیں پہن سکتی ہے؟؟ ان باتوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ سب واہی تباہی ہے اور زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں سوگ کرنا صرف اس عورت کے لئے ہے جس کا شوہر مر جائے دوسروں پر کوئی ایسی پابندی نہیں۔

سوال: دوران عدت عورت کا سرمہ/کاجل لگانا کیسا ہے؟

جواب: سوگ کے معنی زینت کو ترک کرنا ہے اور چونکہ سرمہ اور کاجل لگانا زینت میں شامل ہے لہٰذا بلا کسی عذر شرعی کے دوران عدت عورت سرمہ نہیں لگا سکتی اس کا ترک واجب ہے۔ (جوہرہ، درمختار)

سوال: معتدہ کو سر میں تیل لگانا جائز ہے؟

جواب: معتدہ کو سر میں تیل لگانا جائز نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

سوال: عذر کی وجہ سے معتدہ سرمہ یا تیل کا استعمال کرسکتی ہے؟

جواب: بہ سبب عذر ان دونوں کا استعمال کرسکتی ہے مگر اس حال میں کہ اس کا استعمال زینت کی نیت سے نہ ہو۔

مثلاً درد سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگائے گی تو درد سر ہو جائے گا تو اب تیل لگانا جائز ہے۔

Marfat.com

دوران سوگ سرمہ لگانے کا مسئلہ

اسی طرح سرمہ لگانا اگر ضروری ہے کہ آنکھوں میں درد ہے تو لگا سکتی ہے وہ بھی بضد ضرورت استعمال کی اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع ہے۔

مثلاً: آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اس لحاظ سے سیاہ سرمہ اس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چل سکے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

حضرت ام حکیم بنت اسید رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کا خاوند فوت ہوگیا اوران ایام میں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو آپ نے اثمد نامی سرمہ استعمال فرمایا۔ پھر آپ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ سے روشنی اور بصارت کے سرمے کے متعلق دریافت کریں۔ حضرت ام سلمہ نے ارشاد فرمایا: "لا تکتحل الامن امر لابدمنه" کوئی سرمہ نہ لگاؤ مگر جب سخت ضرورت پیش آئے تو کوئی حرج نہیں۔

"دخل علی رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیه وسلم) حین تو فی ابو سلمة وقد جعلت علی عینی صبرا"

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ان ایام میں تشریف لائے جن میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا ہوا تھا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "ماھذا یا ام سلمة" "ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: "انماھو صبر یارسول اللّٰه لیس فیه طیب" یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ایلواہ جس میں خوشبو نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انه یشب الوجه فلا تجعلیه

Marfat.com

الابلیل ولا تمشی بالطیب ولا بالحناء فانه خضاب ''اے ام سلمہ! یہ منہ کو چمک دار کر دیتا ہے اور اسے دوبارہ نہ لگانا' اگر لگانا چاہو تو رات میں لگاؤ اور سر کو خوشبو دار چیز سے نہ دھویا کرو اور نہ مہندی سے کیونکہ مہندی خضاب والی چیز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ''**بای شیء امتشط یارسول الله**'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر میں کس چیز سے دھویا کروں ارشاد فرمایا: بیری کے پتوں کیساتھ یعنی اپنے سر کو بیری کے پتے لگایا کرو۔ (نسائی' باب الرخصہ للحادۃ ان تمتشط بالسدر)

سوال: دوران عدت عورت کنگھا کر سکتی ہے؟

جواب: دردسر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں ادھر سے نہیں جدھر سے باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہیں۔ (جوہرہ' درمختار)

سوال: کیا معتدہ عورت دوران عدت چارپائی/ بیڈ پر سوسکتی ہے؟

جواب: عورت عدت کے اندر چارپائی پر سوسکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: عورت عدت کے دوران کس طرح کے کپڑوں کا استعمال کرے؟

جواب: ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے۔

جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا ہو کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں تو اسے پہن سکتی ہے یونہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم نہ ہوں۔

(الفتاوی الہندیہ)

سوال: عدت کے دوران دیور' جیٹھ سے پردہ کرے گی؟

جواب: جی ہاں! جس طرح عام حالات میں دیوار اور جیٹھ سے پردہ ضروری ہے اسی طرح عدت کے ایام میں بھی ان سے پردہ نہایت ضروری ہے۔

Marfat.com

بالخصوص اسی گھر میں رہتے ہوئے دیور جیٹھ وغیرہ کے معاملے کا خیال رکھے چنانچہ صحیح بخاری میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور موت ہے۔

(صحیح بخاری، جلد ۳، صفحہ ۴۷۲، حدیث ۵۲۳۲)

دیور کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا اندیشہ زیادہ ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت وقار ملت مولانا وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان رشتہ داروں سے جو نامحرم ہوں چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ ستر (پردہ) کرنا ضروری ہے زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا کرو۔

(وقار الفتاویٰ، جلد ۳، ص ۱۵۱)

منع کرنے کے باوجود سوگ کرنے کا حکم

سوال: اگر طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کر دے تو کیا کریں کیا اب اس مرد کا حکم مانا جائے گا؟

جواب: طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرے جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔ (درمختار)

سوال: ایسی نابالغہ جس کا شوہر انتقال کر جائے تو اس پر عدت تو ہے لیکن سوگ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نابالغہ بیوہ پر ۴ ماہ ۱۰ دن عدت گزارنا واجب ہے لیکن نابالغہ پر سوگ نہیں ہے ہاں اگر دوران عدت نابالغہ بالغہ ہو جائیں تو پھر سوگ منائیں گی۔ (ردالمحتار)

سوال: جب شوہر مر جائے تو کیا تین دن تک بیوہ پر سیاہ کپڑے پہننا واجب

ہے؟

جواب: کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر شوہر والی عورت (بیوہ) کو غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لئے نہ ہو تو مطلقاً جائز ہیں۔ (درمختار)

دوران عدت خوشبو استعمال کرنا

سوال: دوران عدت خوشبو استعمال کرنا کیسا؟

جواب: دوران عدت معتدہ کو خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرنا واجب ہے۔ (جوہرہ، درمختار)

دوران عدت صابن استعمال کرنے کا حکم

سوال: معتدہ کا صابن استعمال کرنا کیسا؟

جواب: صابن اگر خوشبو والا ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں جبکہ بغیر خوشبو کے ہو تو استعمال جائز ہے۔

عدت کے بعد شوخیہ رنگ کے کپڑے پہننے کا حکم

سوال: کیا عورت عدت کے بعد شوخیہ رنگ نہیں پہن سکتی؟؟ کیا یہ اعتقاد رکھنا جائز ہے؟

جواب: معتدہ پر دوران عدت زینت ترک کرنا واجب ہے جیسے ہی عدت کے ایام ختم ہو گئے تو شرعی پابندیاں (جو پابندیاں عدت میں تھیں) بھی ختم ہو جائیں گی۔

لہٰذا ایسا اعتقاد رکھنا کہ معتدہ عدت کے بعد بھی بلکہ ساری عمر اب شوخیہ رنگ نہیں پہن سکتی بالکل لغو اور باطل ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اگر عدت میں نہیں بیٹھنا تو وہ اپنے گھر

Marfat.com

سے میت کے پیچھے ۴۰ قدم باہر نکال لے اس طرح عدت کرنا ضروری نہیں ہوگا کیا یہ درست ہے؟

جواب: آج کل معاشرے میں ایسی بیہودہ اور لغو رسومات بہت رائج ہو چکی ہیں جن کی اصل شریعت میں موجود نہیں ہے۔

معتدہ پر حکم خداوندی کے تحت عدت گزارنا فرض ہے اگر وہ اس کے خلاف کرے گی تو گناہگار ہوگی۔ مذکورہ اعتقاد رکھنا بے جا ہے۔

سوال: دوران عدت زیورات وغیرہ پہننا کیسا ہے؟ یا مہندی لگانا کیسا؟

جواب: جائز نہیں۔

Marfat.com

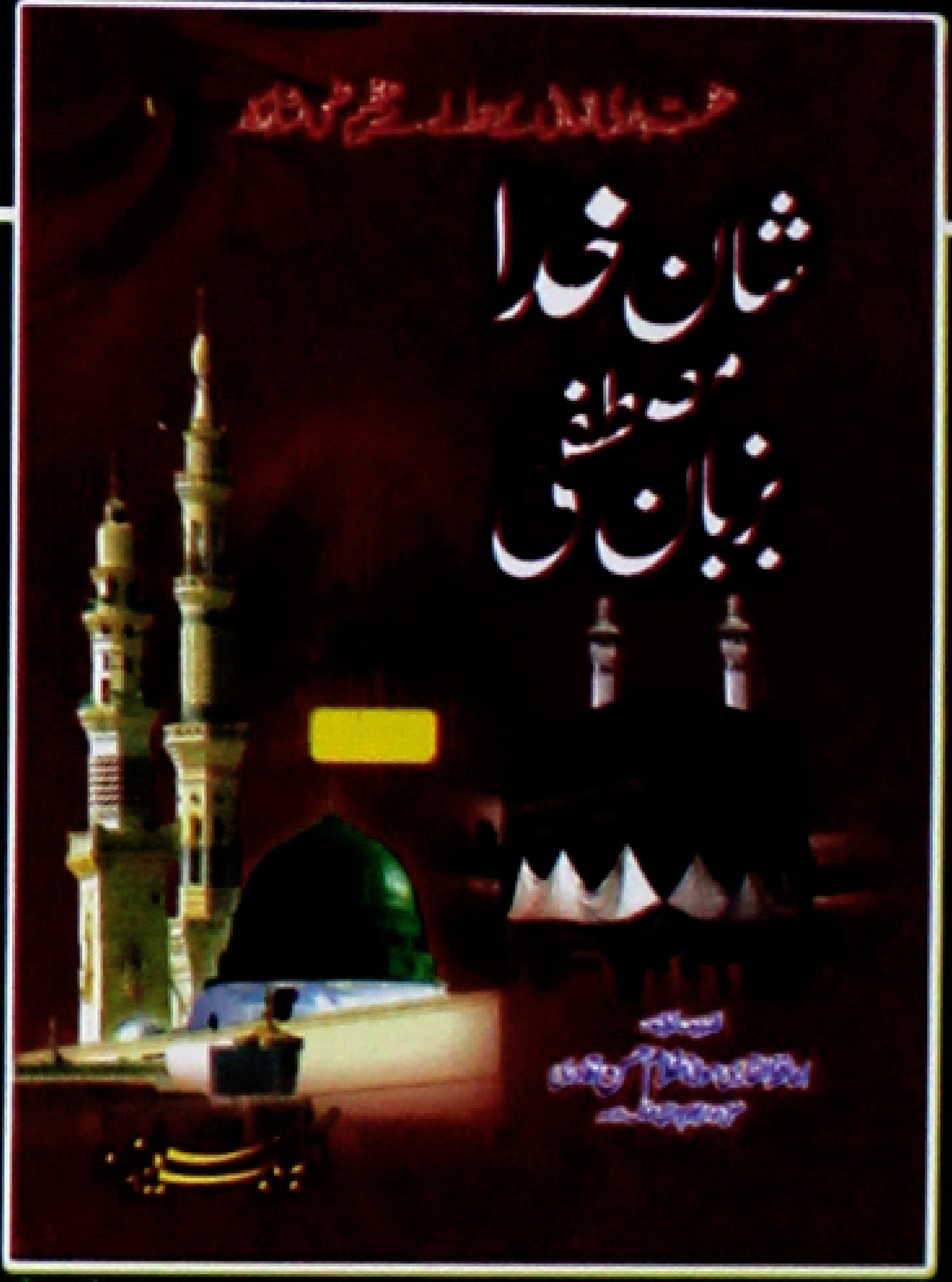

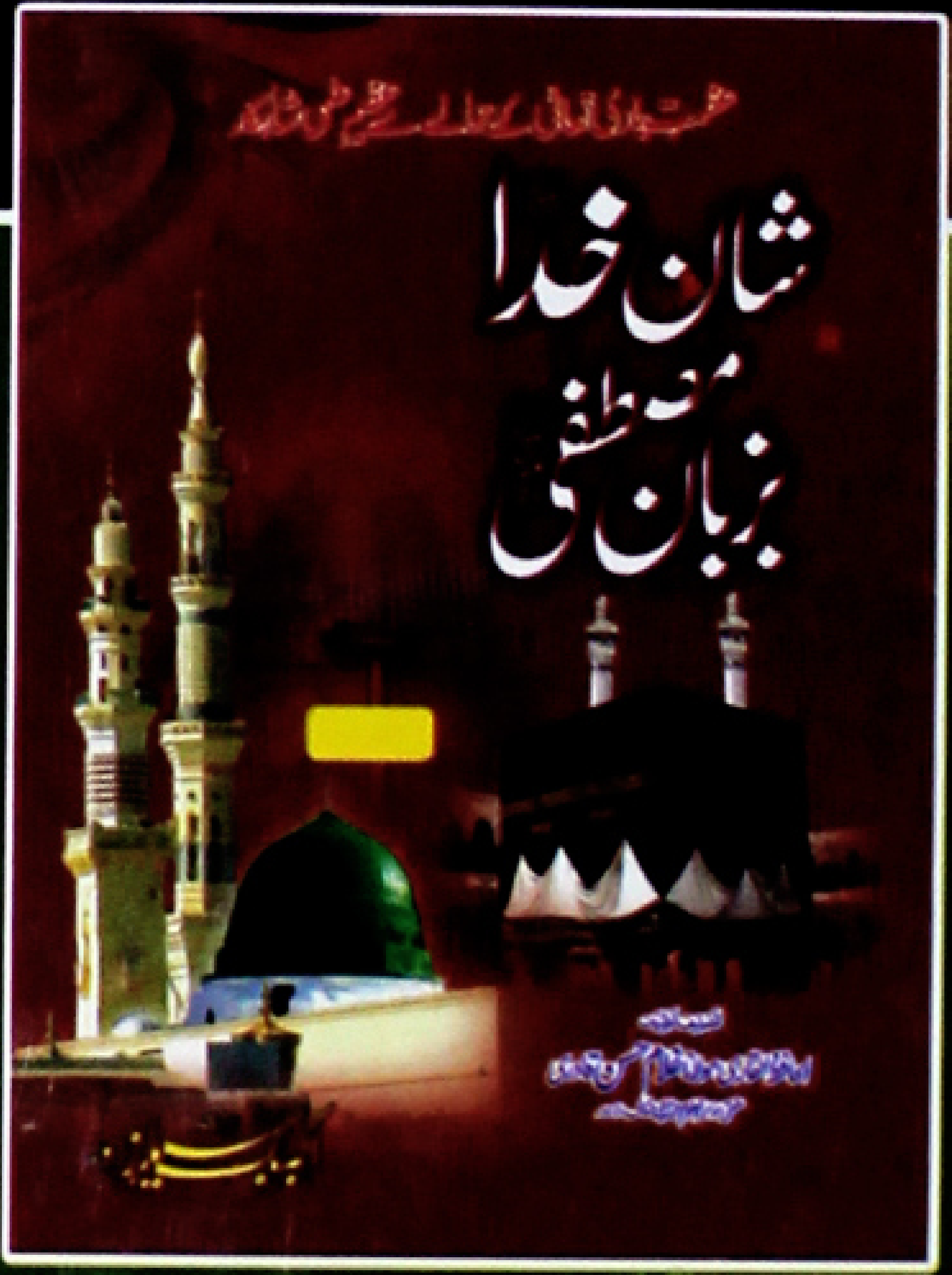

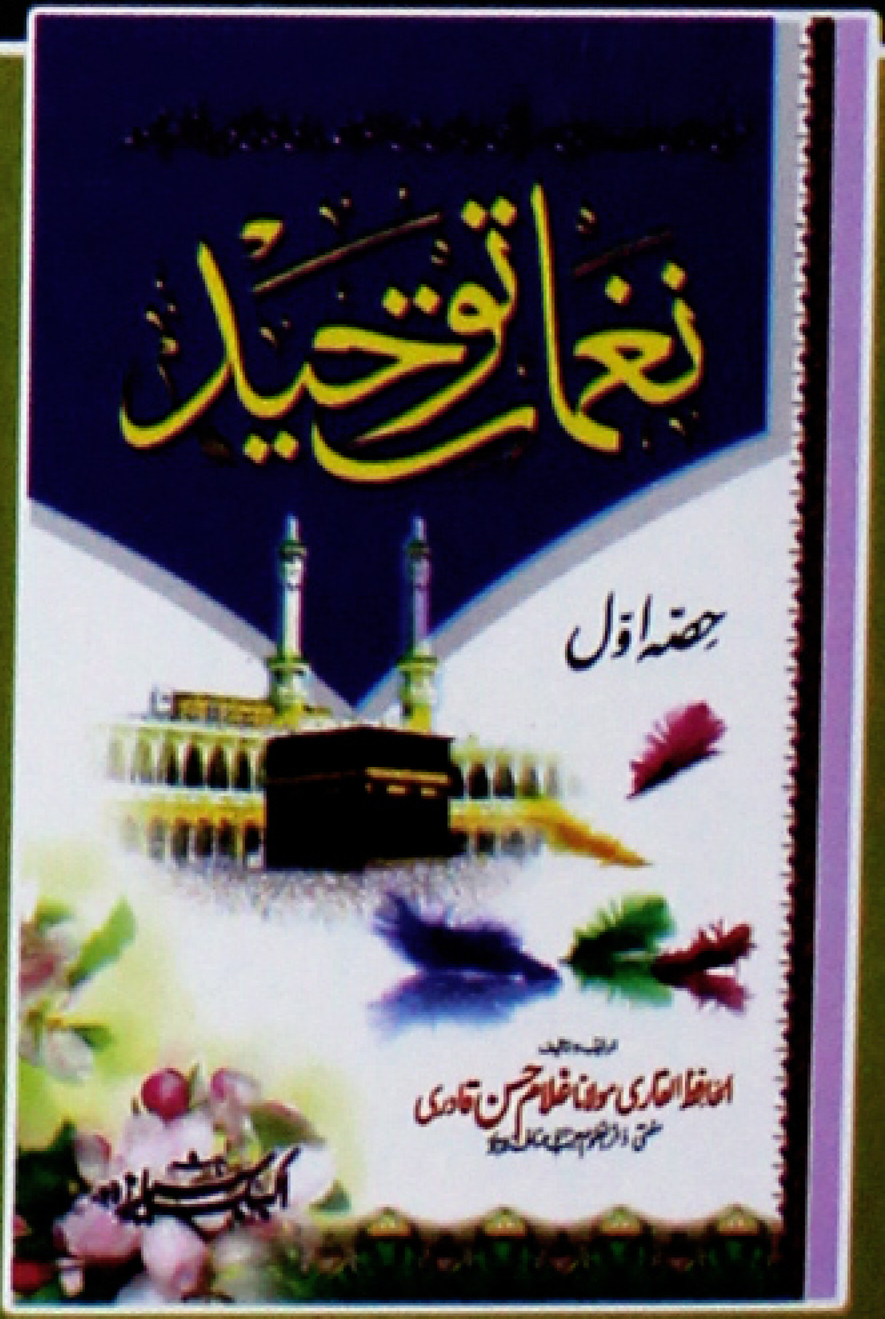

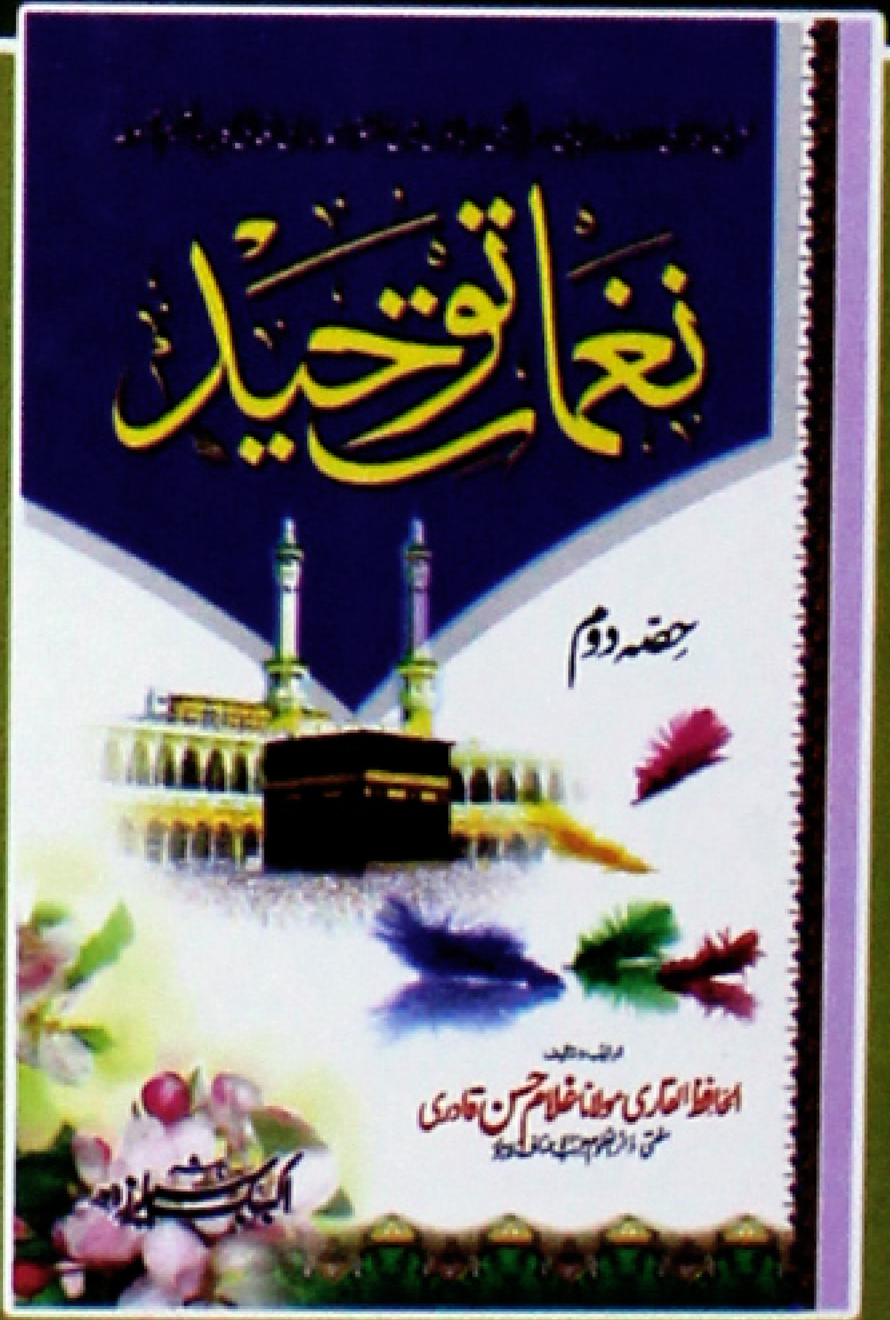

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com